رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ
اسلامی نماز اور اس کے احکام
مع دیگر
چند ارکانِ اسلام
ترتیب وتالیف ومطابق فتاویٰ
فقیہ اہل بیت حضرت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی مجتہد العصر والزمان
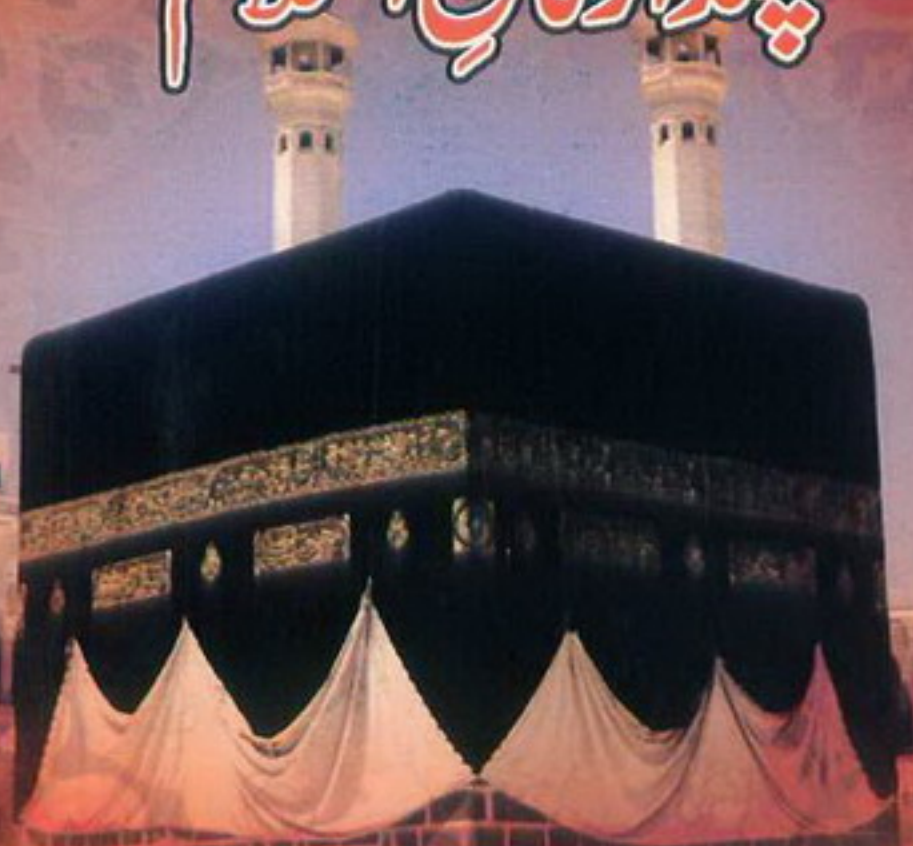
مکتبۃ السبطین 296/B سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

نام کتاب. اسلامی نماز اور اس کے احکام

مصنف: علامہ الشیخ محمد حسین النجفی

مطبع: اظہار سنز پرنٹرز

9۔ ریٹی گن روڈ، لاہور

ناشر: مکتبۃ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

طبع چہارم: ۲۰۱۱ء

تعداد: دو ہزار

ہدیہ: ۵۰ روپے

فہرست

مقدمہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿دین کا اقرار کرنا انسانی فطرت میں داخل ہے﴾

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ امابعد مومنین باتمکین کی خدمت میں گزارش ہے کہ دین اور اس کے حقائق کا اقرار کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی دین کو مانتا ہے اور جو کسی بھی دین کو نہیں مانتا وہ انسان کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔ اولائک کالا نعام بل هم اضل۔

﴿سچے دین کے پرکھنے کا معیار کیا ہے؟﴾

دنیا میں بہت سارے دین موجود ہیں اور ہر دین والا اپنے دین کے برحق ہونے کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے تو پھر برحق اور سچے دین کے پہچاننے کا معیار کیا ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے دو معیار ہیں۔ پہلا معیار یہ ہے کہ برحق دین وہ ہوگا جس کے عقائد اور احکام انسانی فطرت وطبیعت کے

عین مطابق ہوں اور دوسرا معیار یہ ہے کہ برحق دین وہ ہے جس کی دین بنانے والا یعنی خداوند عالم تصدیق کردے۔

بنابریں اگر تمام دینوں کو ان معیاروں پر پرکھا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام ہی برحق اور سچا دین ہے۔ کیونکہ یہی وہ دین ہے جو انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ فطرة الله التی فطر الناس علیها ۔ اور یہی وہ دین ہے جس کے برحق ہونے کی گواہی دین بنانے والے خدا نے دی ہے کہ ان الدین عند الله الاسلام ۔ کہ جو دین خدا کے نزدیک برحق ہے، سچا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن ہے اور قابل قبول ہے وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ الحمد للہ۔ کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا نے ہی ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ هو سماکم المسلمین۔

لہٰذا دعا ہے کہ خداوند عالم ہمیں اپنا حقیقی مسلمان بن کر جینے اور مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اظہار تشکر

یہ رسائل اربعہ یعنی اعتقادات امامیہ ترجمہ رسالہ لیلیہ، خلاصۃ الاحکام، اسلامی نماز اور اصلاح المجالس والمحافل طبع ششم عزیز مکرم جناب آفتاب احمد میمن سندھی اور جناب الحاج انجینئر اختر عباس خان ضلع جھنگ کے مالی تعاون کی وجہ سے اس دیدہ زیب اور دلکش انداز میں مومنین کے مشتاق ہاتھوں تک پہنچ رہے ہیں

جزاهم الله فی الدارین خیر الجزاء
وشكر الله سعيهما وزادفی
توفيقهما بحق النبیؐ واله آئمة الهدیٰ

واناالاحقر
محمد حسین النجفی عفی عنہ
۲۰ مارچ ۲۰۱۱ء

﴿دین اسلام کی حقیقت کا مختصر بیان﴾

یہ دین اسلام چند اصول وعقائد پر اور چند فروع پر اور پھر فروع میں سے چند عبادات اور چند معاملات پر، چند عقود وایقاعات پر، چند اخلاقیات پر اور چند معاشیات پر، چند تمدنیات ومعاشرتیات پر اور چند واجبات ومحرمات اور چند مستحباب ومکروہات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جنکی تفصیلات بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ اس کے لیے ہماری کتب احسن الفوائد اور قوانین الشریعہ کا مطالعہ کیا جائے۔ ہاں البتہ بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں اس کے چند اصول اور چند فروع بیان کیے جاتے ہیں۔ مگر پہلے کلمہ اسلامی وایمانیہ اور درود شریف لکھا جاتا ہے۔

کلمہ اسلامیہ: لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کلمہ ایمانیہ: لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ

(منقول از حضرت امام جعفر صادق حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام علی رضا علیہم السلام۔ (تفسیر قمی تفسیر برہان اور تفسیر نور الثقلین)

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

﴿اصول دین وایمان﴾

ارباب دانش وبینش جانتے ہیں کہ اسلام وایمان دو الگ الگ حقیقتیں ہیں اور یہ کہ ایمان کا درجہ اسلام سے بلند تر ہے اور یہ اصول دین وایمان پانچ ہیں:

(۱) توحید (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) قیامت

اصول اسلام وایمان کا باہمی فرق؟

مذکورہ بالا پانچ اصول عقائد میں سے تین اصولوں کا تعلق اسلام سے ہے جو یہ ہیں۔

(۱) توحید (۲) نبوت (۳) قیامت

جو ان کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے۔ اور جو انکار کرے وہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ مگر عقیدہ عدل و امامت اصول ایمان یا اصول مذہب میں سے ہیں کہ ان کا اقرار کرنا دائرہ ایمان اور مذہب شیعہ میں داخل ہونے کا موجب ہے اور ان کا انکار اس دائرہ سے نکلنے کا باعث ہے یا مذہب شیعہ سے خروج کا موجب ہے۔

ان اصول پنجگانہ کی مختصر توضیح وتشریح

ا۔ توحید

توحید کا مطلب یہ ہے کہ زمین ہو یا آسمان یہ ساری مخلوقات اور یہ ساری کائنات خود بخود نہیں بنی بلکہ اس کا کوئی بنانے والا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کوئی فعل کسی فاعل کے بغیر، کوئی صنعت کسی صانع کے بغیر اور کوئی بنا کسی بانی کے بغیر وجود میں نہیں آسکتی لہذا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس نیلگون آسمان کے شامیانے کا کوئی لگانے والا، اس فرش زمین کا کوئی بچھانے والا اور اس پوری

کائنات کا کوئی بنانے والا ہے۔ اسی واجب الوجود اور جامع جمیع کمالات ہستی کو خدا کہا جاتا ہے۔ جو اپنی ذات میں، صفات میں، افعال میں اور عبادت میں واحد و یگانہ ہے اور کسی بات میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا نام توحید ذاتی، توحید صفاتی توحید افعالی اور توحید عبادتی ہے اور اس کی خلاف ورزی شرک ہے اور شرک وہ گناہ ہے جس کی بخشش کا کوئی امکان نہیں ہے۔ وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اس کی مانند اور اس کی طرح نہیں ہے وہ علیم و حکیم ہے، قدیر و خبیر ہے اور ہر لحاظ سے عدیم النظیر ہے۔

خدا کی چند صفات ثبوتیہ کا تذکرہ

ان سے خدا کی وہ صفتیں مراد ہیں جو اس کی ذات کے لائق اور شایانِ شان ہیں۔

اور یہ صفات اگرچہ غیر محدود ہیں۔ مگر ان میں سے بڑی بڑی صفتیں یہ آٹھ ہیں۔

۱۔ وہ قدیم ہے: یعنی خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کے لیے فنا اور زوال نہیں ہے کیونکہ زوال پذیر ہونا ممکن کی صفت ہے اور خدا واجب الوجود ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۲۔ وہ قادر ہے: یعنی وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ اسے کوئی طاقت کوئی بھی کام کرنے سے روک نہیں سکتی الغرض وہ کسی چیز سے بھی عاجز نہیں ہے۔ کیونکہ عاجز ہونا نقص ہے۔ اور وہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے۔

۳۔ وہ حی ہے: یعنی ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کے لیے موت نہیں ہے موت کیا اسے نیند بھی نہیں آتی۔ بلکہ اسے اونگھ بھی نہیں آتی۔ اگر وہ سو جائے تو نظام کائنات تہ و بالا ہو جائے گا۔

۴۔ وہ عالم ہے: یعنی وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اس کا بھی جو پیدا ہو چکی ہے اور اس کا بھی جو ابھی پیدا نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ ہمارے دلوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے اور کائنات کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہر ہر چیز کا خالق بھی ہے اور مالک بھی اور ظاہر ہے کہ خالق کو اپنی مخلوق کا ضرور علم ہوتا ہے۔

۵۔ وہ مرید ہے: یعنی وہ جو کام بھی کرتا ہے اپنے عزم و ارادہ سے کرتا ہے۔ وہ کسی بھی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں مجبور نہیں ہے۔ کیونکہ مجبور ہونا نقص ہے اور وہ ایسا کامل ہے جس میں کسی قسم کے نقص کا نام تک نہیں ہے۔

۶۔ وہ مدرک ہے: یعنی وہ ہر چیز کو خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے اور بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ وہ آلات و اعضاء کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ محتاج ہونا ممکن مخلوق کی صفت ہے اور وہ خالق و واجب ہے۔

۷۔ وہ متکلم ہے: یعنی وہ جس چیز میں چاہے کلام پیدا کر سکتا ہے اور اسے بولنے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ جس طرح جناب موسیٰ کے لیے

درخت کو قوت گویائی عطا فرمائی تھی۔

۸۔ **وہ صادق ہے:** یعنی وہ سچا ہے اس کا ہر قول سچا اور صحیح ہے۔ اس کے متعلق غلط اور خلاف واقعہ بات کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بھلا جو خدا جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے وہ خود کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے؟

خدا کی چند صفاتِ سلبیہ کا تذکرہ

یعنی وہ صفات نقص جو اللہ کی شان کے شایاں نہیں ہیں اگرچہ وہ بھی غیر محدود ہیں۔ مگر چند مشہور صفاتِ سلبیہ آٹھ ہیں۔

۱۔ **اس کا کوئی شریک نہیں ہے:** جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے واحد و یکتا ہے اس کی پوری خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں اور نہ عبادت میں

ع یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے کا نام شرک ذاتی، شرک صفاتی شرک، افعالی اور شرک عباداتی ہے۔

۲۔ **وہ مرکب نہیں ہے:** وہ کسی چیز سے مل کر نہیں بنا۔ کیونکہ مرکب اپنے اجزاء کا محتاج ہوتا ہے اور وہ ایسا قادر مطلق ہے جو کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔

۳۔ **وہ جسم نہیں رکھتا ہے:** وہ نہ جوہر ہے اور نہ عرض ہے۔ بلکہ وہ جسم اور جسمانیات سے منزہ و مبرا ہے کیونکہ جو چیز جسم رکھتی ہے وہ ممکن ہوتی

ہے جبکہ خدا واجب الوجود ہے۔

۴۔ وہ مکان نہیں رکھتا: وہ کسی خاص جگہ اور مکان کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ وہ لامکاں ہے وہ علمی طور پر ہر جگہ موجود ہے۔ مگر جسمانی طور پر کہیں بھی نہیں ہے۔

۵۔ وہ کسی چیز میں حلول نہیں کرتا: جس طرح پانی کوزے میں یا روح جسم میں یا خوشبو پھول میں لہٰذا صوفیوں کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ خدا عرفا و اولیاء میں حلول کرتا ہے اور پھر وہ کہتے ہیں

من تو شدم تو من شدی   من جان شدم تو تن شدی
تا کس نگوید بعد ازیں   من دیگرم تو دیگری

۶۔ خدا محل حوادث نہیں ہے: یعنی خدا پر اس طرح مختلف حالات طاری نہیں ہوتے جس طرح مخلوق پر ہوتے ہیں کہ کبھی بچہ ہو اور کبھی جوان اور کبھی پیر و کلاں اور کبھی تندرست اور کبھی بیمار وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جو چیز محل حوادث ہوتی ہے وہ خود حادث ہوتی ہے۔ جبکہ خدا قدیم ہے۔

۷۔ خدا مرئی نہیں ہے: یعنی وہ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں **لاتدرکه الابصار و هو یدرک الابصار و هو اللطیف الخبیر** ۔کیونکہ نظر وہ چیز آتی ہے جو جسم رکھتی ہے۔ نیز کسی جہت اور مکان میں ہو اور خدا کی ذات ان چیزوں سے منزہ ہے۔

۸۔ وہ محتاج نہیں ہے: جب یہ بات ثابت ہے کہ وہ قادر مطلق ہے تو اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ نہ عاجز ہے اور نہ کسی کا محتاج کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ ہر نقص سے مبرا ہے۔

۲۔ عدل

اصول عقائد میں سے دوسری اصل عدل ہے یعنی اللہ تعالیٰ عادل ہے یعنی وہ کبھی کوئی ایسا برا کام نہیں کرتا جس کے کرنے سے اس نے اپنی مخلوق کو منع کیا ہے اور اس کے کرنے پر مذمت کی ہے۔ نیز وہ کسی پر ظلم اور زیادتی نہیں کرتا اور کسی کی محنت کو اکارت نہیں کرتا بلکہ ہر نیکی پر جزا دیتا ہے اور ہر برائی پر سزا دیتا ہے۔ کیونکہ ظلم کرنا برا کام ہے اور خدا ہر برے کام سے مبرا ہے۔ اسی لیے اس نے انسان کو فاعل مختار بنایا ہے۔ "فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر"۔ جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔ پس اگر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو خدا اسے جنت الفردوس میں داخل کرے گا اور اگر کفر اختیار کرے گا اور برے کام کرے گا تو خدا اسے جہنم میں جھونکے گا۔

۳۔ نبوت

جب یہ بات ثابت ہے کہ اس کائنات کا جو خالق و مالک ہے وہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی جو کوئی عبث اور بے فائدہ کام نہیں کرتا۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نے یہ کائنات کیوں بنائی اور انسان کو خلعت وجود کیوں پہنائی؟ انسانی خلقت کا

مقصد کیا ہے؟ خالق کی رضامندی اور ناراضی کن باتوں میں پوشیدہ ہے؟ اس کے معلوم کرنے کے دو ہی آسان طریقے تھے یا خود خدا ہمارے پاس آکر بتاتا یا ہم جا کر اس سے دریافت کرتے۔ مگر یہ دونوں طریقے ناممکن ہیں کیونکہ وہ اپنی لطافت اور تجرد کی وجہ سے ہماری بزم میں آتا نہیں اور ہم اپنی طبعی کثافت کی وجہ سے اس کی بزم لاہوت میں نہیں جا سکتے

ع یہی تھے دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

لہٰذا عقل سلیم مجبور کرتی ہے کہ اس بات کے معلوم کرنے کے لیے لازم ہے کہ خدا اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کچھ ایسے وسیلے مقرر فرمائے جو ایک جنبہ نورانی و روحانی رکھتے ہوں اور دوسرا جنبہ بشری و انسانی۔ تا کہ پہلے جنبہ کی بنا پر خدا سے رابطہ قائم کر کے اس سے احکام لے سکیں اور دوسرے جنبہ کی وجہ سے بندوں تک وہ احکام پہنچا سکیں۔ ایسی ہی عظیم ہستیوں کو شریعت میں نبی و رسول کہتے ہیں۔ اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ نبی و رسول اس انسان کامل کو کہا جاتا ہے جو اللہ سے ابطہ قائم کر کے اس سے احکام شریعت لے اور اس کے بندوں کو پہنچائے۔ لہٰذا انبیاء انسانی نوع کے کامل افراد ہوتے ہیں۔ بنا بر مشہور اس مبارک سلسلہ کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اس سلسلہ کا آغاز جناب ابوالبشر آدم صفی اللہ سے ہوا اور انتہا سرکار خاتم الانبیاء محمد رسول اللہؐ پر ہوئی۔

عقیدۂ ختم نبوت

یہ بات واضح ہے کہ جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہوتی ہے لہٰذا جس نبوت کی ابتداء جناب آدمؑ سے ہوئی تھی اس کی انتہا حضرت محمد رسول اللہؐ پر ہوگئی لہٰذا آپ خاتم الانبیاءؐ ہیں آپ کے آنے کے بعد دین مکمل ہوگیا شریعت مکمل ہوگئی۔ یہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں سے ہے جس کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۴۔ امامت

جب حضرت خاتم الانبیاء پر نبوت ختم ہوگئی اور عہدۂ رسالت ختم کردیا گیا اور اسلام مکمل ہوگیا۔ آخری الہامی کتاب نازل ہو چکی۔ تمام احکام شریعت نازل ہو چکے۔ تو خدا نے اس دین اسلام کی بقاء، اس کی نشر و اشاعت اور اس کی حفاظت کے لیے عہدۂ امامت کا اجراء کیا اور ہمارے نبی خاتم کے بارہ جانشین مقرر فرمائے۔ اب یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ نیز جس طرح انبیاء خدا مقرر کرتا ہے اسی طرح امام بھی خدا بناتا ہے۔ البتہ ان کا اعلان نبی سے کراتا ہے۔

منصب امامت کی مختصر تشریح

امام اللہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ وہ نبی نہیں ہوتا بلکہ نبی کا وصی ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ امام قاضی الحاجات اور حلال مشکلات نہیں ہوتا وہ خدا کی بارگاہ میں جو حقیقی قاضی الحاجات ہے وسیلہ ہوتا ہے اس کا واسطہ دے کر اللہ

سے دعا والتجا کی جاتی ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے۔

یا ایها الذین آمنو اتقوا اللّٰه وابتغوا الیه الوسیلة.

اے ایمان والو خدا سے ڈرو۔ اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرو۔

(القرآن)

بارہ اماموں کے نام

وہ بارہ امام جو خدا نے ہمارے خاتم الانبیاء کو عطا فرمائے ان کے اسماء گرامی

یہ ہیں۔

۱۔ حضرت امام علیؑ	۲۔ حضرت امام حسنؑ
۳۔ حضرت امام حسینؑ	۴۔ حضرت امام علی زین العابدینؑ
۵۔ حضرت امام محمد باقرؑ	۶۔ حضرت امام جعفر صادقؑ
۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۸۔ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ
۹۔ حضرت امام محمد تقیؑ	۱۰۔ حضرت امام علی نقیؑ
۱۱۔ حضرت امام حسن عسکریؑ	۱۲۔ حضرت امام ہادی مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریفؑ

ان میں سے پہلے گیارہ امام جام شہادت نوش کر کے دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرما چکے ہیں مگر آخری تاجدار امامت حضرت مہدی ہادی بقید حیات ہیں اور بحکم خدا زندہ ہیں مگر پردۂ غیبت میں ہیں اور روپوش ہیں وہ

قیامت سے پہلے ظہور فرما کر دنیا کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت ہو جس کی نگاہ زلزلۂ عالم افکار

۵۔ قیامت

یہ عقیدہ قیامت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں سے ہے جن کا منکر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس کائنات کی پوری بساط کو لپیٹ دیا جائے گا۔ ہر چیز فنا ہو جائے گی اور موت کی آغوش میں سو جائے گی پھر قادر مطلق تمام اولین و آخرین کو زندہ کر کے محشور فرمائے گا۔ اور یہ حشر و نشر جسم مع الروح کا ہو گا تاکہ نیکوکاروں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دی جا سکے اور عدل الٰہی کا مکمل مظاہرہ ہو سکے۔

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر؟

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستین کا

فروع دین کا اجمالی بیان

اگرچہ فروع دین بہت ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے بھی متجاوز ہے مگر ان میں سے جو اہم ہیں وہ دس ہیں۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) حج (۴) زکوۃ (۵) خمس (۶) جہاد (۷) تولا (۸) تبرا (۹) امر بالمعروف (۱۰) اور نہی عن المنکر

دین اسلام کے سمجھنے کا طریقہ کار؟

جہاں تک دین اسلام کے حقائق اور معارف کے سمجھنے کا تعلق ہے۔ تو قبل ازیں اجمالاً معلوم ہو چکا ہے کہ دین اسلام کے بڑے بڑے دو شعبے ہیں (۱) اصول (۲) اور فروع تو جہاں تک اصول کی معرفت کا تعلق ہے تو ان میں ذاتی تحقیق سے علم و یقین حاصل کرنا ضروری ہے صرف بزرگوں، عالموں اور استادوں کی تقلید کافی نہیں ہے اور جہاں تک فروع دین کا تعلق ہے تو ان میں تین طریقے روا ہیں۔

(۱) آدمی خود اجتہاد کرے۔ یعنی براہ راست قرآن اور چودہ معصومین کے فرمان و کلام سے دین کے احکام اور مسائل حلال و حرام معلوم کرے۔

(۲) کسی مجتہد کی تقلید کرے یعنی اس کی طرف رجوع کرے اور قرآن و سنت سے اس کے استنباط کردہ مسائل پر بلا مطالبہ دلیل عمل کرے۔

(۳) یا پھر احتیاط پر عمل درآمد کرے۔

مسئلہ تقلید کی قدرے وضاحت

فروع دین کے معلوم کرنے کے مذکورہ بالا تین طریقوں سے جو زیادہ سہل و آسان طریقہ ہے وہ یہی تقلید ہے کہ آدمی کو جس دینی مسئلہ کا علم نہ ہو تو وہ کسی جامع الشرائط مجتہد اور عالم دین کی طرف رجوع کر کے اسے معلوم کرے اور پھر اس پر عمل کرے۔ یہی قانون قدرت ہے اور یہی آئین فطرت ہے کہ انسان زندگی کے ہر

ہر شعبہ میں جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس کے جاننے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے ارشاد قدرت ہے۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون ۔ جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں ''اہل ذکر'' سے سوال کرو۔

مرجع تقلید کے اجمالی شرائط

ہر مدعی علم و فضل شخص کی تقلید جائز نہیں ہے بلکہ صرف اس عالم و فقیہ کی تقلید جائز ہے جو جامع الشرائط ہو۔ یعنی اس میں وہ شرائط پائے جائیں جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حدیث کے اندر مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) فقیہ ہو۔ یعنی پیش آمدہ شرعی مسائل کو ان کے مدارک (قرآن وسنت) سے استنباط کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۲) صحیح العقیدہ مومن ہو۔

(۳) برے کاموں سے اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو۔

(۴) ان چیزوں سے اپنے دین کو بچانے والا ہو جو آدمی کو بے دین بنا دیتی ہیں۔

(۵) نفس امارہ کی ہوا و ہوس کی مخالفت کرنے والا ہو۔

(۶) اپنے آقا و مولا۔ یعنی خداوند عالم اور اس کے ساتھ رسولؐ خدا اور آئمہ ھدیٰ کا مطیع و فرمانبردار ہو۔ (احتجاج طبری، بحار الانوار)

ظاہر ہے کہ ہر فقیہ ان صفات جمیلہ کا حامل اور ان شرائط جلیلہ کا جامع نہیں ہوتا لہٰذا ہر مقلد کا فرض ہے کہ پوری جانچ پڑتال کر کے کسی فقیہ کی تقلید کرے۔

﴿نجاسات کل دس ہیں﴾

چونکہ نماز کی صحت وقبولیت کے لیے نمازی کے بدن اور لباس کا ہر ظاہری نجاست جسے خبث کہا جاتا ہے اور ہر باطنی کثافت (جسے حدث کہا جاتا ہے) سے پاک وصاف ہونا واجب ولازم ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ یہاں سب سے پہلے نجاسات اور ان کے مطہرات کا اجمالا تذکرہ کردیا جائے۔ تاکہ نمازی صحیح طریقہ پر نماز پڑھ سکے۔ چنانچہ واضح رہے کہ وہ نجاسات جو خود نجس ہیں اور دوسری چیزوں کو نجس کردیتی ہے اس لیے ان سے بچنا ضروری ہے کل دس ہیں۔

۱۔ **پیشاب:** انسان اور ہر اس حرام گوشت حیوان کا پیشاب نجس ہے جس کا خون ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلے لہذا جن حیوانات کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب نجس نہیں ہے۔

۲۔ **پاخانہ:** اس کا حکم بھی پیشاب کی طرح ہے۔ یعنی انسان اور ہر حرام گوشت حیوان کا پاخانہ نجس ہے جس کا خون ذبح کے وقت اچھل کر نکلے۔ لہذا جن حیوانات کا گوشت حلال ہے ان کا فضلہ نجس نہیں ہے۔

۳۔ **منی:** انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کی منی نجس ہے خواہ اس کا گوشت حلال ہو اور خواہ حرام۔

۴۔ **خون:** انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا خون نجس ہے۔ خواہ اس کا گوشت حلال ہو اور خواہ حرام لہذا جو حیوان خون جہندہ نہیں

رکھتے جیسے مچھلی، مچھر اور کھٹمل وغیرہ ان کا خون نجس نہیں ہے۔

۵۔ **مردار:** انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا مردہ نجس ہے اگرچہ وہ حلال گوشت ہی ہو لہٰذا جو حیوانات خون جہندہ نہیں رکھتے۔ جیسے چھپکلی، بچھو، سانپ اور مچھلی وغیرہ ان کا مردہ نجس نہیں ہوتا۔

۶۔ **شراب:** شراب کی ہر قسم بلکہ ہر وہ چیز جو نشہ آور ہے اور دراصل سیال ہے وہ حرام ہونے کے علاوہ نجس بھی ہے اور جو چیز خشک حالت میں نشہ آور ہے جیسے بھنگ وہ حرام ضرور ہے مگر نجس نہیں ہے۔ اگرچہ اس میں پانی ڈال کر اسے بالعرض سیال ہی بنا دیا جائے۔

۷۔ **کتا:** بالاتفاق کتا نجس العین ہے۔

۸۔ **سور.** بالاتفاق نجس العین ہے حتیٰ کہ کتے اور خنزیر کے وہ اجزاء بھی نجس ہیں جن میں آثار حیات نہیں ہوتے جیسے ہڈی اور بال وغیرہ۔

۹۔ **کافر:** جو شخص تمام اصول اسلام یا ان میں سے بعض کا انکار کرے یا ضروریات اسلام جیسے نماز و روزہ وغیرہ کا انکار کرے وہ نجس العین ہے خواہ کافر اصلی ہو یا مرتد ہو۔ عام اس سے کہ اس کا یہ کفر غلو و تفویض کی وجہ سے ہو یا نصب و عداوت اہلبیت کے سبب سے۔

۱۰۔ **جنب حرام کا پسینہ:** بنا بر قول قوی جنب حرام کا پسینہ نجس ہے۔ خواہ فعل حرام کرتے وقت نکلے یا اس کے بعد نیز بنا بر مشہور نجاست خور حیوان

کے پسینہ کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ نجس ہے لہٰذا اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔

کسی چیز کی نجاست ثابت کرنے کا طریقہ کار

اسلامی شریعت کا قانون ہے کہ جب تک کسی چیز کی نجاست کا علم ویقین نہ ہو جائے تب تک اسے پاک سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ نجاست ہر کس و ناکس کے قول سے ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ ذاتی علم ویقین خواہ جس طرح حاصل ہو۔

۲۔ دو عادل گواہوں کی گواہی۔

۳۔ جس شخص کے قبضہ میں کوئی چیز ہے وہ اس کے نجس ہونے کی خبر دے۔

نجاسات کے احکام؟

۱۔ نجس چیز سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

۲۔ نجس چیز کا کھانا اور دوسروں کو کھلانا حرام ہے۔

۳۔ نجس العین چیزوں کی خرید وفروخت حرام ہے۔

۴۔ اگر نجس چیز کسی پاک چیز سے اتصال پیدا کرے تو اگر دونوں تر ہوں یا ایک تر ہو تو پاک چیز بھی نجس ہو جائے گی۔

۵۔ اگر نجس چیز پاک ہونے کے قابل ہے تو استعمال کرنے سے پہلے اس کا پاک کرنا واجب ہے۔

مطہرات بارہ میں

وہ چیزیں جو خود پاک ہیں اور نجس چیزوں کو پاک کرتی ہیں۔ ان کو مطہرات کہا جاتا ہے جن کی تعداد بارہ ہے۔

۱۔ **پانی:** جو چیز کسی نجاست کی وجہ سے نجس ہو جائے اور پاک ہونے کے قابل ہو پانی اسے پاک کرتا ہے مگر چار شرطوں کے ساتھ۔

۱۔ پانی مطلق ہو مضاف نہ ہو۔

۲۔ خود پاک ہو۔ کسی وجہ سے نجس نہ ہو۔

۳۔ عین نجاست زائل ہو جائے۔

۴۔ نجس چیز کو دھوتے وقت خود مضاف نہ ہو جائے یعنی نجس چیز کا رنگ یا بو یا ذائقہ اختیار نہ کرلے۔

۲۔ **مٹی:** زمین کف پا خف اور جوتے کے تلوے کو پاک کرتی ہے (جبکہ نجس ہوں) مگر چار شرطوں کے ساتھ۔

۱۔ خود زمین پاک ہو۔

۲۔ پیر وغیرہ پر عین نجاست موجود ہو جو اس پر چلنے یا اس پر ملنے کی وجہ سے زائل ہو۔

۳۔ زمین خشک ہو۔

۴۔ یہ نجاست صرف خالص زمین پر چلنے کی وجہ سے زائل ہو مخفی نہ رہے کہ اگر

زمین پر تھوڑا سا چلنے سے عین نجاست زائل ہو جائے تو متعلقہ نجس چیز پاک تو ہو جائے گی مگر افضل یہ ہے کہ کم از کم پندرہ قدم ضرور چلا جائے۔

۳۔ **آفتاب:** وہ غیر منقولہ اشیاء جہاں دوسرے مطہرات نہیں پہنچ سکتے یا ان کے پہنچنے میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے جیسے زمین، مکان، اس کی چھت یا دیواریں یا ان میں لگی ہوئی لکڑی اور لوہا یا درخت وغیرہ ان کو آفتاب پاک کرتا ہے مگر چار شرطوں کے ساتھ۔

۱۔ وہ نجس جگہ پیشاب وغیرہ کسی نجاست کی وجہ سے ہنوز تر ہو تا کہ آفتاب کی چمک سے خشک ہو اور اگر کسی اور وجہ سے خشک ہو جائے تو اسے تر کیا جائے گا۔

۲۔ اگر عین نجاست موجود ہو تو پہلے اسے زائل کیا جائے گا۔

۳۔ براہ راست آفتاب کی چمک اور اس کی حرارت کی وجہ سے وہ مقام خشک ہو۔

۴۔ تنہا سورج کی چمک اور اس کی حرارت سے خشک ہو اس میں کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہو۔

۴۔ **استحالہ:** جب حسب ظاہر کوئی نجس چیز اپنی اصلی صورت چھوڑ کر کوئی دوسری صورت اختیار کرلے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ جیسے کوئی نجس چیز جل کر راکھ بن جائے۔ یا دھواں بن کر اڑ جائے تو اس صورت میں وہ

پاک ہو جائے گی۔

۵۔ **انقلاب:** جب شراب یا آب انگور جو آگ پر جوش مارنے اور نشہ آور بن جانے کی وجہ سے نجس ہو گیا تھا۔ اگر کسی خاص یا عام طریقہ سے سرکہ بن جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

۶۔ **انتقال:** جب کوئی نجس چیز کسی پاک چیز کی طرف منتقل ہو جائے اور اب اسی کا جزء شمار ہونے لگے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ جیسے انسانی خون کھٹمل اور مچھر وغیرہ کی طرف منتقل ہو جائے اور اس کا جزء شمار ہونے لگے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

۷۔ **ذہاب ثلثین:** (دو تہائی کی کمی)۔ یہ آب انگور کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی جب انگور کے پانی میں دھوپ یا آگ کی وجہ سے جوش پیدا ہو جائے (اور نشہ آور بن جانے کی وجہ سے بنا بر مشہور نجس ہو جائے) تو جب اسے آگ پر رکھا جائے اور اس طرح اس کی دو تہائی ختم ہو جائے تو باقیماندہ مقدار (ایک ثلث) پاک ہو جائے گی۔

۸۔ **اسلام:** جب کوئی کافر بجمیع اقسامہ کلمہ اسلام پڑھ کر مسلمان بن جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور اس کے تمام رطوبات اور اجزاء بدن پاک ہو جاتے ہیں۔

۹۔ **جمعیت:** اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نجس چیز کے پاک ہو جانے سے

دوسری چیز بھی پاک ہو جاتی ہے اور اس کی چند قسمیں ہیں۔
۱۔ جیسے کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس سے اس کے منہ اور ناک کے رطوبات بھی پاک ہو جاتے ہیں۔
۲۔ جب شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی پاک ہو جاتا ہے۔
۳۔ جس تختے پر میت کو غسل دیا جائے تو آخری غسل کے بعد جہاں میت پاک ہو جاتی ہے وہاں وہ تختہ بھی پاک ہو جاتا ہے۔
۴۔ جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو اس کی چھوٹی اولاد بھی پاک ہو جاتی ہے۔
۵۔ جب کوئی کنواں کسی نجاست کے گرنے سے نجس ہو جائے تو مقررہ ڈول کھینچنے سے جہاں کنواں پاک ہو جاتا ہے وہاں وہ ڈول بھی پاک ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

۱۰۔ **زوال عین نجاست:** اس کے دو مقام ہیں۔
۱۔ جب کسی حیوان یا پرندہ کا جسم یا اس کا کوئی حصہ کسی نجاست کی وجہ سے نجس ہو جائے اور پھر کسی طرح وہ عین نجاست زائل ہو جائے تو اس سے اس کا جسم پاک ہو جائے گا۔ جیسے چوہے، بلی یا مرغی کے منہ پر کوئی نجاست لگ جائے اور اس کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جائے تو اس نجاست کے زائل ہو جانے کے بعد ان کا منہ پاک ہو جائے گا۔

۲۔جب انسانی جسم کا باطنی حصہ جیسے منہ اور ناک وغیرہ کا اندرونی حصہ کسی وجہ سے نجس ہو جائے جیسے دانتوں سے خون نکل آئے اور پھر منہ کی رطوبت میں تحلیل ہو جائے اور اس طرح زائل ہو جائے تو منہ پاک ہو جائے گا۔

۱۱۔ **استبراء حیوان:** جب کوئی حیوان حرام خوری کرنے اور اس کی وجہ سے گوشت و پوست کے اگ آنے کے باعث نجس و حرام ہو جائے تو مقررہ طریقہ پر اس کا استبراء کرنے سے اس کا گوشت حلال ہو جاتا ہے اور اس کے فضلات پاک ہو جاتے ہیں۔ اس کی تفصیل فقہی کتابوں میں مذکور ہے۔

۱۲۔ **غیبت مسلم:** اس کے مطہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک مسلمان کے کپڑے یا برتن یا بستر وغیرہ نجس ہوں اور وہ کچھ مدت کے لیے آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو اس کے بعد اس کی وہ چیزیں پاک سمجھی جائیں گی۔ مگر چھ شرطوں کے ساتھ۔

۱۔اس شخص کو ان چیزوں کی نجاست کا علم ہو۔

۲۔وہ چیز جس چیز کی وجہ سے نجس ہوئی ہے وہ شخص بھی اسے نجس جانتا ہو۔

۳۔یہ دیکھا جائے کہ وہ اس چیز کو اس کام میں استعمال کر رہا ہے جو مشروط بطہارت ہے جیسے وہ اس کپڑے میں نماز پڑھ رہا ہو۔

۴۔ اس شخص کو اس بات کا بھی علم ہو کہ وہ کام مشروط بطہارت ہے۔

۵۔ اس بات کا احتمال بھی ہو کہ اس شخص نے اس چیز کو پاک کیا ہوگا۔

۶۔ احوط یہ ہے کہ وہ مسلمان بالغ اور عاقل بھی ہو۔

بیت الخلاء کے احکام اور آداب

شریعت محمدیہ میں پیشاب و پاخانہ کرنے کے چند احکام و آداب ہیں جن کا بڑے اختصار کے ساتھ یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ یہاں دو امر واجب ہیں اور دو حرام ہیں واجب امر یہ ہیں۔

۱۔ پیشاب و پاخانہ کرتے وقت ہر ناظر محترم سے اگرچہ وہ طفل ممیز ہی کیوں نہ ہو اپنا آگا پیچھا ڈھانپا جائے۔

۲۔ استنجاء کیا جائے جو پیشاب میں تو پانی کے سوا اور کسی چیز سے روا نہیں ہے جبکہ پاخانہ میں تین ڈھیلوں وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ایک بار مقام بول و براز کو دھونا کافی ہے مگر احوط دو بار اور افضل تین بار ہے۔

اور اس مقام کے دو محرمات ہیں۔

۱۔ پیشاب و پاخانہ کرنے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا۔

۲۔ روٹی یا کسی اور قابل احترام چیز سے پاخانہ صاف کرنا۔

باقی رہے اس مقام کے مستحبات و مکروہات تو وہ بہت زیادہ ہیں اور بڑی فقہی

کتابوں میں مذکور ہیں ان کی طرف رجوع کیا جائے۔ یا کم از کم ہماری فقہی کتاب قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ کا مطالعہ کیا جائے۔

استبراء کرنے کا طریقہ

البتہ یہاں صرف ایک مستحب امر کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور وہ ہے استبراء جس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی سے مقعد سے لیکر خصیتین کے نیچے تک تین بار زور سے سونتا جائے اس کے بعد انگشت شہادت مخصوص آلہ کے نیچے اور انگوٹھا اوپر رکھ کر تین بار سر حشفہ تک سونتا جائے بعد ازاں ایک بار شر حشفہ کو جھٹک دیا جائے۔

وضو کرنے کے اسباب ونواقض کا بیان

جن چیزوں کے صادر ہونے کی وجہ سے وضو کرنا واجب ہو جاتا ہے ان کو سباب وضو کہا جاتا ہے اور چونکہ اگر باوضو شخص سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز صادر ہو جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس لیے ان کو نواقض بھی کہا جاتا ہے اور وہ کل چھ چیزیں ہیں۔

۱۔۲ اول اور دوئم پیشاب و پاخانہ جبکہ اپنے عادی اور طبعی راستہ سے خارج ہو۔

۳۔ ریح۔ جو اپنے طبعی مقام سے خارج ہو۔

۴۔ نیند جو کہ عقل وفکر کو معطل کردے اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ آنکھ و کان پر اس طرح غالب آجائے کہ آنکھ دیکھنا اور کان سننا چھوڑ دے۔

۵۔ بنا بر احتیاط ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کردے جیسے غشی و بے ہوشی اور نشہ کی

وجہ سے مدہوشی۔

۶۔ استحاضہ قلیلہ۔ ہر نماز کے لیے موجب وضو ہے۔

وضو کے شرائط کا مختصر بیان

وضو کے چند شرائط ہیں جن کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

بنا بر مشہور آب مطلق سے کیا جائے اگر چہ علی الاقویٰ آب مضاف سے بھی جائز ہے۔ مگر احوط یہی ہے کہ آب مطلق سے کیا جائے۔

۲۔ پانی پاک ہو اور اس طرح اعضاء وضو بھی پاک ہوں۔

۳۔ وضو کے اعضاء پر کوئی ایسی چیز نہ ہو (جیسے تنگ انگوٹھی وغیرہ) جو پانی کو چمڑے تک نہ پہنچنے دے۔

۴۔ پانی کا برتن اور وضو کرنے کی جگہ غصبی نہ ہو۔

۵۔ وضو کا برتن سونے یا چاندی کا نہ ہو۔

۶۔ وہ پانی کسی ظاہری نجاست کے ازالہ میں استعمال نہ کیا گیا ہو۔

۷۔ پانی کے استعمال سے کوئی عقلی یا شرعی مانع نہ ہو ورنہ تیمم کیا جائے گا۔

۸۔ وقت میں اس قدر گنجائش ہو کہ وضو کر کے وقت کے اندر کم از کم ایک رکعت پڑھی جائے ورنہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔

۹۔ اختیاری حالت میں خود وضو کرنا واجب ہے لہٰذا اگر کوئی اور شخص کرائے تو وضو باطل ہو جائے گا۔

۱۰۔ ترتیب کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئے جائیں گے اور بعد ازاں سر اور پاؤں کا مسح کیا جائے۔

۱۱۔ موالات کہ پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھویا جائے یا پہلے عضو کا مسح کرنے کے بعد اس کی تری خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کا مسح کیا جائے۔

۱۲۔ نیت اور اس میں اخلاص یعنی قربۃ الی اللہ وضو کرنا شرط ہے۔

﴿وضو کرنے کا طریقہ اور اس کی کیفیت کا بیان﴾

وضو دراصل دو دھونے (یعنی منہ اور ہاتھ) اور دو مسح (یعنی سر اور پاؤں) کا نام ہے تو گویا وضو کے ارکان چار ہیں۔

۱۔ منہ کا اس طرح دھونا کہ اس پر دھونا صادق آئے۔ جو طول میں پیشانی کے اوپر والے سر کے بال اگنے سے لیکر ٹھوڑی تک اور عرض میں جتنی مقدار انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے گھیرے میں آجائے مخفی نہ رہے کہ منہ میں اوپر سے نیچے کی طرف دھونا واجب ہے۔ لہٰذا اگر نیچے سے اوپر کی طرف منہ دھویا جائے تو اس سے علی الاقویٰ وضو باطل ہو جاتا ہے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سے لے کر انگلیوں کے سروں تک اس طرح دھونا کہ اس پر دھونے کا اطلاق ہو سکے۔ مگر پہلے دائیں ہاتھ کو پھر بائیں کو دھویا جائے گا۔ واضح رہے کہ ہاتھوں کا کہنیوں سے انگلیوں کی

طرف دھونا واجب ہے اگر اس کا الٹ کیا گیا تو وضو باطل ہو جائے گا۔

۳۔ سر کا مسح کرنا۔ وضو کی باقیماندہ تری سے سر کے اگلے حصہ کا اوپر سے نیچے کی طرف اس طرح مسح کرنا کہ اس پر مسح کرنا صادق آئے۔ مگر احوط یہ ہے کہ پیشانی کے اوپر عرض میں بقدر تین انگشت بستہ اور طول میں بقدر ایک انگلی مسح کیا جائے۔

۴۔ دونوں پاؤں کا مسح کرنا۔ سر کے بعد باقی ماندہ تری سے دونوں پاؤں کی انگلیوں سے لے کر کعبین تک اس طرح مسح کرنا کہ اس پر مسح کا اطلاق ہو سکے کافی ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ ساری ہتھیلی سے کیا جائے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ بنا بر تحقیق کعبین ان دو ہڈیوں کو کہا جاتا ہے جو پاؤں کی انگلیوں اور بندِ پا کے درمیان ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لہٰذا نگلیوں سے لے کر ان ہڈیوں تک مسح کرنا کافی ہے مگر احوط یہ ہے کہ بند پا تک کیا جائے۔

مستحبات وضو کا بیان

اگرچہ وضو کی واجبی مقدار تو وہی تھی جو اوپر بیان کر دی گئی ہے مگر اس کے کچھ مستحباب ہیں جو بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ وضو والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کا دھونا۔

۲۔ وضو کرتے وقت یعنی اس کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

۳۔ دائیں ہاتھ سے چلو بھرنا حتیٰ کہ جب خود دائیں ہاتھ کو دھونا ہو تب بھی افضل یہ ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالا جائے اور پھر اس سے دایاں ہاتھ دھویا جائے۔

۴۔ تین بار کلی کرنا۔

۵۔ تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

۶۔ مسواک کرنا کہ حدیثوں میں اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۷۔ وضو ایک مد پانی (قریباً ۱۴ چھٹانک) سے کرنا اور زیادہ پانی ضائع نہ کرنا۔

۸۔ مرد باز و دھوتے وقت پہلے بیرونی حصہ پر پانی ڈالے اور عورت اندرونی حصہ پر۔

۹۔ وضو کرتے وقت آنکھیں کھلی رکھی جائیں۔

۱۰۔ بنا برا قوی منہ اور ہاتھوں کا ایک بار دھونا واجب ہے اور دوسری بار مستحب مگر احوط یہ ہے کہ ایک ایک چلو پر اکتفا کیا جائے۔

۱۱۔ روبقبلہ بیٹھ کر وضو کیا جائے۔

۱۲۔ حضور قلب اور پوری توجہ کے ساتھ کیا جائے۔

۱۳۔ وضو کے بعد سورہ انا انزلناہ پڑھی جائے۔

۱۴۔ آیت الکرسی پڑھی جائے۔

۱۵۔ وضو والی دعائیں پڑھی جائیں جو بڑی فقہی کتابوں میں درج ہیں۔

حدث والے آدمی پر کیا حرام ہے؟

جس شخص کو وضو نہ ہو اس پر چند چیزیں حرام ہیں۔

۱۔ نماز پڑھنا۔ ۲۔ طواف کرنا۔ ۳۔ قرآن مجید کے حروف کو مس کرنا۔

۴۔ ہر وہ کام انجام دینا جو مشروط بطہارت ہو۔

اغسال واجبہ کا بیان

چونکہ نماز میں ہر قسم کے حدث سے خواہ اصغر ہو (جو وضو کرنے سے زائل ہو جاتا ہے) اور خواہ اکبر ہو (جو غسل کرنے سے زائل ہوتا ہے) پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔ اس لیے حدث اصغر کے بعد حدث اکبر کا تذکرہ اور اس کا ازالہ کے طریقہ کار کا بیان کرنا ضروری ہے۔

سو واضح ہو کہ غسل دو قسم کے ہوتے ہیں:۔

۱۔ غسل واجب ۲۔ غسل مستحب

یہاں اختصار کے پیش نظر صرف واجبی غسلوں کا اور وہ بھی اجمالی طور پر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ واجبی غسل دراصل چھ ہیں۔

۱۔ غسل جنابت ۲۔ غسل حیض ۳۔ غسل نفاس

۴۔ غسل استحاضہ ۵۔ غسل مس میت ۶۔ غسل میت

ان میں پہلے اور آخری دو غسل تو مردوں اور عورتوں پر مشترکہ طور پر واجب

ہیں۔ باقی تین غسل عورتوں کے ساتھ مختص ہیں۔

۱۔ **غسل جنابت:** اس کا موجب دو چیزیں ہیں۔

۱۔ مادہ منویہ کا خارج ہونا خواہ جس طرح خارج ہو ۲۔ جماع کرنا

بس جب سر حشفہ اندام نہانی میں داخل ہو جائے تو غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ منی نہ بھی خارج ہو۔

۲۔ **غسل حیض:** یہ وہ خون ہے جو خدائے حکیم نے بعض حکمتوں کے پیش نظر عورت میں پیدا کیا ہے جو عورت کو بلوغت کے بعد اور یا اس سے پہلے غالبا ایک بار ہر ماہ میں آتا ہے جو غالباً سیاہی مائل، گاڑھا اور گرم اور قدرے زور و سوزش سے نکلتا ہے اور وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔

۳۔ **غسل نفاس:** وہ خون جو عورت کو بچہ کی ولادت کے ساتھ یا ولادت کے بعد آتا ہے وہ خون نفاس کہلاتا ہے جو کم از کم ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بنابر مشہور دس دن ہوتا ہے۔

۴۔ غسل استحاضہ: یہ ایک ردی قسم کا خون ہے جو کسی عارضہ کی وجہ سے عورت کے رحم سے خارج ہوتا ہے۔ یہ غالباً زرد رنگ کا، پتلا اور ٹھنڈا ہوتا ہے جو کمزوری کے ساتھ نکلتا ہے۔ اس کے قلیل و کثیر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ یہ ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے اور مدت العمر تک بھی طول

پکڑ سکتا ہے اور اس میں عورت کے سن و سال کی بھی کوئی قید نہیں ہے۔
یہ بلوغت سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور سن یاس کے بعد بھی اور اس کی
تین قسمیں ہیں۔

ا۔ قلیلہ ۲۔ متوسطہ ۳۔ کثیرہ اور پھر سب کے احکام جدا جدا ہیں۔

۵۔ **غسل مس میت:** یہ غسل صرف انسانی میت کو چھونے سے واجب ہوتا
ہے مگر دو شرطوں کے ساتھ۔

ا۔ جب میت ٹھنڈی ہو چکی ہو۔

۲۔ ابھی اس کو مکمل غسل نہ دیا گیا ہو۔

لہٰذا اگر کسی میت کو اس کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے یا غسل کے مکمل ہونے کے
بعد مس کیا جائے تو پھر اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

۶۔ غسل میت: ایک مسلمان کی موت کے بعد اس کو غسل دینا واجب
ہے۔ یہ تھے وہ چھ واجبی غسل جو دراصل واجب ہیں اور کبھی نذر، عہد
اور قسم کی وجہ سے بھی عارضی طور پر غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ بہر
حال غسل میت کے سوا اگر کوئی غسل آدمی کے ذمہ ہو تو نماز پڑھنے
سے پہلے اس غسل کا کرنا واجب ہے۔

غسل کرنے کا طریقہ اور اس کے اقسام کا بیان

یہ غسل دو طرح کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ترتیبی کے طور پر۔ جبکہ آب قلیل سے غسل کرنا ہو۔

۲۔ ارتماسی کے طور پر۔ جبکہ آب کثیر یا آب جاری سے غسل کرنا ہو۔ ہاں البتہ افضل غسل ترتیبی ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بدن سے ظاہری نجاست کو دور کرنے کے بعد نیت کر کے پہلے سر کو گردن سمیت دھویا جائے اس کے بعد جسم کا دایاں حصہ اور بعد ازاں بایاں حصہ۔ اگرچہ واجب تو صرف ایک بار دھونا ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ سر کو تین بار اور جسم کے دونوں حصوں کو دو دو بار دھویا جائے۔ اور غسل ارتماسی کا طریقہ یہ ہے کہ بدن سے ظاہری نجاست کو دور کرنے کے بعد نیت کر کے یکبارگی آب کثیر میں اس طرح غوطہ لگایا جائے کہ سارا جسم پانی میں چھپ جائے۔ بس غسل مکمل ہے۔

جو چیزیں جنبی آدمی بلکہ ہر حدث اکبر والے پر حرام ہیں ان کا بیان

جو آدمی جنب ہو یا جو عورت حیض و نفاس کی حالت میں ہو ان پر چند چیزیں حرام ہیں:

۱۔ قرآن مجید کے حروف کو مس کرنا ۲۔ مساجد میں ٹھہرنا

۳۔ مسجد الحرام یا مسجد نبوی سے گزرنا ۴۔ مسجد میں جا کر کوئی چیز رکھنا

۵۔ ان چار سورتوں کی تلاوت کرنا جن میں واجبی سجدے ہیں۔

تیمّم کا بیان

شریعت اسلامیہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ آسان ہے اور فطرت انسانی

کے عین مطابق ہے چنانچہ جہاں آدمی کسی وجہ سے پانی سے وضو یا غسل نہ کر سکتا ہو وہاں اس کے عوض خدائے مہربان نے تیمّم مقرر کیا ہے۔

تیمّم کے اسباب

تیمّم کے موجبات و اسباب کی بازگشت تین اسباب کی طرف ہوتی ہے۔

۱۔ پانی کا سرے سے نہ ملنا ۲۔ پانی تک کسی وجہ سے رسائی کا نہ ہونا

۳۔ پانی کے استعمال سے ضرر کا پہنچنا

خلاصہ یہ ہے کہ کسی عقلی یا شرعی وجہ سے پانی کے استعمال سے عاجز ہونا۔

تیمّم کرنے کا طریقہ

بہر حال تیمّم کرنے کی کیفیت اور اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ دونوں ہاتھ یکبارگی خاک وغیرہ پر مارے جائیں پھر پیشانی پر ناک کے بالائی حصہ تک پھیرے جائیں پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کی پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر انگلیوں کے سروں تک مسح کیا جائے۔

مخفی نہ رہے کہ اگرچہ علی الاقویٰ تیمّم میں صرف پیشانی پر مسح کرنا کافی ہے۔ مگر احوط یہ ہے کہ پیشانی کے ساتھ ہر دو طرف کی کنپٹیاں اور آبروؤں کو بھی شامل کیا جائے۔ نیز دونوں ہاتھوں کا یکبارگی خاک وغیرہ پر مارنا ضروری ہے۔ اگر یکے بعد دیگرے ہاتھ مارے جائیں تو کافی نہیں ہے۔

﴿عبادت کی اہمیت کا بیان﴾

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خالق حکیم نے یہ سارا جہاں انسان کے لیے اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے۔ وماخلقت الجن والانس الالیعبدون۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس عبادت کے فائدہ کی بازگشت ہماری طرف ہے۔ ورنہ خدا ساری کائنات سے بے نیاز ہونے کی وجہ سے ہماری عبادت کا محتاج نہیں ہے۔ خدا عبادت کے ذریعہ سے ہمیں متقی و پرہیزگار بنانا چاہتا ہے۔ لعلکم تتقون (البقرہ۔۳) اور متقی بنا کر ہمیں جاگیر جنت کا وارث بنانا چاہتا ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

"تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین"۔

﴿اسلام میں نماز کا مقام﴾

یہ حقیقت ہر قسم کے شک وشبہ سے بلند و بالا ہے کہ اسلام میں تمام عبادات سے افضل اور اہم عبادت نماز ہے جو ہر پیر و جوان، ہر امیر وفقیر، ہر مرد و زن اور ہر تندرست و بیمار پر یکساں واجب ولازم ہے اور کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہے۔ ارشاد قدرت ہے "اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین "۔ نماز قائم کرو اور اپنے آپ کو مشرک نہ بناؤ۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے: "من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر "۔ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرے وہ کافر ہے

۔ نیز فرمایا "اول مایسئل عن العبد یوم القیامة الصلوة فان قبلت قبل ماسواھا وان ردت ردما سواھا"

یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس اگر نماز قبول ہوگئی تو دوسرے سب عمل قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز رد ہوگئی تو دوسرے سب اعمال رد ہو جائیں گے۔ (الوسائل، الوافی، البحار)

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسش نماز بود

نیز آنحضرتؐ نے فرمایا: "لاینال شفاعتی من استخف بصلوته ولا یرد علی الحوض"۔ جو شخص اپنی نماز کو خفیف سمجھے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ سکے گا۔ (فروع کافی)

حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے فرمایا اگر سونے سے بھرا ہوا گھر راہ خدا میں خرچ کر دیا جائے تو اس سے ایک حج افضل ہے اور ایک نماز ایسے بیس حجوں سے افضل ہے (وسائل الشیعہ)

مسجد میں اور وہ بھی باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت

اور اگر یہی نماز مسجد میں پڑھی جائے تو اس کے ثواب میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ متعدد روایات میں وارد ہے کہ اگر محلّہ کی مسجد میں ایک نماز پڑھی جائے تو ثواب پچیس نمازوں کا ملتا ہے اور اگر جامع مسجد میں ایک نماز پڑھی جائے

تو سو نمازوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور اگر یہی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو اس کے اجر و ثواب میں اور بے حساب اضافہ ہو جاتا ہے۔ بعض روایات میں یہاں تک وارد ہے کہ "فضل الجماعة علی الفرد بکل رکعة الفا رکعة" یعنی جماعت کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھنا دوسری دو ہزار رکعت کے برابر ہے (تحف العقول)

واجبی نمازوں کی تعداد؟

نماز کی دو قسمیں ہیں: (۱) واجب نماز (۲) سنتی اور مستحبی نماز

پھر دراصل واجب نمازوں کی تعداد پانچ ہے۔

۱۔ نماز پنجگانہ (جن میں نماز جمعہ بھی داخل ہے) ۲۔ نماز آیات

۳۔ نماز جنازہ ۴۔ نماز طواف واجب ۵۔ نماز عیدین

ہاں البتہ کبھی اجارہ، نذر، عہد اور قسم اور میت کی قضا شدہ نماز کی وجہ سے عارضی طور پر اور بھی نمازیں واجب ہو جاتی ہیں۔

سنتی نمازوں کی تعداد

مستحبی نمازوں کی چند قسمیں:

۱۔ پنجگانہ نمازوں کے نوافل جن کی مجموعی تعداد (۳۴) رکعت ہے۔

۲۔ نماز تہجد۔ جس کی شفع و وتر سمیت مجموعی تعداد گیارہ رکعت ہے۔

۳۔ وہ نوافل جو مخصوص اوقات پر مستحب ہیں۔ جیسے نوافل رجب و شعبان و

ماہ رمضان اور نماز غدیر و مباہلہ وغیرہ۔

۴۔ وہ نوافل جن کے اسباب معین ہیں جیسے نماز زیارت اور تحیہ مسجد وغیرہ۔

۵۔ وہ نوافل جو خاص ضرورتوں کے تحت پڑھے جاتے ہیں جیسے نماز حاجت نماز طلب باران، اور نماز ادائے دین وغیرہ۔

۶۔ وہ نوافل جن کا نہ کوئی خاص وقت ہے اور نہ کوئی خاص سبب ہے۔ بلکہ محض تقرب الٰہی کے حصول کی غرض سے پڑھے جاتے ہیں فان الصلوۃ قربان کل تقی۔ کیونکہ نماز پرہیز گار کے لیے تقرب الٰہی کا باعث ہے۔

مقدمات نماز یا شرائط نماز کا بیان؟

مقدمات اور شرائط نماز سے وہ امور مراد ہیں جو نماز کی حقیقت سے تو خارج ہیں مگر نماز کی صحت ان پر موقوف ہے۔ اور وہ پانچ ہیں۔

۱۔ طہارت ۲۔ وقت ۳۔ قبلہ رو ہونا ۴۔ لباس ۵۔ مکان

اب ذیل میں ان امور کی اجمالاً تشریح کی جاتی ہے۔

۱۔ **طہارت کا بیان:** قبل ازیں یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ نماز کے لیے نمازی کے بدن اور اس کے لباس کا پاک ہونا واجب ہے اور یہ بات بھی بیان ہو چکی ہے کہ طہارت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ **طہارت صغریٰ:** جو وضو کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ **طہارت کبریٰ:** جو غسل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا نماز سے پہلے جس قسم کی طہارت کی ضرورت ہو اس کا حاصل کرنا واجب ہے۔

۲۔ **وقت:** اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ نماز پنجگانہ مخصوص اوقات پر واجب ہے۔ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔ اور کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے نہیں پڑھی جا سکتی اب وہ اوقات کیا ہیں؟ اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ ہر نماز کے دو وقت ہیں ایک وقت فضیلت، دوسرا وقت مشترک یہ وقت اجزائی ہے کہ اس میں نماز ہو تو جاتی ہے مگر فضیلت ختم ہو جاتی ہے۔

نماز صبح کا وقتِ فضیلت

نماز صبح کا وقت فضیلت صبح صادق کے طلوع کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور مشرقی سرخی کے نمودار ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد طلوع آفتاب تک وقت اجزائی ہے۔

نماز ظہر کا وقتِ فضیلت

زوال آفتاب ہوتے ہی نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور بنا بر مشہور ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک اور عندالتحقیق ایک ہاتھ یا دو قدم ہونے تک باقی رہتا ہے اس کے بعد وقت اجزائی ہے۔

نمازعصر کا وقتِ فضیلت

بنابر مشہور جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو عصر کی فضیلت کا وقت شروع ہوتا ہے اور سایہ کے دو برابر ہونے تک باقی رہتا ہے اور بنابر تحقیق سایہ کے ایک ہاتھ یا دو قدم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور دو ہاتھ یا چار قدم ہونے تک باقی رہتا ہے۔ اس کے بعد وقت اجزائی ہے۔

نماز مغرب کا وقتِ فضیلت

نماز مغرب کا وقت فضیلت شرعی غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور مغربی سرخی کے زائل ہونے تک قائم رہتا ہے۔ اس کے بعد وقت اجزائی شروع ہوتا ہے جو بنابر مشہور نصف شب تک باقی رہتا ہے۔

نماز عشاء کا وقت فضیلت

جب نماز مغرب کا وقت فضیلت ختم ہو جائے یعنی مغربی سرخی زائل ہو جائے تب عشاء کا وقت فضیلت شروع ہوتا ہے۔ اور رات کے چوتھے بلکہ تیسرے حصہ تک باقی رہتا ہے اس کے بعد وقت اجزائی شروع ہو جاتا ہے۔

جمع بین الصلوتین کا مسئلہ

مذکورہ بالا بیان سے ایک مشہور اختلافی مسئلہ کا حل بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز ہے یا نہ؟ شیعی نظریہ ہے کہ ایسا کرنا یقیناً جائز ہے۔ مگر

افضل یہ ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقتِ فضیلت پر الگ الگ پڑھا جائے۔ مگر یہ مسئلہ دوسرے اکثر مسائل کی طرح افراط و تفریط کا شکار ہو گیا ہے۔ سنّیوں نے اسے حرام سمجھ لیا ہے اور شیعوں نے واجب جبکہ حقیقت حال اس کے خلاف ہے۔ جمع کرنا یقیناً جائز ہے جو صحاح ستہ کی روایات سے ثابت ہے اور ہر نماز کا وقتِ فضیلت پر جدا جدا پڑھنا یقیناً افضل ہے جو کتب اربعہ سے ثابت ہے۔

ایضاح: نماز پنجگانہ کے نوافل کا وقت وہی ہے جو ان نمازوں کا وقتِ فضیلت ہے۔ جو اوپر مذکور ہے اور نماز تہجد کا وقت آدمی رات کے بعد شروع ہوتا ہے اور صبح صادق کے طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

۳۔ استقبال قبلہ: ظاہر ہے کہ نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا واجب ہے اور قبلہ سے مراد وہ جگہ ہے جہاں خانہ کعبہ واقع ہے زمین کی گہرائی سے لے کر آسمان کی بلندی تک لہٰذا جو شخص روبقبلہ ہو کر نماز پڑھے خواہ ثریٰ کے نیچے پڑھے یا ثریا کے اوپر پڑھے اس کی نماز صحیح ہے۔ بہر حال واجبی نماز پڑھنے سے پہلے سمت قبلہ کا معلوم کرنا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے حاصل نہ ہو سکے تو پھر ظن پر اعتماد کیا جائے گا۔ اور اگر وہ بھی حاصل نہ ہو تو پھر اگر وقت کے دامن میں گنجائش ہو تو ایک نماز کو چاروں سمتوں میں پڑھا جائے گا اور اگر وقت میں اس قدر وسعت نہ ہو تو پھر جتنی جہات میں پڑھی جا سکے پڑھی جائے گی۔

۴۔ لباس: ظاہر ہے کہ نماز میں مرد کے لیے بدن کا اگا پیچھا ڈھانپنا واجب اور عورت کے لیے سارا بدن ڈھانپنا واجب ہے اور نماز گزار کے لباس کے چند شرائط ہیں۔

جو کل پانچ ہیں ان کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ لباس پاک ہونا چاہیے۔ لہٰذا اختیاری حالت میں نجس لباس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر پڑھی جائے تو باطل ہے۔

۲۔ وہ لباس ایسے مردہ حیوان کے گوشت و پوست وغیرہ کے اجزاء سے تیار نہ کیا گیا ہو جو خون جہندہ رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسے حیوان کو ذبح نہ کیا جائے بلکہ طبعی موت مر جائے تو وہ نجس ہو جاتا ہے۔

۳۔ وہ لباس اس حیوان کے گوشت و پوست اور بال و پشم وغیرہ سے تیار نہ کیا گیا ہو جن کا گوشت کھانا شرعاً حرام ہے۔

۴۔ نمازی کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو۔ مخفی نہ رہے کہ یہ شرط صرف مردوں کے لباس سے مختص ہے ورنہ عورتوں کے لیے جس طرح یہ لباس پہننا جائز ہے۔ اسی طرح ان کے لیے اس میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

۵۔ نمازی کا لباس زربفت (سنہری) نہ ہو۔ یہ شرط بھی مردوں کے ساتھ مخصوص ہے عورتوں کے لیے اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

۵۔ مکان: یہاں مکان سے مراد وہ فضا ہے جس کو نمازی کا جسم پر کرتا ہے

یا جس پر نماز گزار کا جسم قرار پکڑتا ہے۔ اگر چہ یہ استقرار بالواسطہ ہو۔ اور اس مکان میں چند شرطیں ضروری ہیں۔

۱۔ مباح ہو کیونکہ غصبی مکان میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

۲۔ وہ مستقر اور ثابت ہو لہٰذا حالت اختیاری میں سواری یا کشتی و گاڑی میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ جہاں مکمل استقرار نہیں ہوتا۔

۳۔ علی الاحوط نماز گزار کے کھڑا ہونے کا مقام کسی معصوم کی قبر مقدس کے آگے نہ ہو۔ بلکہ اس کے دائیں بائیں نماز پڑھنی چاہیے اگر چہ سر کی جانب پڑھنا افضل ہے۔

۴۔ علی الاحوط مرد اور عورت کے کھڑے ہونے کا مقام برابر نہ ہو اور نہ ہی عورت مرد کے آگے ہو۔ بلکہ ان کے دمیان دس ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے۔ یا پردہ حائل ہونا چاہیے۔ یا پھر مرد عورت سے مقدم ہو اگر چہ بقدر ایک ہاتھ یا ایک بالشت ہی ہو۔

واجبات نماز کا بیان

بنا بر مشہور نماز کے واجبات گیارہ ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ نیت ۲۔ تکبیرۃ الاحرام ۳۔ قیام ۴۔ قرأت ۵۔ ذکر

۶۔ رکوع ۷۔ سجود ۸۔ تشہد ۹۔ سلام ۱۰۔ ترتیت

۱۱۔ موالات

لیکن اگر قدرے دقت سے کام لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل واجبات نماز آٹھ ہیں۔ تکبیرۃ الاحرام، قیام، قرات، رکوع، سجود، ذکر، تشہد اور سلام کیونکہ جہاں تک نیت، ترتیب اور موالات کا تعلق ہے تو وہ نماز کے شرائط میں داخل ہیں۔ اس کے اجزاء اور داخلی واجبات میں شامل نہیں ہیں۔

ایک اور وضاحت

مخفی نہ رہے کہ فقہاء میں مشہور یہ ہے کہ ان واجبات میں سے پہلے چار واجب یعنی۔

۱۔ تکبیرۃ الاحرام ۲۔ قیام ۳۔ رکوع ۴۔ سجود

واجبات رکنی ہیں اور دوسرے واجبات غیر رکنی ہیں اور پھر ارکان اور عام واجبات میں یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ جس واجب کی عمدی یا سہوی کمی یا بیشی سے نماز باطل ہو جائے وہ واجب رکنی ہے اور جس واجب کی عمدی کمی یا بیشی سے تو نماز باطل ہو جائے مگر اس کی سہوی کمی بیشی سے نماز باطل نہ ہو اسے واجب غیر رکنی کہا جاتا ہے۔ مگر عند التحقیق اس تقسیم و تعریف کی صحت محل کلام ہے۔ بہر حال ذیل میں ان واجبات یا شرائط کی بقدر ضرورت تشریح کی جاتی ہے۔

نیت کا بیان

عوام تو چند مخصوص الفاظ کے زبان سے ادا کرنے کو نیت سمجھتے ہیں جیسے میں وضو کرتا ہوں واسطے رفع ہونے حدث کے اور مباح ہونے نماز کے واجب قربۃ الی

اللہ جو بالکل غلط ہے۔ کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہے یعنی نیت دل سے کی جاتی ہے۔ زبان سے پڑھی نہیں جاتی۔ اور جو متوسط ہیں وہ انہی الفاظ کے دل ودماغ میں تصور کرنے کو نیت کا نام دیتے ہیں جبکہ یہ بھی درست نہیں ہے اور یہ نیت نہیں ہے دراصل نیت کسی کام کے اصل داعی اور اس کے محرک اور علت غائی کا نام ہے جو آدمی کو کسی کام کے انجام دینے پر آمادہ کرتا ہے نہ کہ چند مخصوص الفاظ کے زبان سے ادا کرنے کا یا ان کا دل میں تصور کرنے کا۔ لہٰذا وضو ہو یا غسل، نماز ہو یا روزہ یا دیگر اعمال وعبادات ان کی نیت دل سے کرنی چاہیے۔ اور قرب الٰہی حاصل کے قصد سے ان کو ادا کرنا چاہیے وبس اسی قصد قربت کا دوسرا نام اخلاص ہے۔ جو تمام اعمال وعبادات کی روح رواں ہے اور خواص کا خصوصی نشان ہے۔

۲۔ تکبیرۃ الاحرام: جسے تکبیرۃ الافتتاح بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بنابر مشہور واجب رکنی ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ ایک قادر ومختار شخص کے لیے صحیح عربی میں ''اللہ اکبر'' ادا کرنا۔ لہٰذا اس کا ترجمہ کرنا یا اسے کسی اور لفظ سے تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔ مخفی نہ رہے کہ تکبیرۃ الافتتاح یا رکوع وسجود کی تکبیرات کہتے وقت ہاتھوں کا کانوں کی لوؤں تک اٹھانا واجب نہیں ہے۔ بلکہ صرف مستحب ہے۔

۳۔ قیام: قیام سے مراد یہ ہے کہ نمازگزار بحالت اختیاری علی الاقوی کسی چیز کا سہارا لیے بغیر بیٹھ سیدھی کرکے کھڑا ہو۔ اور بنابر مشہور وہ قیام جو

رکن نماز ہے۔ اس سے تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اور رکوع میں جانے سے پہلے (متصل برکوع) والا قیام مراد ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پہلے کسی چیز کا سہارا لے کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مقدم ہے۔

۴۔ قرأت: اس سے مراد یہ ہے کہ نماز صبح کی ہر دو رکعت میں اور دوسری نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الحمد اور دوسری سورہ کا عربی زبان کے مسلمہ قواعد کے مطابق پڑھنا واجب ہے اور الفاظ کو ان کے مقررہ مخارج سے ادا کرنا لازم ہے الغرض قرآن کو اہل زبان کی طرح پڑھنا ہے ہاں البتہ تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد اور تسبیحات اربع کے پڑھنے میں اختیار ہے۔ اگرچہ تسبیحات کا پڑھنا افضل ہے۔

جہر و اخفات کا بیان

واضح رہے کہ مردوں کے لیے نماز صبح کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں حمد اور دوسری سورہ میں جہر کرنا اور مغرب و عشاء کی آخری رکعتوں میں اور ظہر و عصر کی چاروں رکعتوں میں اخفات کرنا واجب ہے۔ ہاں البتہ عورتوں کے لیے جہر واجب نہیں ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ جہر و اخفات کا دارومدار آواز کے جوہر پر ہے پس اگر اس میں جوہر ہے تو جہر ورنہ اخفات ہے۔ ہاں البتہ حسب ظاہر جہر کی کم از کم حد یہ ہے کہ شور و شغب کی قسم کا کوئی مانع نہ ہو تو

قریب بیٹھا ہوا آدمی الفاظ کو سن اور سمجھ سکے۔ اور اخفات کی کمترین حد یہ ہے کہ مذکورہ بالا شرائط کے تحت خود پڑھنے والا اپنے الفاظ سن سکے وبس۔

۵۔ ذکر: رکوع وسجود میں تسبیح یا اس کی بجائے کوئی بھی ذکر خدا کرنا واجب ہے۔ کم از کم ایک بار تسبیح اکبر یعنی **سبحان ربی العظیم و بحمده** اور **سبحان ربی الاعلی وبحمده** یا تین بار تسبیح اصغر یعنی **سبحان الله** کا پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر ہر دو کو جمع کر دیا جائے تو افضل ہے۔

۶۔ رکوع: بنا بر مشہور رکوع واجب رکنی ہے۔ جس کے عمدی وسہوی ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے علی الاقوی رکوع میں اس قدر جھکنا واجب ہے کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک پہنچ جائیں ہاں البتہ احوط بلکہ افضل یہ ہے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور مستحب ہے کہ نماز گزار اس طرح جھکے کہ اگر اس کی پشت پر پانی کا قطرہ گرایا جائے تو وہیں ٹھہر جائے اور نیچے نہ گرنے پائے۔ نیز ذکر واجب کی ادائیگی تک طمانینت یعنی آرام وسکون واجب ہے۔ نیز رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر آرام وسکون سے **سمع الله لمن حمده** کہنا چاہیے۔ اور وہیں کھڑے کھڑے تکبیر کہہ کر سجدہ میں جانا چاہیے نہ یہ کہ آدمی سجدہ میں گرتا بھی جائے اور تکبیر بھی کہتا جائے۔

۷۔ سجود: بنا بر مشہور ہر رکعت میں دو سجدے مل کر واجب رکنی بنتے ہیں اور

سجدہ کا اعضاء ''سبعہ (سات اعضاء) یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کرنا واجب ہے۔ نیز پیشانی اس چیز پر رکھنا واجب ہے جس پر شرعاً سجدہ کرنا صحیح ہے اور وہ زمین ہے یا جو چیز زمین سے اگتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کھانے اور پہننے کے استعمال میں نہ آئے۔ نیز بقدر اداء ذکر واجب طمانیت یعنی آرام سکون بھی واجب ہے۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں

یہاں یہ بات بیان کر دینا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اللہ کے سوا کسی بھی بڑی یا چھوٹی ہستی کو سجدہ کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ نہ بطور عبادت اور نہ بطور تعظیم و تکریم۔ کیونکہ ہر قسم کی عبادت اللہ کے ساتھ مختص ہے اور تمام عبادات سے افضل عبادت نماز ہے اور سجدہ اسی افضل عبادت کا افضل رکن ہے۔ اور عجز و انکسار اور عبودیت و بندگی کا وہ آخری مظاہرہ ہے کہ جس کے بعد کسی قسم کی بندگی کے اظہار کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا جو عوام پیروں فقیروں کو یا بزرگان دین کی مزاروں کو یا شعائر حسینی کو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ بالکل حرام ہے اور وہ کھلا ہوا شرک ہے جو شرعاً ناقابل معافی جرم ہے اور قرآن و سنت میں اس کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا واجب و لازم ہے۔ (تفصیل احسن الفوائد اور تفسیر فیضان الرحمن میں دیکھی جائے)

۸۔ تشہد: یہ دو رکعتی نماز میں ایک بار اور تین و چار رکعتی نماز میں دو بار بالاتفاق واجب ہے نیز تشہد میں بایں الفاظ شہادت توحید و رسالت دینا واجب ہے۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له واشهد ان محمدا عبده و رسوله۔ اسی طرح بنابر اشہر واظہر اس کے بعد درود شریف پڑھنا بھی واجب ہے۔ بالفاظ "اللهم صل علی محمد و آلِ محمد۔"

﴿تشہد میں شہادت ثالثہ جائز نہیں ہے﴾

آج آخری زمانہ ہے قحط الرجال ہے علماء کی گرفت کمزور ہے عوام منہ زور ہیں اور ہمارا منبر نااہلوں کے قبضہ میں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ آج عقائد ہیں تو خانہ ساز اور عبادات ہیں تو من گھڑت۔ کوئی چیز بھی تو عوام کے دستبرد سے محفوظ نہیں رہی۔ حالانکہ بالاتفاق عبادات توقیفی ہیں یعنی ان کے جو حدود و قیود شریعت میں مقرر کر دیئے گئے ہیں ان میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کو کمی یا بیشی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ خدا کی عبادت نہ ہوگی بلکہ اس کی خواہش نفس کی عبادت ہوگی جو اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ انہی چیزوں میں سے جن کا اضافہ عوام نے عبادات بالخصوص نماز جیسی اہم عبادت میں اپنی طرف سے کیا ہے۔ ایک تشہد میں شہادت ثالثہ ہے یعنی توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ساتھ حضرت علی کی ولایت کی شہادت کا اضافہ ہے۔ بایں الفاظ

''اشھد ان علیا ولی اللہ'' اس میں تو کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت علیؑ یقیناً اللہ کے ولی ہیں۔ پیغمبر خاتمؐ کے بلا فصل وصی ہیں۔ اور اہل ایمان کے امیر اور متقیوں کے امام ہیں۔ مگر نماز کے تشہد میں اس کی شہادت دینا اور اپنی طرف سے یہ اضافہ کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بھلا جس چیز کا حکم نہ خدا دے اور نہ ہی نبی و امام دیں اور نہ ہی خود اس پر عمل کریں۔ تو کسی اور کے لیے اپنی خواہش نفس سے ایسا کرنے کی کیا گنجائش ہے؟ نماز ہو یا دوسرے اعمال و عبادات وہ بالکل اسی طرح ادا کرنے چاہیں جس طرح خدا فرمائے اور سرکار محمد آل محمد علیہم السلام عمل کر کے دکھائیں اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے

ع۔ وہ مایۂ وہم و خیال ہے

پورا شیعہ لٹریچر اس اضافہ سے خالی نظر آتا ہے اور سرکار محمد آل محمد علیہم السلام کا عمل اس کے خلاف نظر آتا ہے۔

۹۔ سلام: سلام بھی نماز کے واجبات میں سے ہے اور جب تک سلام نہ پھیرا جائے اس وقت تک وہ چیزیں حلال نہیں ہوتیں جو تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد نماز گزار پر حرام ہو گئی تھیں۔ کیونکہ نماز کی ابتداء تکبیر سے ہوتی ہے اور انتہا سلام پر۔

سلام کے تین صیغے ہیں۔

۱۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ و برکاتہ۔

۲۔ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔

۳۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ان میں سے پہلا سلام مستحب ہے اور تشہد کے مستحبی اجزاء میں سے ہے اور آخری دو صیغوں کے بارے میں متاخرین میں مشہور یہ ہے کہ نماز گزار جس سلام کو پہلے پڑھ لے وہی واجب قرار پائے گا اور اس سے نماز ختم ہو جائے گی۔ اور دوسرا مستحب قرار پائے گا۔ مگر احتیاط واجب یہ ہے کہ آخری دونوں صیغے پڑھے جائیں اور وہ بھی اسی ترتیب کے ساتھ یعنی پہلے السلام علینا۔۔۔ اور آخر میں السلام علیکم الخ۔

مخفی نہ رہے کہ دیگر اذکار کی طرح سلام کا بھی صحیح عربی میں ادا کرنا واجب ہے اور اگر یاد نہ ہو تو اس کا یاد کرنا لازم ہے۔

۱۰۔ ترتیب: نماز میں ترتیب کا مدنظر رکھنا لازم ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک افعال نماز کی جو تفصیل جس ترتیب کے ساتھ بیان کی گئی ہے اسے اسی ترتیب سے ادا کیا جائے۔ مثلاً پہلے تکبیرۃ الاحرام پھر قرات حمد۔ بعد ازاں دوسری سورہ کی تلاوت، اس کے بعد رکوع اور آخر میں سجود وھکذا۔ لہٰذا اگر عمداً اس ترتیب میں ردوبدل کر دیا جائے تو اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۱۱۔ موالات: اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نماز کے اقوال یا اس کے افعال میں اس قدر طویل فاصلہ نہ کیا جائے کہ جس سے نماز کی ہیئت اور اس

کی شکل وصورت ہی محو ہو جائے اور اگر اسے مدنظر نہ رکھا جائے تو پھر نماز باطل ہو جائے گی۔

آداب نماز

انتہائی اختصار کے پیش نظر مستحبات نماز اور مکروہات نماز کا تذکرہ نہیں کیا جا رہا۔ ان امور کی تفصیلات معلوم کرنے کے خواہشمند ہماری فقہی کتاب قوانین الشریعہ کی طرف رجوع کریں۔ البتہ آداب نماز میں سے صرف ایک ادب نماز کے اجمالی تذکرہ پر اکتفا کی جا رہی ہے سب سے بڑا اور اہم ادب یہ ہے کہ نماز گزار خشوع وخضوع اور حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھے اور یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب نماز گزار تصور کرے کہ وہ سلطان السلاطین اور احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہے اس لیے بہت ہی مؤدب ہو کر کھڑا ہو اپنی وضع قطع، طور طریق اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اس طرح کے ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھے جس طرح پیغمبر اسلامؐ نے جناب ابوذر سے فرمایا تھا کہ اعبد ربک کانک تراہ۔ اپنے پروردگار کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے (عین الحیوۃ) یہی خضوع وخشوع عبادت کی جان اور روح رواں ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔

مبطلاتِ نماز

ان کو منافیات اور قواطع نماز بھی کہا جاتا ہے اور ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے بجالانے یا جن کے سرزد ہو جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اور پھر وقت کے اندر اس کا اعادہ اور وقت کے بعد اس کی قضا کرنی پڑتی ہے جو عندالتحقیق آٹھ ہیں۔ جن کا یہاں اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ **حدث اصغر یا حدث اکبر:** حالت نماز میں جہاں کوئی موجب وضو یا موجب غسل حدث سرزد ہو جائے اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نماز کی صحت کے لیے طہارت شرط ہے تو جب طہارت ختم ہو جائے تو اس سے خود بخود نماز بھی رخصت ہو جائے گی۔

۲۔ **کلام عمدی:** نماز کی حالت میں عمداً کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۳۔ **قبلہ سے انحراف:** اگر نماز گزار کا منہ قبلہ سے پھر جائے۔ خواہ دائیں بائیں آخری نقطہ تک ہو یا بالکل پشت بقبلہ ہو تو اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔

۴۔ **قہقہہ لگانا:** قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ہاں البتہ صرف تبسم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۵۔ **دنیوی امور کے لیے رونا:** مشہور بین الفقہاء یہ ہے کہ دنیوی امور جیسے کسی مالی یا جانی نقصان یا کسی عزیز کی جدائی پر گریہ کرنے سے نماز

باطل ہو جاتی ہے اور اگر یہ گریہ و بکا جنت کے شوق یا جہنم کے خوف یا گناہوں کی بخشش کے لیے ہو تو نہ صرف یہ کہ وہ جائز ہے بلکہ افضل ترین عبادت ہے۔

۶۔ **نماز کے کسی جز کا عمداً کم یا زیاد کرنا:** اس سے بھی بالاتفاق نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۷۔ **تکفیر یعنی نماز میں ہاتھ باندھنا:** اگرچہ اس کی کراہت و حرمت اور پھر اس سے نماز کی صحت و بطلان میں فی الجملہ اختلاف ہے۔ مگر حرمت اور بطلان والا قول قوت سے خالی نہیں ہے لہٰذا اختیاری حالت میں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

کھلے ہاتھ نماز پڑھنے کا اسلامی فیصلہ

حقیقت یہ ہے کہ کھلے ہاتھ نماز پڑھنا کسی ثبوت کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ پیدائش سے لے کر موت تک ہر حالت میں آدمی کے ہاتھ فطرۃً کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اگر خدا اور رسول نماز کے اندر اس فطری حالت میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتے تو پھر چاہیے تھا کہ فرماتے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھو مگر ان کا یہ حکم نہ دینا اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ وہ فطری حالت میں نماز پڑھانا چاہتے ہیں۔

۲۔ حضرت رسول خداؐ کھلے ہاتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کا ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا ثابت نہیں ہے یہ دوسرے اسلامی دور خلافت کے زمانہ کی ایجاد

ہے۔ حوالہ جات کے لیے ہماری کتاب تجلیات صداقت اور قوانین الشریعہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

۳۔ بارہ آئمہ اہلبیت اور برادران اہلسنت کے امام مالک ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں (المیزان الکبریٰ۔ نیل الاوطار وغیرہ) اور اسے لازم قرار دیتے ہیں اور دوسرے تین امام باندھنے کو سنت قرار دیتے ہیں۔ واجب نہیں کہتے۔ بنابریں عقل سلیم کا فیصلہ یہ ہے کہ ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا سلامتی کا راستہ ہے اور باندھنے میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ جس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۸۔ فعل کثیر بجالانا: اس سے بالاتفاق نماز باطل ہوجاتی ہے اور فعل کثیر کا معیار یہ ہے کہ جس کے بجالانے سے نماز کی شکل وصورت ہی محو ہوجائے۔

شکیات نماز

اگر نماز گزار کو نماز کی رکعتوں میں شک پڑ جائے تو اس کی تین ۳ قسمیں ہیں۔ جن میں سے چھ شک تو ناقابل اعتبار ہیں اور آٹھ شک وہ ہیں جن سے نماز باطل ہوجاتی ہے۔ اور نو شک ایسے ہیں جن کا تدارک ہوسکتا ہے اور تدارک کرنے سے نماز کو باطل ہونے سے بچایا جاسکتا ہے۔

ناقابل توجہ چھ شک

۱۔ جو شک محل تدارک سے تجاوز کرجانے کے بعد پڑے۔

۲۔ جو شک سلام کے بعد پڑے۔

۳۔ جو شک وقت گزر جانے کے بعد پڑے۔

۴۔ کثیر الشک آدمی کا شک۔

۵۔ امام وماموم کا شک جبکہ دوسرے کو شک نہ ہو۔

۶۔ غیر واجبی نماز میں شک۔

﴿وہ آٹھ شک جن سے نماز باطل ہو جاتی ہے﴾

۱۔ وہ دو رکعتی واجبی نماز (جیسے نماز صبح، نماز جمعہ اور نماز قصر وغیرہ) جب بھی رکعتوں میں شک پڑے تو اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ تین رکعتی نماز جیسے نماز مغرب جب اس کی رکعتوں میں شک پڑ جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۳۔ چار رکعتی نماز میں اس طرح شک پڑے کہ شک کی ایک طرف پہلی رکعت ہو۔ کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری؟ پہلی ہے یا تیسری؟ پہلی ہے یا چوتھی؟ تو اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۴۔ چار رکعتی نماز میں دوسرا سجدہ مکمل ہونے سے پہلے شک پڑ جائے کہ دوسری رکعت ہے یا تیسری دوسری ہے یا چوتھی تو اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی بازگشت بھی تیسری قسم کی طرف ہے۔

۵۔ چار رکعتی نماز میں شک پڑ جائے کہ یہ دوسری رکعت ہے یا پانچویں۔ سجدتین کی تکمیل سے پہلے ہو یا بعد اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۶۔ چار رکعتی نماز میں دوسری یا تیسری اور پانچویں میں شک پڑ جائے کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری یا پانچویں تو اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۷۔ چار رکعتی نماز میں شک پڑ جائے جبکہ شک کی ایک طرف چھٹی رکعت ہو مثلاً یہ تیسری رکعت ہے یا چھٹی یہ چوتھی ہے۔ یا چھٹی بنا بر احتیاط اس سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۸۔ چار رکعتی نماز میں اس طرح شک پڑے کہ نمازی کو پتہ ہی نہ چلے کہ کتنی پڑھی ہیں اور کتنی باقی ہیں؟

﴿وہ نو شک جو قابل تدارک ہیں اور ان سے نماز باطل نہیں ہوتی﴾

واضح رہے کہ ان تمام شکوک کا چار رکعتی نماز سے تعلق ہے۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

۱۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک پڑ جائے کہ یہ دوسری ہے یا تیسری؟ تو اس کا تدارک یہ ہے کہ تین پر بنا رکھ کر (یعنی اسے تین رکعت تصور کر کے) ایک رکعت اور پڑھے۔ اور سلام کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۲۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک پڑ جانے کہ یہ دوسری ہے یا چوتھی ہے؟ تو چار پر بنا رکھ کر اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور سلام کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

۳۔ دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک پڑ جائے کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری رکعت ہے یا چوتھی؟ تو چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کرے اور سلام کے بعد پہلے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد ازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۴۔ دوسرے سجدہ سے اٹھانے کے بعد چار اور پانچ میں شک پڑ جائے؟ تو چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور سلام کے بعد دو سجدہ سہو کرے۔

۵۔ تین اور چار رکعت میں جہاں اور جس حالت میں بھی شک پڑ جائے تو چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور سلام کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

۶۔ چار اور پانچ میں شک پڑ جائے تو چار پر بنا رکھ کر اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور سلام کے بعد دو سجدہ سہو کرے۔

۷۔ تین، چار اور پانچ میں شک پڑ جائے تو چار پر بنا رکھ کر نماز کو ختم کرے اور سلام کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور پھر دو سجدہ سہو بھی کرے۔

۸۔ دو، چار اور پانچ کے درمیان شک پڑ جائے۔ تو چار پر بنا رکھ کر نماز ختم

کرے اور سلام کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے اور بعد ازاں دو سجدہ' سہو بھی کرے۔

۹۔ دو تین، چار اور پانچ کے درمیان شک پڑ جائے۔ تو چار پر بنا رکھ کر سلام پھیرے بعد ازاں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے اور آخر میں دو سجدہ سہو بھی کرے و اللہ العالم۔

نماز احتیاط کی کیفیت؟

نیت کرکے اور بنا بر احتیاط وجوبی تکبیرۃ الاحرام کہہ کر نماز احتیاط شروع کرے اور صرف سورہ حمد پڑھ کر رکوع و سجود کرے۔ پس اگر ایک رکعت ہے تو دوسرے سجدہ کے بعد تشہد پڑھ کر اسے ختم کرے اور اگر دو رکعت ہے تو دوسرے سجدہ کے بعد اٹھ کر دوسری رکعت پڑھے اور پھر سجدہ کے بعد تشہد پڑھ کر ختم کرے۔

سہویات نماز

بنا بر تحقیق آٹھ چیزوں کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے جن کا ذیل میں اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ نماز میں سہواً کلام کرنا۔

۲۔ سلام بے جا یعنی جہاں سلام نہ پھیرنا ہو وہاں سلام پھیرنا جیسے تین یا چار رکعتی میں کوئی شخص سہواً دوسری رکعت پر سلام پھیر دے۔

۳۔ چار اور پانچ رکعت میں شک ہو۔ یعنی دونوں سجدے مکمل کرنے کے

بعد شک پڑ جائے کہ یہ چوتھی رکعت ہے یا پانچویں؟ تو چار پر بنا رکھ کر نماز ختم کی جائے گی اور بعد از سلام دو سجدہ سہو کیے جائیں گے۔

۴۔ تیسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو۔ مگر غور و فکر کے بعد چوتھی رکعت کا ظن غالب ہو جائے تو چار پر بنا رکھ کر سلام پھیرا جائے گا اور بعد ازاں دو سجدہ سہو بھی کیے جائیں گے۔

۵۔ سہواً ایک سجدہ ترک ہو جائے اور محل تدارک گزر جانے کے بعد یاد آئے تو سلام کے بعد اس سجدہ کی قضا کی جائے گی اور احتیاطاً سجدہ سہو بھی کیا جائے گا۔

۶۔ سہواً تشہد رہ جائے اور محل تدارک گزر جانے کے بعد یاد آئے یہاں بھی سجدہ سہو کیا جائے گا۔

۷۔ سہواً قیام کی جگہ قعود اور قعود کی جگہ قیام کرنے بلکہ ہر اس کمی اور زیادتی کے لیے جو مبطل نماز نہیں ہے بنا بر مشہور دو سجدہ سہو واجب ہیں۔ بہر حال اگر واجب نہیں ہیں تو احوط ضرور ہیں۔

۸۔ جب اجزاء نماز میں سے کسی جزء یا نماز کی رکعتوں میں کمی یا بیشی کا شک ہو تو بعض آثار و افکار کی بنا پر سجدہ سہو واجب ہے۔ وھو الاحوط۔

سجدہ سہو کی کیفیت؟

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد نماز گزار سجدہ سہو کی نیت کر کے اس چیز پر

پیشانی رکھے جس پر سجدہ جائز ہے اور یکے بعد دیگرے دو سجدے بجالائے۔ اگرچہ اس سجدہ میں کوئی مخصوص ذکر واجب نہیں ہے یعنی کوئی بھی ذکر خدا کیا جا سکتا ہے۔ مگر افضل بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر دو سجدہ میں یہ ذکر کیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ و باللّٰہ والسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھا النبیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہ وبرکاتہ بعدازاں مختصر تشہد پڑھ کر جو یہ ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لا الٰہ اِلاّ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحمداً رسولُ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ سلام پھیرے۔

نمازِ قصر و تمام کے مختصر احکام

یہ مباحث ختم کرنے اور نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ پیش کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں نماز قصر و تمام کے مختصر احکام بھی بیان کر دیے جائیں۔ سو واضح ہو کہ چونکہ شریعت اسلامیہ بالکل سہل و آسان ہے اس میں کوئی تکلیف انسانی وسعت و طاقت سے زیادہ نہیں دی گئی اور اس بات کے دوسرے شواہد کے علاوہ ایک شاہد یہی قصر و تمام والا مسئلہ بھی ہے کہ خالق مہربان نے مقررہ شرائط سفر میں چار رکعتی نماز کی دو رکعتیں معاف کر دی ہیں۔

نماز قصر کے شرائط اور احکام

اور وہ شرطیں بنابر تحقیق چھ ہیں۔

۱۔ شرعی مقررہ مسافت طے کرنے کا قصد ہو۔ جو کہ کلومیٹر کے لحاظ سے

ساڑھے تینتالیس کلومیٹر بنتے ہیں۔

۲۔ قصدِ مذکور کا دوام۔ یعنی مقررہ مسافت طے کرنے میں آخر تک یہ ارادہ برقرار رہے اور اسے ترک کرنے کا ارادہ نہ کیا جائے۔

۳۔ سفر جائز ہو۔ خواہ واجب ہو یا مستحب یا صرف مباح۔ یعنی سفر معصیت نہ ہو اور کسی ناجائز کام کرنے کے لیے نہ ہو۔

۴۔ سفر مسافر کا پیشہ نہ ہو۔ یعنی اس کا ذریعہ معاش ایسا نہ ہو جس کے لیے سفر لازم ہے جیسے ڈرائیور، خانہ بدوش، چلتا پھرتا کاروبار کرنے والا یا آج کے دور میں مجالس خواں مولوی وذاکر وغیرہ کہ ان کے لیے یہ رعایت نہیں ہے۔

۵۔ حدِ ترخص کے باہر نکل جائے۔

۶۔ اثناء سفر میں اپنے وطن سے نہ گزرے اور نہ کہیں دس روزہ قیام کرنے کا ارادہ کرے۔ ورنہ یہ رخصت ختم ہو جائے گی۔

اذان واقامت کا بیان

چونکہ نماز ہائے پنجگانہ میں سے ہر نماز سے پہلے اذان واقامت کہنا سنّت مؤکدہ ہے جبکہ دوسری نمازوں جیسے عیدین اور نماز جنازہ سے پہلے تین بار الصلوۃ کہا جاتا ہے۔ لہٰذا پہلے ان کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ بیان کیا جائے گا۔

بالاتفاق اذان کے اٹھارہ فصول ہیں جو یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (چار بار) اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (دوبار)

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ (دوبار) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ (دوبار)

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (دوبار) حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ (دوبار)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (دوبار) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (دوبار)

اور اقامت کے سترہ فصول ہیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَر دوبار باقی فصول بدستور ہیں ہاں البتہ آخر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک بار ہے اور حی علی خیر العمل کے بعد ''قدقامت الصلوٰۃ'' دوبار ہے۔ اذان واقامت کے درمیان بیٹھ کر یا سجدہ میں جا کر یا ایک قدم آگے بڑھ کر اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَآرًا وَّعَمَلِیْ سَآرًا وَعَیْشِیْ قَارًا وَّرِزْقِیْ دَارًا وَّ اَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًا وَّقَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ پھر جب نماز کے لیے تیار ہو تو اقامت کہے جو کہ سنت مؤکدہ ہے اسے ترک نہیں کرنا چاہیے اور اذان واقامت کے درمیان ایک لحہ توقف کرنا چاہیے۔

ایضاح: وہ اذان جو خدا نے مقرر کی پیغمبر اسلام نے اپنے تیئس سالہ دور رسالت میں کہی اور کہلوائی۔ اور پھر آپ کے بعد آئمہ طاہرینؑ نے اپنے اپنے دور میں دی اور دلوائی یہاں تک کہ ۳۲۹ھ میں بارھویں امام کی غیبت کبریٰ واقع ہوئی

یہی اذان کہی جاتی تھی ہاں البتہ آپ کی غیبت کبریٰ کے اوائل میں جب ایران میں دیلمی خاندان کی پہلی بار شیعہ حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے بنی امیہ اور بنی عباس کے اس برے سلوک کے ردعمل کے طور پر جو وہ اپنے عہد حکومت میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ روا رکھتے تھے۔ پہلی بار چوتھی صدی ہجری کے وسط میں اذان کے اندر شہادتِ ثالثہ کا اضافہ کیا گیا جو آج تک برابر جاری ہے۔ اسی لیے ہماری ایران وعراق وغیرہ کے سب فقہاء و مجتہدین برابر اپنی فقہی کتابوں میں یہ صراحت کرتے رہتے ہیں کہ شہادت ثالثہ جزء اذان واقامت نہیں ہے جیسا کہ ان کی توضیحات المسائل وغیرہ گواہ ہیں ویسے دل ودماغ میں یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام اللہ کے ولی پیغمبر اسلام کے بعد بلا فصل وصی اور اہل ایمان کے امیر اور متقیوں کے امام ہیں جزء ایمان ضرور ہے۔ مگر اس عقیدے کے اظہار کا مقام اذان واقامت یا نماز کا تشہد نہیں ہے۔ **کما لا یخفی لکل مقام مقال ولکل فن رجال۔**

نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ

اقامت کہنے کے بعد نماز گزار روبقبلہ ہو کر نیت کر کے تکبیرۃ الاحرام کہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لوؤں تک اٹھائے اور پھر چھوڑ دے اور رانوں کے اوپر رکھے اور عورت کے لیے مستحب ہے کہ اپنے سینہ کے اوپر جدا جدا رکھے اور پھر نماز جہری ہو یا اخفاتی آہستہ سے پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

میں شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں (بعدازاں با آواز بلند بسم اللہ پڑھے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جو نہایت رحم کرنے

الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳

کرنے والا اور مہربان ہے۔ اور قیامت کے دن کا مالک اور حاکم ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵ صِرَاطَ

قائم رکھ ہم کو سیدھی راہ پر۔ ان لوگوں

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ

کی راہ پر جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں نہ ان کی راہ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

پر جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے ہیں۔

بعدازاں تھوڑی سی دیر ٹھہر کر کوئی دوسری سورت پڑھے۔ اور اگر سورہ انا انزلناہ پڑھی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس کا پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ○ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ○

ہم نے نازل کیا اس (قرآن کو شب قدر میں اور تو کیا جانتا ہے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ○ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح

فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ○ سَلٰمٌ ۟ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ○

اس رات میں اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر لے کر اس شب میں سلامتی ہے طلوع فجر تک

اس سورت کو ختم کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے اور اتنا جھک جائے کہ اگر پشت پر پانی کا قطرہ ڈالا جائے تو وہ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور نظر پاؤں کی طرف رکھے اور بحالت سکون تین بار کہے:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے میرا رب جو صاحب عظمت ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں

بعدازاں ایک بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر

کہے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور ایک مرتبہ کہے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ‘

یعنی خدا نے حمد کرنے والے کی حمد کو سنا

پس ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جب تکبیر ختم ہو جائے تو سجدہ میں جائے اور پیشانی سجدہ کی جگہ پر رکھ کر بحالت سکون تین بار کہے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ

(پاک ہے میرا رب اعلیٰ اور میں اس کی حمد کرتا ہوں)

ذکر رکوع کی طرح ذکر سجود کرے اور اس کے بعد ایک دفعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

کہے اور سر کو سجدہ سے اٹھا کر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے پھر یہ پڑھے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں

پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ بجالائے پھر اس سجدہ سے سر اٹھا کر پہلی طرح ٹھیک ہوکر بیٹھے اور اللہ اکبر کہے۔ یہ پہلی رکعت ختم ہوئی۔ اب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور اٹھتے وقت

بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہے

میں خدا کی دی ہوئی قوت سے کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہوں

اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے بعد کوئی دوسرا سورہ پڑھے بہتر یہ ہے کہ سورۃ توحید پڑھے اور وہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ یَلِدۡ ۙ

(اے محمدؐ) کہ دے کہ وہ (اللہ) ایک ہے اور اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ○ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر اور نظیر ہے۔

اس کے بعد فوراً کہے کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّی (ایسا ہی ہے اللہ جو میرا پروردگار ہے) تین مرتبہ یا ایک مرتبہ۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو دعائے قنوت کے واسطے اس طرح منہ کے برابر لے جائے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور پھر کلمات فرج پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور صاحب کرم ہے خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ سُبۡحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ

جو بزرگ و صاحب عظمت ہے پاک ہے خدا جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں

وَرَبِّ الۡاَرَضِیۡنَ السَّبۡعِ وَمَا فِیۡہِنَّ وَمَا بَیۡنَہُنَّ

اور ساتوں زمینوں کا مالک ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اور ان کے درمیان اس کا بھی

وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور عرش عظیم کا بھی مالک ہے اور تمام تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

اس کے بعد یہ دعاء قنوت پڑھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا

اے خدا ہم کو بخش دے ہم پر رحمت نازل کر ہم کو عافیت عطا کر اور ہم کو معاف فرما

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

دنیا میں اور آخرۃ میں بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

ایضاح: اگر کلمات فرج نہ بھی پڑھے جائیں تو اسی دعا پر اکتفا کی جا سکتی ہے۔ بعد ازاں اللہ اکبر کہہ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور دونوں سجدے کرے پھر بطور تورک بیٹھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں رانوں پر رکھے اور بحالتِ طمانینت تشہد پڑھے۔ جو یہ ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندہ خاص میں اور اس کے رسول!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

اے پروردگار تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما

اور اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے تو اس کے بعد پہلی رکعتوں کی طرح سیدھا کھڑا ہو جائے اور ان میں صرف سورۃ الحمد یا تسبیحات اربعہ احتیاطا تین دفعہ پڑھے اور وہ تسبیحات اربعہ یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ پاک و پاکیزہ ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بزرگ و برتر ہے

پھر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (یعنی میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں) کہہ کر تکبیر کہے اور پہلے کی طرح رکوع وسجود کرے اور دونوں سجدوں کے بعد بیٹھے اور تشہد پڑھ کر مندرجہ ذیل سلام پڑھے اور نماز کو ختم کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سلام ہو آپؐ پر اے نبیؐ خدا کے اور خدا کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

سلام ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور سلام ہو تم پر اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں

بس نماز ختم ہوگئی۔ اس کے بعد بطور تعقیب سنت ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر

کہے اور ہر بار ہاتھوں کو کانوں تک لے جائے۔ پس اگر نماز دو رکعتی ہے (جیسے نماز فجر) تو دو رکعت کے بعد جس وقت تشہد پڑھ کر فارغ ہو سلام پڑھ کر نماز ختم کرے اور اگر تین رکعتی ہے (جیسے نماز مغرب) تو دوسری رکعت کے تشہد کے بعد کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت ختم کر کے تشہد پڑھ کر سلام پڑھے اور اگر چار رکعتی نماز ہے (جیسے ظہر و عصر و عشا) تو تیسری رکعت کی طرح چوتھی رکعت ادا کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پڑھے اور نماز ختم کرے۔

﴿تعقیبات نماز﴾

تعقیب کا مطلب ہے نماز کے بعد دعا و پکار، ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن میں مشغول ہونا جس کی شریعت میں بڑی تاکید اور فضیلت وارد ہوئی ہے۔ مخفی نہ رہے کہ تعقیبات دو قسم کے ہیں۔

١۔ ایک وہ تعقیبات جو کسی خاص نماز کے ساتھ مختص نہیں ہیں بلکہ تمام نماز ہائے پنجگانہ کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کو تعقیبات مشترکہ کہا جاتا ہے۔

٢۔ دوسرے وہ جو نماز ہائے پنجگانہ میں سے کسی خاص نماز کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو تعقیبات مخصمہ کہا جاتا ہے۔ یہاں بنظر اختصار پہلی قسم کے چند تعقیبات مشترکہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تفصیلات کے خواہشمند حضرات ہماری اعمال وعبادات والی کتاب زادالعباد لیوم المعاد کی طرف رجوع کریں۔

١۔ نماز کے سلام کے بعد تین بار تکبیر کہنا اور اس وقت ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا۔

۲۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھنا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

۳۔ اس کے بعد تسبیح سیدہ سلام اللہ علیہا پڑھی جائے۔ جو تمام تعقیبات سے افضل ہے اللہ اکبر ۳۴ دفعہ۔ الحمد للہ ۳۳ دفعہ۔ سبحان اللہ ۳۳ دفعہ بعد ازاں ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ مخفی نہ رہے کہ سب سے افضل یہ ہے کہ خاک کربلا کی تسبیح پر یہ تسبیح پڑھی جائے بعد ازاں دوسرا درجہ سرخ عقیق کی تسبیح کا ہے۔

۴۔ بعد ازاں تین بار یہ استغفار پڑھی جائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

۵۔ تسبیحات اربعہ ۳۰ بار پڑھی جائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۶۔ ایک بار یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْنِىْ مِنَ النَّارِ وَاَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ وَ زَوِّجْنِىْ مِنَ

اَلْحُوْرِ الْعِیْنِ

۷۔ امامینؑ سے مروی ہے فرمایا کم از کم جو دعا نماز فریضہ کے بعد کافی ہے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عَافِیَتَکَ فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّھَاوَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

۸۔ نیز نماز کے بعد سورہ حمد، آیت الکرسی، آیہ قل اللھم مالک الملک اور آیت شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو کے پڑھنے کی حدیثوں میں بڑی فضیلت وارد ہوئی۔

۹۔ یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًاوَ مَخْرَجًا وَ ارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ

۱۰۔ جب نماز گزار سب تعقیبات پڑھ چکے تو آخر میں کہے۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

سجدہ شکر

چند مقامات پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے:

۱۔ نماز ہائے پنجگانہ ادا کرنے کے بعد۔

۲۔ ہر نعمت کے حاصل ہونے کے بعد۔

۳۔ ہر مصیبت کے دور ہو جانے کے بعد۔

۴۔ اصلاح بین الناس کرنے کے بعد یعنی دور روٹھے ہوئے بھائیوں کو منانے کے بعد۔

۵۔ ہر کارِ خیر کی انجام دہی کے بعد۔

سجدہ شکر کی کیفیت

سجدہ شکر میں جاتے یا اس سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہنا وارد نہیں ہے۔ نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام اور نہ ہی اس میں کوئی مخصوص ذکر کرنا شرط ہے۔ بلکہ صرف نیت کر کے پیشانی زمین پر رکھ دینا کافی ہے اور ایک سجدہ بھی کافی ہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ دوبارہ کیا جائے اور درمیان میں دایاں بایاں رخسار زمین پر رکھا جائے۔ ویسے اس میں سو بار شکراً شکراً یا سو بار عفواً عفواً کہنا یا کم از کم تین بار شکر اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

علاوہ بریں بہت سی دعائیں منقول ہیں اور اگر مختصر دعا پڑھنا چاہے تو یہ دعا پڑھے جو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ اور اگر اس سے بھی

زیادہ مختصر پڑھنا چاہے تو وہ دعا تین بار پڑھے جو حضرت امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِیْ.

(قوانین الشریعہ بحوالہ مستدرک)

تتمۂ مہمّہ در کیفیت صلوٰۃ ائمہؑ

اب جب کہ بفضلہٖ تعالیٰ نماز کا بیان مع اس کے واجبات و مستحبات اور آداب کے جو مختلف آیات اور روایات سے ماخوذ و مستنبط ہیں ہو چکا ہے تو سلسلہ کلام کو آگے بڑھانے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک ایسی صحیح السند اور جامع و مانع حدیث شریف ذکر کر دیا جائے جو جملہ واجبات و آداب کے ساتھ ائمہ اہل بیت کے گل سر سبد بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اور کیفیت نماز پر مشتمل ہے تا کہ اہل ایمان کو اس کی روشنی میں اپنی نماز کو صحیح معنوں میں معراج مومن بنانے میں مزید سہولت ہو۔ کیونکہ اس میں امام علیہ السلام نے نماز کے واجبات و مستحبات اور آداب کے صرف زبانی بیان کرنے پر اکتفا نہیں فرمائی بلکہ انہیں عملی جامہ پہنا کر بھی دکھایا ہے یہ حدیث فروع کافی کتاب الصلوٰۃ میں موجود ہے۔ فراجع۔

وھی ھذہ۔ جناب حماد بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ اے حماد! کیا تو نماز درست پڑھ سکتا ہے؟ حماد نے عرض کیا۔ مولا! مجھے تو نماز کے متعلق حریز کی کتاب زبانی یاد ہے فرمایا اچھا

میرے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ حماد کہتے ہیں کہ میں روبقبلہ کھڑا ہو گیا اور نماز شروع کر کے رکوع و سجود کیا۔ امامؑ نے فرمایا۔ حماد! تو نے نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کیا پھر فرمایا کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تم لوگوں کی ساٹھ ساٹھ ستر ستر سال کی عمر ہو جائے اور دو رکعت نماز صحیح نہ پڑھ سکو اور اس کے حدود و احکام کو اچھی طرح ادا نہ کر سکو۔ حماد کہتے ہیں امامؑ کے اس ارشاد سے مجھے بڑی خجالت اور شرمندگی محسوس ہوئی اور میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں! آپ مجھے نماز کی صحیح تعلیم دیں۔

"فقام ابو عبدالله علیه السلام یستقبل القبلة متصبا فارسل یدیه جمیعا علی فخذ به قد ضم اصابعه وقرب بین قدمیه حتی کان بینهما قدر ثلاث اصابع منفرجات و استقبل باصابع رجلیه جمیعا القلبة لم یخرجها عن القبله فقال بخشوع "الله اکبر" ثم قرأ الحمد بترتیل وقل هو الله احد ثم صبر مضینة بقدر مایتنفس وهوقائم ثم رفع یدیه حیال وجهه وقال الله اکبر وهوقائم ثم رکع و ملاء کفیه من رکبتمه مفرجات ورد رکبتبه الی خلفه حتی استوی ظهره، حتی لو صیب علیه قطرة من ماء اودهن لم یزل لاستواء ظهره و مدعنقه و غمض عینیه ثم سبح ثلاثا بترتیل فقال سبحان ربی العظیم وبحمده ثم استوی قائما فلما استمکن من القیام قال

سمع الله لمن حمده ثم کبرو هو قائم و رفع یدیه حذاء وجهه
ثم سجدو و بسط کفیه مضومتی الاصابع بین یدی رکبتیه
حذاء وجهه فقال سبحانه ربی الاعلی وبحمده ثلاث مرات
ولم یضع شیا من جسده علی شئی منه وسجد علی ثمانیة
اعضاء الکفین و الرکبتین وانامل ابهامی الرجلین ووالجهة
والانف فقال سبعة منها فرض یسجد علیها وهی التی ذکر
الله تعالیٰ فی کتابه فقال ان المساجد لله فلا تدعوا مع الله
وهی الجهة والکفان والرکبتان والابهامان ووضع الانف سنة
ثم رفع رائسه من السجود فلما استوی جالستا قال الله اکبر
ثم قعد علی فخذه الایسر وقد وضع ظاهر قدمه الایمن علی
بطن قدمه الایسر وقال استغفر الله ربی واتوب الیه ثم کبر و
هو جالس وسجد السجدة الثانیة وقال کما قال فی الاولٰی
ولم یضع شیئا من بدنه علی شئی منه فی رکوع ولا سجود و
کان مجنحا ولم یضع ذراعیه علی الارض فصلی رکعتین
علی تاویله مضومتی الاصابع وهوجالس فی التشهد وسلم
فقال یا حماد هکذاصل“

"پس امام علیہ السلام قبلہ رو ہو کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ کر اپنے دونوں رانوں پر لٹکا دیئے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملائیں اور اپنے دونوں پاؤں کو اتنا ایک دوسرے کے قریب کیا کہ ان کے درمیان قریباً کھلی تین انگلیوں کا فاصلہ باقی رہ گیا۔ پاؤں کی انگلیوں کا رخ سیدھا قبلہ کی طرف کیا تب بڑے خشوع وخشیت کے ساتھ کہا "اللہ اکبر" پھر ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر اور صحیح تلفظ اور مخارج) کے ساتھ سورہ حمد اور اس کے بعد سورہ قل ھو اللہ احد پڑھی اور بمقدار سانس لینے کے توقف فرمایا اس کے بعد ایسی حالت میں کہ ہنوز سیدھے کھڑے تھے۔

(رکوع کے لیے) منہ کے برابر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہی۔ بعد ازاں رکوع میں گئے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑا۔ درانحالیکہ آپ کی انگلیاں کھلی تھیں اور اس طرح گھٹنوں کو پیچھے دبایا کہ آپؑ کی پشت مقدس اس طرح سیدھی ہو گئی کہ اگر اس پر پانی یا تیل کا قطرہ گرایا جاتا تو پشت کے بالکل سیدھا ہونے کی وجہ سے نیچے نہ گرتا (بلکہ وہیں ٹھہر جاتا) اس وقت آنجنابؑ نے اپنی گردن کو (آگے کی طرف سیدھا تان لیا اور آنکھوں کو نیچے (پاؤں کی طرف) جھکا لیا۔ پھر ترتیل (بمعنی مذکور) کے ساتھ تین بار کہا "سبحان ربی العظیم وبحمدہ" اس کے بعد کھڑے ہو گئے جب اچھی طرح سیدھے ہو گئے تو کہا۔ "سمع اللہ لمن حمدہ" پھر وہیں کھڑے کھڑے کانوں تک ہاتھ بلند کر کے (سجدہ کے لیے تکبیر کہی پھر سجدے میں جھک گئے اور دونوں ہتھیلیوں کو پھیلا کر جب کہ ان کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں۔ گھٹنوں کے آگے منہ کے بالمقابل رکھا

اور تین بار کہا۔ ''سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ '' اور اس حالت میں اپنے جسم مبارک کا کوئی حصہ دوسرے کسی حصہ پر نہ رکھا اور آٹھ اعضاء پر سجدہ کیا یعنی دو ہتھیلیوں، دو گھٹنوں، پاؤں کے دو انگوٹھوں، پیشانی اور ناک پر اور فرمایا (یعنی نماز کے بعد) کہ ان اعضاء میں سے سات پر تو سجدہ فرض ہے جن کا خداوند عالم نے اس آیت میں تذکرہ فرمایا ہے۔ ''ان المساجد للہ فلاتدعوا مع اللہ احدا''۔

اور یہ پیشانی، دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے اور پاؤں کے دو انگوٹھے ہیں۔ باقی رہی ناک! تو اس کا (زمین پر) رکھنا سنت ہے بعد ازاں سجدہ سے سر بلند کیا اور جب اچھی طرح سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا ''اللہ اکبر'' اور بیٹھے اس طرح کہ جسم کا بوجھ بائیں ران پر تھا (دونوں پاؤں دائیں طرف اس طرح نکالے کر) دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر تھی۔ تب کہا: ''استغفر اللہ ربی واتوب الیہ'' پھر اسی حالت میں کہ جس طرح بیٹھے تھے (دوسرے سجدہ کے لیے) تکبیر کہی اور پھر دوسرا سجدہ کیا اور اس میں وہی تسبیح پڑھی جو پہلے سجدہ میں پڑھی تھی اور رکوع و سجود میں اپنے جسم مبارک کا کوئی حصہ دوسرے حصہ پر نہیں رکھا اور اس حالت (سجدہ) میں کہنیوں کو زمین پر نہیں رکھا بلکہ ان کو جناح (پرندے کے پر کی طرح) پھیلائے رکھا۔ اس طرح دو رکعت نماز پڑھی جب بیٹھ کر تشہد پڑھ رہے تھے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں اور ہاتھ رانوں کے اوپر تھے جب تشہد پڑھ چکے۔ (اور سلام پھیرا) تو فرمایا اے حماد! اس طرح نماز پڑھو۔ یہ ہے وہ اصلی و حقیقی نماز

جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منجانب اللہ لائے اور خود پڑھ کر دکھائی اور جوان کی اہلبیت کے ذریعے ہم تک اصلی صورت میں پہنچی ہے۔ الحمد اللّٰہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ۔

﴿ایک ضروری وضاحت﴾

اس روایت مبارکہ میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنجناب نے تشہد میں کیا پڑھا؟ مگر دوسری روایات میں اس کی وضاحت بھی موجود ہے۔ چنانچہ وسائل الشیعہ جلد ا باب کیفیۃ التشہد میں انہی جناب سے جو مستند روایت مروی ہے اس میں یہ تشہد مذکور ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدَہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ.

اسی طرح جناب حماد کی روایت میں یہ بھی تصریح نہیں ہے کہ قنوت میں کون سی دعا پڑھی؟ لیکن دوسری روایت میں اس کی بھی صراحت موجود ہے آپ کی زبانی جو دعائے قنوت منقول ہے وہ وہی ہے جو عموماً پڑھی جاتی ہے۔ یعنی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (من لایحضرہ الفقیہ) والحمد اللہ علی وضوح الحق والحقیقۃ.

یہ ہے صحیح اسلامی نماز اور یہ ہے ''صلوٰۃ الائمہ'' جو اقلیم امامت کے چھٹے تاجدار حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے پڑھ کر دکھائی ہے جو سب ائمہ اطہارؑ کی سمجھی جائے گی۔ کیونکہ ان سب ذوات مقدسہ کا قول بھی ایک ہے اور فعل بھی ایک۔ جو کتب اربعہ کے علاوہ حدیث کی تمام کتب معتبرہ میں موجود و مذکور ہے اور اس میں شہادت ثالثہ کا کوئی نام ونشان تک نہیں ہے وہ ''صلوٰۃ الائمہ'' نہیں ہے جو بعض گندم نما جو فروش تاجران خون حسینؑ ''صلوٰۃ الائمہ'' کے نام سے شائع کر کے فروخت کر رہے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ جس میں شہادت ثالثہ کا خودساختہ اضافہ ہے۔

سچ ہے

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ ے
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

نماز باجماعت

اسلام چونکہ ایک کامل اور اجتماعی دین ہے اس لیے اسلام نے نماز با جماعت کو بہت اہمیت دی ہے۔ اس طرح جب ایک علاقہ کے مسلمان پانچ وقت ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان میں باہمی الفت و محبت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے اور نفرت و بیگانگی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے احادیث اہلبیت میں اس کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے حتی کہ جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا کرنے کو فرادیٰ کی دو ہزار

رکعت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ (تحف العقول وغیرہ)

مگر بایں ہمہ یہ سنت ہے واجب نہیں ہے۔ دراصل جماعت صرف نماز جمعہ اور عیدین میں واجب ہے۔

نماز باجماعت کے شرائط

نماز باجماعت کے منعقد ہونے اور اس پر اجر وثواب حاصل کرنے کی پانچ شرطیں ہیں۔

۱۔ عدد: جو کہ جمعہ اور عیدین میں کم از کم پانچ۔ اور دوسری نمازوں میں کم از کم دو ہے کہ ایک پیش نماز ہو اور ایک مقتدی۔

۲۔ پیش نماز اور اس کے مقتدیوں کے درمیان اور اسی طرح مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ حائل نہ ہو جو مشاہدہ سے مانع ہو۔ ہاں البتہ اس حکم سے عورتیں مستثنیٰ ہیں جبکہ وہ کسی مرد پیش نماز کی اقتداء میں نماز پڑھ رہی ہوں تو یہاں دیوار یا پردہ کے حائل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۔ پیش نماز کے کھڑے ہونے اور ماموم کے سجدہ گاہ کے درمیان اسی طرح پہلی اور دوسری صف والوں کے درمیان ایک گام سے زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔

۴۔ پیش نماز کے کھڑے ہونے کی جگہ مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہ سے معتد بہ بلند نہ ہو۔

۵۔ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ پیش نماز کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مقدم نہ ہو۔

﴿پیش نماز کے شرائط﴾

ہرکس وناکس نماز باجماعت نہیں پڑھا سکتا بلکہ پیش نماز میں چند شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ احوط یہ ہے کہ پیش نماز بالغ ہو۔

۲۔ عاقل ہو۔لہذا دیوانہ امامت نہیں کرا سکتا۔

۳۔ مومن ہو۔یعنی عقائد حقہ ایمانیہ کا قائل ہو۔

۴۔ طیب الولادۃ ہو۔کیونکہ ولدالزنا نماز باجماعت نہیں کرا سکتا۔

۵۔ مرد ہو۔جبکہ تمام مقتدی یا بعض مرد ہوں۔کیونکہ عورت مردوں کو نماز نہیں پڑھا سکتی۔

۶۔ قائم ہو۔کیونکہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے کو بلکہ ہر ناقص کامل کو نماز نہیں پڑھا سکتا۔

۷۔ قرآت صحیح ہو۔کیونکہ جس کی قرآت درست نہ ہو وہ نماز باجماعت نہیں پڑھا سکتا۔

۸۔ عادل ہو۔کیونکہ بالاتفاق فاسق آدمی نماز باجماعت نہیں پڑھا سکتا اور عدالت ایک ملکہ نفسانیہ ہے۔جو آدمی کو تقوئ اور پرہیزگاری پر آمادہ

کرتا ہے۔ یعنی اس کی موجودگی میں انسان جان بوجھ کر واجبات کو ترک نہیں کرتا اور محرمات کا ارتکاب نہیں کرتا اور یہ شرط دوسری تمام شرائط سے زیادہ اہم ہے۔

﴿قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا بیان﴾

اس بات میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کہ انسان سے جو نماز بلاوجہ رہ جائے یا بعض شرائط یا بعض اجزاء کے ترک کرنے کی وجہ سے غلط پڑھی جائے اس کی قضا واجب ہے۔ سوائے نماز جمعہ اور عیدین کے کہ ان کی قضاء نہیں ہے۔ اور اقویٰ یہ ہے کہ جس شخص کے ذمہ واجبی نمازوں کی قضاء ہو وہ جب تک ان کی قضاء سے فارغ نہ ہو جائے تب تک وہ مستحبی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں البتہ جو نمازیں صغر سنی میں یا جنون، بے ہوشی، حیض، نفاس یا کفر اصلی کی حالت میں ترک ہو جائیں تو عذر کے زائل ہو جانے کے بعد بھی ان کی قضا واجب نہیں ہے۔

﴿میت کی قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا بیان﴾

خدائے رحیم و کریم نے آدمی کے مر جانے کے بعد بھی مغفرت کا انتظام کر دیا ہے اگر اس کے وارث یا دوسرے لوگ ان حقوق اللہ یا حقوق العباد کی ادائیگی کا انتظام کر دیں تو خدا اب بھی مرنے والے کو معاف کرنے اور بخشنے کے لیے تیار اور آمادہ کار ہے لہٰذا اظہر و اشہر قول یہ ہے کہ مرنے والے کی جو واجبی نمازیں اس کے

ذمہ باقی ہوں خواہ کسی عذر شرعی کی بناء قضا ہوئی ہوں یا بلا عذر، مرض الموت میں قضا ہوئی ہوں یا اس سے قبل سب کی قضا بناء بر مشہور میت کے بڑے لڑکے پر اور بناء بر تحقیق میت کے سب سے اولیٰ اور اقرب بڑے وارث پر واجب ہیں۔ لہٰذا بناء بر احتیاط اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ مرنے والا مرد ہو یا عورت کیونکہ نصوص میں لفظ میت وارد ہے۔ جس کا ہر دو پر اطلاق ہوتا ہے اور ولی سے جو ہم نے مراد لی ہے کہ مرنے والے سے زیادہ قریبی تعلق رکھنے والا ہو۔ اس کی بناء پر قضا کا تعلق صرف والدین سے نہیں ہے بلکہ ہر مرنے والے کی قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی اس کے اقرب و اکبر وارث پر واجب ہے واللہ العالم۔

﴿نماز اجارہ کا اجمالی تذکرہ﴾

جس وارث پر میت کی نماز، روزوں کی قضا واجب ہے۔ اگرچہ اولیٰ واحوط تو یہ ہے کہ وہ خود ادا کرے۔ مگر علی الاشہر والاظہر اس کے لیے اجرت دے کر بھی ان فرائض کی ادائیگی جائز ہے اسی طرح جس مرنے والے کا کوئی والی نہ ہو اس کی نمازیں بھی اجرت پر پڑھائی جاسکتی ہیں۔ واللہ العالم۔

﴿نماز نذر، عہد و قسم کا اجمالی بیان﴾

اگر کوئی شخص کسی جائز حاجت کے لیے نماز پڑھنے کی مقررہ شرائط کے ساتھ منت مانے، یا خدا سے عہد کرے یا شرعی قسم کھائے اور پھر وہ کام ہو بھی جائے تو اس نماز کا پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

نماز آیات اور اس کے اسباب واحکام کا بیان

منجملہ واجبی نمازوں کے ایک واجب نماز آیات بھی ہے۔ جس کے اسباب یہ ہیں جن کی وجہ سے یہ نماز واجب ہوتی ہے۔

(۱) سورج گرہن (۲) چاند گرہن (۳) زلزلہ (۴) ہر سماوی یا ارضی خوفناک چیز جیسے جھگڑ، خوفناک سرخی یا تاریکی، خوف آور بجلی کی کڑک، یا زمین و پہاڑ کا ہولناک شگاف وغیرہ جس سے لوگوں کی غالب اکثریت خائف وترساں ہوجائے۔

اس نماز کی کیفیت کا بیان

مخفی نہ رہے کہ نماز آیات دو رکعت ہے۔ اس میں دس رکوع اور پانچ قنوت ہیں یعنی ہر دوسرے رکوع سے پہلے قنوت ہے ویسے صرف دو قنوتوں پر بھی اکتفا کی جاسکتی ہے ایک پانچویں رکوع سے پہلے اور دوسرا دسویں رکوع سے پہلے۔ اور اس کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ افضل مگر قدرے مشکل طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے آدمی نماز شروع کرے اور سورۃ فاتحہ کے بعد ایک سورہ پڑھ کر رکوع میں جائے، رکوع سے سر اٹھا کر پھر سورہ فاتحہ اور اس کے بعد ایک اور سورہ پڑھے اور قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اسی طرح پانچویں رکوع کے بعد سجدہ میں جائے اور دو سجدوں کے بعد بدستور سابق دوسری رکعت میں پانچ بار سورہ حمد اور پانچ بار کوئی اور سورہ پڑھے اس طرح پانچ رکوع کرے بعد ازاں دو سجدوں کے بعد تشہد

پڑھ کر سلام پھیرے اور دوسرا طریقہ جو غیر افضل ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ نماز شروع کر کے اور سورہ حمد پڑھ کر کسی دوسرے سورہ کے پانچ حصے کر لیے جائیں جیسے سورہ قل ہو اللہ کے بسم اللہ سمیت اس کی پانچ آیتیں ہیں الحمد کے بعد ایک حصہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے اور اس سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے بغیر اور سورہ فاتحہ پڑھے بغیر دوسرا حصہ پڑھ کر اور قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا جائے اس طرح پانچ رکوع کے بعد سجدہ میں جائے اور اس سے اٹھ کر اور سورہ فاتحہ پڑھ کر بدستور سابق اس سورہ کے یا کسی اور سورہ کے پانچ حصے کر لے اور ہر دوسرے رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور دسویں رکوع کے بعد سجدہ کر کے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرے۔

نماز جمعہ کا بیان

چونکہ دین اسلام۔ دین حکمت، دین معاشرت اور دین سیاست ہے اس کے احکام سیاست الٰہیہ کے مظہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے روزانہ پنجگانہ نمازوں کے اجتماعات ہفتے، میں ایک بار جمعہ کے عظیم اجتماع سال مین عیدین کے دو جلیل القدر اجتماعات اور سال بھر میں ایک بار بین الاقوامی طور پر حج کے لیے بے مثال اجتماع کا اہتمام کیا ہے تاکہ مسلمان ان دینی و سیاسی اجتماعات سے دینی مسائل سے آگاہی حاصل کرنے کے علاوہ اجتماعی، اقتصادی اور تمدنی مسائل سے

بھی آگاہی حاصل کریں۔ اسی لیے حکم ہے کہ خطیب جمعہ کے خطبوں میں وعظ و نصیحت کے علاوہ امت مسلمہ کو روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل پر بھی تبصرہ کرے۔

اگر نبی و امام کے حضور کا دور ہو اور وہ مبسوط الید بھی ہوں تو پھر تو بالاتفاق نماز جمعہ اور نماز عیدین واجب ہیں۔ مگر آج کے اس پر آشوب دور میں جبکہ امام العصر پردہ غیبت میں روپوش ہیں ان نمازوں کے وجوب میں فقہاء میں فی الجملہ اختلاف پایا جاتا ہے کچھ واجب عینی کے قائل ہیں اور کچھ واجب تخیری کے اور کچھ حرمت وغیرہ کے قائل ہیں مگر جو قول قرآن و سنت کی روشنی میں اقویٰ و اظہر ہے وہ یہ ہے کہ نماز جمعہ واجب عینی ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا الجمعۃ فریضۃ واجبۃ الی یوم القیامۃ۔ نماز جمعہ قیام قیامت تک فرض اور واجب ہے (تذکرہ الفقہاء۔ کتاب المعتبر)

اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں صلوۃ الجمعۃ فریضہ والاجتماع الیھا فریضۃ الخ۔ نماز جمعہ کا پڑھنا فرض ہے اور اس میں حاضر ہونا فرض ہے اور جو شخص بلا عذر شرعی تین جمعے ترک کرے وہ منافق ہے۔ (وسائل الشیعہ)

نماز جمعہ کے پنجگانہ شرائط کا بیان

نماز جمعہ کے وجوب کی پانچ شرطیں ہیں ان کے بغیر یہ نماز واجب نہیں ہوتی۔

۱۔ جامع الشرائط پیش نماز موجود ہو کیونکہ نماز جمعہ بغیر جماعت کے نہیں

پڑھی جا سکتی۔

۲۔ عدد اور وہ بنا بر تحقیق پانچ ہے۔ ایک پیش نماز اور چار مقتدی اور افضل یہ ہے کہ سات ہوں۔

۳۔ دو خطبے جو دو رکعتوں کے قائم مقام ہیں اور ان کے بغیر نماز جمعہ نہیں ہو سکتی نیز توجہ اور خاموشی کے ساتھ ان کا سننا واجب ہے۔

۴۔ جماعت کیونکہ نماز جمعہ بالاتفاق جماعت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

۵۔ تین میل اور تین فرلانگ کے اندر دوسرا جمعہ نہ ہو۔ کیونکہ اس کے اندر دوسرے جمعہ کا انعقاد بنا بر مشہور جائز نہیں ہے۔

چند آدمیوں پر جمعہ واجب نہیں ہے

(۱) نابالغ (۲) دیوانہ (۳) غلام (۴) عورت (۵) مسافر (۶) بیمار (۷) اندھا (۸) بوڑھا (۹) جو دو فرسخ سے زیادہ مسافت پر ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

نماز جمعہ کا وقت؟

نصوص کثیرہ سے ثابت ہے کہ نماز جمعہ کا وقت بالکل تنگ ہے اگرچہ اکثر فقہاء کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے تک اس کے جواز کے قائل ہیں۔ مگر افضل واحوط یہ ہے کہ زوال عرفی ہوتے ہی انسان کا سایہ ایک ہاتھ یا (۲/۷) قدم ہونے تک یہ نماز پڑھی جائے۔ اس سے مؤخر نہ کی جائے اور نہ ہی کسی شخص و شخصیت کے انتظار میں اسے ضائع کیا جائے۔

نماز جمعہ پڑھنے کی کیفیت

نماز جمعہ دو رکعت ہے۔ جو اگر چہ بنا بر اشہر و اظہر نماز صبح کی طرح پڑھی جا سکتی ہے مگر سنت موکدہ یہ ہے کہ اس کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ، اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقین پڑھی جائے اور اس میں دو قنوت پڑھے جائیں ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد مگر نماز سے پہلے دو خطبے پڑھے جائیں جو واجب ہیں چنانچہ ذیل میں دو خطبے پیش کیے جاتے ہیں۔

جو اصل مقصد کے حصول کے لیے کافی ہیں مگر یہ خیال رہے کہ چونکہ یہ خطبے عربی زبان میں ہیں جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے اس لیے ضروری ہے کہ یا تو ان کا ترجمہ کیا جائے یا پھر پیش نماز ان خطبوں کے

علاوہ اپنی قومی زبان میں سامعین کو کچھ وعظ و نصیحت کرے اور ملکی و قومی اور ملی امور پر تبصرہ بھی کرے مگر خطبہ کو اتنا طول نہ دے کہ جمعہ کا وقت ہی ختم ہو جائے واللہ الموفق۔

نماز جمعہ کا پہلا خطبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ کَانَ مَوۡجُوۡدًا قَبۡلَ حُدُوۡثِ الۡاَشۡیَآءِ

حمد اللہ ہی کے واسطے ثابت ہے جو تمام اشیاء کے حادث ہونے سے قبل موجود تھا اور بعد فنا ہونے

وَيَبْقٰى بَعْدَ فَنَاءِ الْاَشْيَآءِ تَفَرَّدَ بِالْاَوَّلِيَّةِ وَ الْقِدَمِ وَ

تمام اشیاء کے باقی رہے گا وہ اول اور قدیم ہونے میں یکتا ہے اور اس نے ہر شے کو جو اس کے سوا

وَسَمَ كُلَّ شَیْءٍ مَّا عَدَاهُ بِالْفَنَآءِ وَ الْعَدَمِ

ہے فنا اور عدم کے ساتھ نشان کر دیا ہے جیسا کہ اس اللہ نے شان جس کی بزرگ و برتر ہے فرمایا

كَمَا قَالَ عَزَّشَانُهُ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ وَكُلُّ

ہے ہر شے سوائے اس کی ذات کے ہلاک ہونے والی ہے اور ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور اس

نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَقَالَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

نے فرمایا کہ جو زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور ذات تیرے پروردگار کی جو صاحب بزرگی اور

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ

عظمت ہے باقی رہے گی پاک و منزہ ہے وہ اللہ جس پر اختلاف نیتوں کا پوشیدہ نہیں ہے اور گناہ

مَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ اخْتِلَافُ النِّيَّاتِ وَلَا يَعْزُبُ

بندوں کے اس سے پوشیدہ نہیں ہیں جو انہوں نے خلوت میں کئے ہیں۔ پاک اور منزہ ہے وہ اللہ

عَنْهُ مَعَاصِىْ الْعِبَادِ فِى الْخَلَوَاتِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِىْ مِنْهُ

کہ جس نے پیدائش بندوں کی ہے اور اس کی طرف بازگشت ہے پس جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اس

خِلْقَةُ الْعِبَادِ وَ اِلَيْهِ الْمَعَادُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَ

کی جزا دیکھے گا جو ذرہ برابر بدعمل کرے گا اس کی سزا دیکھے گا۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ خدا سوائے اس

مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ

کے نہیں ہے وہ ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے ملک میں جھگڑا نہیں ہے اور کوئی اس حکم میں ضد کرنے والا

الَّذِیْ لَا یُنَازَعُ فِیْ مُلْكِهٖ وَلَا یُضَآدُّ فِیْ حُكْمِهٖ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ

نہیں ہے، عذاب کرے گا جس کو چاہے گا جس چیز سے چاہے گا جس طرح چاہے گا۔ اور رحم کرے

بِمَا یَشَآءُ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ كَیْفَ یَشَآءُ

گا جس پر چاہے گا جس چیز سے چاہے گا جس طرح چاہے گا عذاب کرنا اس کا بدلہ کاروں پر عدل

تُعَذِّیْبُهُ الْمُسِیْئِیْنَ عَدْلٌ وَّعَفْوُهٗ تَفَضُّلٌ وَّنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

ہے اور معاف کرنا اس کا تفضل ہے اور شہادت دیتے ہیں ہم تحقیق محمدؐ سردار رسولوں کے ہیں۔ اور

سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَیْرُ الْمُبَشِّرِیْنَ وَالْمُنْذِرِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ

بشارت جو دینے والوں اور ڈرانے والوں میں سب سے بہتر ہیں رحمت اللہ کی ان پر اور ان کی آل

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ الْهُدَاةِ الْمَهْدِیِّیْنَ مَنْ رَّكِبَ سَفِیْنَتَهُمْ نَجَاوَ

پر نازل ہو ہدایت کرنے والے اور ہدایت یافتہ ہیں جو شخص ان کی کشتی پر سوار ہوا اس نے نجات پائی

اهْتَدٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا ضَلَّ فَغَرِقَ وَهَوٰی اُوْصِیْكُمْ عِبَادَ

اور ہدایت پائی اور جو شخص اس کشتی سے ہٹ گیا، گمراہ ہوا اور ڈوب گیا اور گر پڑا اور وصیت کرتا ہوں

اَللّٰہِ بِالاِ عْتِصَامِ بِالتَّقْوٰی فَاِنَّہٗ حَبْلٌ مَّتِیْنٌ وَعُرْوَۃٌ وَّثُقٰی وَ

تم کو اے بندگان خدا ساتھ چنگل مارنے پرہیزگاری کی کیونکہ وہ رسی مضبوط ہے اور جائے گرفت

بِمُبَادِرَتِکُمُ الْمَوْتَ قَبْلَ حُلُوْلِہٖ وَاِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ

استوار ہے اور وصیت کرتا ہوں میں تم کو پیش قدمی کی موت کی طرف قبل اس کے نازل ہونے کے

نُزُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ وَارِدٌ وَّاقِعٌ نَازِلٌ وَ اِنْ تَفِرُّوْامِنْہُ اَوْکُنْتُمْ فِیْ

اور ذخیرہ کرنے عمل خیر کے قبل وارد ہونے اس کے کیونکہ وارد ہونے والی واقع ہونے والی اور نازل

بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اَللّٰہَ اَللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ فَاِنَّ کُلَّ حَیٍّ فِی الدُّنْیَا اِلٰی

ہونے والی ہے اگرچہ اس سے بھاگو یا کہ تم مضبوط گنبدوں میں ہو۔ ڈرو اللہ سے، بندگان خدا

فَنَاءٍ وَکُلَّ مُدَّۃٍ فِیْھَا اِلَی انْتِھَاءٍ فَوَاعَجَبَاہُ کَیْفَ ھٰذِہِ الْغَفْلَۃُ وَ

کیونکہ جو زندہ ہے دنیا میں وہ فنا ہونے والا ہے اور ہر مدت اس دنیا میں منتھی ہونے والی ہے۔ بڑا

اِنَّمَا نَحْنُ کَرَکْبٍ وُقُوْفٍ مِّنْ اَبْنَآءِ السَّبِیْلِ سَیُضْرَبُ عَلَیْھِمْ

تعجب ہے کیسی یہ غفلت ہے اور حالانکہ نہیں ہیں ہم مگر مثل اس مسافر ٹھہرے ہوئے سواروں کے

طَبْلُ الرَّحِیْلِ فَیَرْتَحِلُوْنَ عَمَّا قَلِیْلٍ وَآاَسَفَاہُ اِلٰی مَتٰی

بجنا چاہتا ہو ان پر نقارہ کوچ کا اور تھوڑی دیر میں وہ سفر پر کوچ کر جائیں گے افسوس ہے کب تک یہ

تِلْکَ الرَّقْدَۃُ وَنَحْنُ فِیْ دَارٍ بِالْبَلَاءِ مَحْفُوْفَۃٌ وَّ بِالْغَدْرِ

نیند ہے حالانکہ ہم ایسے گھر میں ہیں جو بلاؤں سے گھرا ہوا ہے اور غدر کے ساتھ معروف ہے اور

مَعْرُوْفَةٌ لَّا يَدُوْمُ اَحْوَالُهَا وَلَا تَسْلَمُ نُزَّالُهَا اَلْعَيْشُ فِيْهَا

حالات اس کے ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے اور اترنے والے سلامت نہیں رہتے اس میں عیش لا مذموم

مَذْمُوْمٌ وَالْاَمَانُ فِيْهَا مَعْدُوْمٌ كَيْفَ لَا تَعْتَبِرُوْنَ وَاِخْوَانُكُمْ قَدْ

ہے اور امان اس میں معدوم ہے کیسے تم عبرت حاصل نہیں کرتے حالانکہ بھائی تمہارے برزخ کے

سَلَكُوْا فِيْ بُطُوْنِ الْبَرْزَخِ سَبِيْلًا وَّفُقِدَتْ اَجْسَادُهُمْ وَ

اندر راستہ میں چلے گئے اور جسم ان کے گم ہو گئے ہیں اور خبریں ان کی مدت دراز سے منقطع ہو گئی

عُمِيَتْ اَخْبَارُهُمْ اَمَدًا طَوِيْلًا جِيْرَانٌ لَّا يَتَاَنَّسُوْنَ وَاَحِبَّآءُ لَا

ہیں۔ وہ ایسے ہمسائے ہیں کہ باہم انس نہیں کرتے ایسے دوست ہیں کہ ایک دوسرے کی زیارت

يَتَزَاوَرُوْنَ وَاغُرْبَتَاهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَتِنَا وَمَنْزِلِ وَحْشَتِنَا

نہیں کرتے فریاد ہمارے تنہائی کے گھر سے اور ہماری وحشت کی منزل سے اور ہماری مسافرت

وَمَحَطِّ حُفْرَتِنَا وَمُفْرَدِ غُرْبَتِنَا وَامُصِيْبَتَاهُ مَآ اَسْرَعَ

کی تنہائی سے وامصیبتاہ کتنی تیز طلب ہے اور کتنی دور کا سفر ہے اور کتنا زادراہ کم ہے افسوس ہے نفس

الطَّلَبَ وَاَبْعَدَ السَّفَرَ وَاَقَلَّ الزَّادَ وَانَفْسَاهُ اِذَآ اَسْلَمْنَا

سے جبکہ دوستوں نے ہمیں فرشتوں شدید اور درشتوں کو سونپ دیا کیسا رنج اور اندوہ ہے جس وقت

اَلْاَحِبَّاءُ اِلَی الْمَلَآئِکَۃِ الْغِلَاظِ الشِّدَادِ وَا حُزُنَاہُ اِذَا نْقَطَعَ

ہماری یاد دوستوں اور قریبیوں کے دلوں سے مفقود ہو جائے گی اور بھلی بھلی صورتیں

ذِکْرُنَا عَنْ خَوَاطِرِ الْاَحِبَّاءِ وَالْاَقْرِبَآءِ وَاَکَلَتِ الدِّیْدَانُ

ہماری کیڑے کھا جائیں گیا ور اعضاء ہمارے جدا ہو جائیں گے پس چاہے۔کہ

مَحَاسِنَنَا وَتَصَرَّمَتِ الْاَعْضَآءُ فَلْیَبْکِ الْبَاکُونَ قَبْلَ اَنْ لَّا

رونے والے قبل اس کے کہ رونا نفع نہ دیوے روئیں اور اپنی خطاؤں سے ضرور

یَنْفَعَ الْبُکَآءُ وَلْیَسْتَغْفِرُنَّ عَنِ الْخَطِیَاتِ الَّتِیْ تَحُوْلُ بَیْنَ الْاُ

استغفار کریں وہ ایسی خطائیں ہیں جو درمیان امہات اور آباء کے

مَّهَاتِ وَالْاٰبَآءِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ وَاَبْلَغَ الْمَوْعِظَۃِ کِتَابُ اللّٰہِ

حائل ہو جاتی ہیں۔ تحقیق خوشترین حدیث اور بلیغ ترین نصیحت کتاب اللہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان راندہ شدہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن ورحیم ہے

وَالْعَصْرِ (۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (۲) اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوا

قسم ہے زمانہ (پیغمبری) کہ تحقیق انسان گھاٹے میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور عمل

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳)

کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو وصیت حق کی کرتے ہیں اور وصیت صبر کی کرتے ہیں

اس خطبہ کے بعد پیش نمازی تھوڑی دیر بیٹھ کر تین یا پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

دوسرا خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن ورحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ غَافِرُ الذَّنْبِ وَ

حمد اللہ کے واسطے ہے کہ کوئی خدا سوائے اس کے نہیں ہے وہ علیم وکریم بخشنے والا گناہوں کا ہے اور

قَابِلُ التَّوْبِ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ سُبْحَانَ مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ

توبہ قبول کرنے والا توبہ کا ہے اور وہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے پاک اور منزہ ہے وہ اللہ

غَضَبَهٗ وَ بَسَطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يُكَلِّفْ نَفْسًا

جس کی رحمت نے اس کے غضب پر سبقت کی ہے اور دونوں ہاتھ رحمت کے کھول دیئے ہیں

اِلَّا دُوْنَ وُسْعِهَا وعَفَآ عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا سُبْحَانَ مَنْ

پاک اور منزہ ہے۔ وہ اللہ بندوں کے گناہوں پر زیادتی نہیں کرتا مگر کرم اور جود میں اور کثرت

لَا يَزْدَادُ عَلٰى مَعَاصِي الْعِبَادِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَعَلٰى كَثْرَةِ

گناہوں پر مگر عفو اور درگزر میں شہادت دیتے ہیں ہم کوئی خدا سوا اس کے نہیں ہے مگر وہی اللہ جو

الذُّنُوْبِ اِلَّا عَفْوًا وَّصَفْحًا نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَطُوْفُ

مہربانی کرنیوالا ہے اپنے بندوں پر اپنی بخشش کے ساتھ اور بخشش کرنیوالا گنہگاروں پر اپنے علم کے

عَلَى الْعِبَادِ بِجُوْدِهٖ وَ الْعَوَّادُ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ بِحِلْمِهٖ وَنَشْهَدُ اَنَّ

ساتھ اور شہادت دیتے ہیں ہم محمد نبی اس کے حبیب اس کے سردار رسولوں کے اور شفاعت کرنے

مُحَمَّدًا نَبِيَّهٗ وَ حَبِيْبَهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ

والے گنہگاروں کے ہیں۔ ان کو اس نے رحمت العالمین مبعوث کیا ہے رحمت اللہ کی نازل ہو ان پر

بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الدَّاعِيْنَ اِلٰى

اور ان کی آل پر جو دعوت دینے والے اللہ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ قَادَةِ الْاُمَمِ وَاَوْلِيَآءِ

ہیں امیر امتوں کے متصرف نعمتوں کے کان رحمت کے ہیں وصیت کرتا ہوں میں تم کو اے بندو اللہ

النِّعَمِ وَمَعْدِنِ الرَّحْمَةِ اُوْصِيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالتَّوْبَةِ عَمَّا

کو توبہ کی ان گناہوں سے جو تم پہلے کر چکے ہو اور بازگشت کی ان گناہوں سے جنہوں نے تمہاری

سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَالْاِنَابَةِ عَنِ الْاَوْزَارِ الَّتِيْ اَثْقَلَتْ

پیٹھوں کو بوجھل کر دیا ہے کیونکہ اللہ کرم کرنے والا ہے تم پر اور مہربانی کرنے والا ہے تم پر عمل کو قبول

ظُهُوْرَ كُمْ فَاِنَّهٗ تَعَالٰى كَرِيْمٌ بِكُمْ رَؤُفٌ عَلَيْكُمْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَ

کرتا ہے اور بہت سے گناہوں کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فرمانا اس کا سچ ہے۔ توبہ کرو

يَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

اللہ کی طرف توبہ سچی قریب ہے، کہ تمہارا رب تم سے تمہاری بدیوں کو چھپا دے اور تم کو ان جنتوں

تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور اس نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ میرے بندوں سے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَقَالَ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

جنہوں نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے کہہ دو کہ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو تحقیق اللہ تمام

اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ

گناہوں کو بخش دے گا کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے آگاہ ہو۔ تحقیق اللہ نے اپنی کتاب محکم میں درود

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَلَا قَدْ اَمَرَكُمْ

بھیجنے کا اپنے نبی پر اور اپنے حبیب پر حکم دیا پس اس نے تمہارے سکھانے اور اپنے برگزیدہ کے

اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَحَبِيْبِهٖ فَقَالَ تَعْلِيْمًا

شرف کو ظاہر کرنے کے لیے فرمایا ہے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے لوگو

لَكُمْ وَتَشْرِيفًا لِّصَفِيِّهٖ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

ایمان لائے ہو درود بھیجو تم اس پیارے پروردگار ہمارے درود بھیج سردار رسولوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ

پر اور شفاعت کرنے والے گنہگاروں کے ہمارے نبی محمدؐ پر جو اللہ کا نازل ہوا ان پر

عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اور ان کی آل پر اور پیشوا مسلمانوں اور امیر روشن پیشانی و ہاتھوں والوں کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ پر درود اللہ کا نازل ہو ان پر اور ان کی

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

آل پر اور سردار عورتوں پر تمام عالم کی اور پارہ جگر خاتم النبیین سیدہ ہماری فاطمہؑ

وَعَلٰى سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَبَضْعَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدَتِنَا

رسول اللہ کی بیٹی پر درود اللہ کا نازل ہو ان پر اور حسنؑ برگزیدہ پر اور حسینؑ شہید کربلا

فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَعَلَى الْحَسَنِ

اور علیؑ بن حسینؑ اور محمد بن علیؑ اور جعفر بن محمد اور موسیٰؑ بن جعفر اور

الْمُجْتَبٰى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَآءَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّ مُوسٰى بْنِ جَعْفَرٍ وَّ

علی بن موسیٰؑ اور محمد بن علیؑ اور علی بن محمد اور حسن بن علی پر درود و سلام نازل

عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

ہوا اے پروردگار ہمارے رحمت بھیج ہمارے سردار صاحب زمانؑ مٹانے والے

وَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ السَّلامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

نشانیوں بدعتوں اور معاصی کی اور فرد ڈھانے والے بناؤں شرک اور نفاق کی

مَوْلانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَاحِيْ اٰثَارِ الْبِدَعِ وَ الطُّغْيَانِ

قطع کرنے والے شاخوں نافرمانی اور دشمنی کی پر درود و سلام اللہ کا نازل ہو ان پر

هَادِمِ بِنْيَةِ الشِّرْكِ وَ النِّفَاقِ حَاصِدِ فُرُوْعِ الْبَغْيِ وَ الشِّقَاقِ

اور ان کے آبائے کرام پر جب تک رات اور دن متصل ہوں اے پروردگار!

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلامُهٗ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰبَائِهِ الْكِرَامِ مَا تَّصَلَتِ

ہمارے دور کر ان کے اندوہ اور ان کے کشائش میں جلدی کر اور ان کے ظہور

اللَّيَالِيْ وَ الْاَيَّامُ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهٗ وَ سَهِّلْ مَخْرَجَهٗ وَ اكْحُلْ

کو کامل اور ہماری آنکھوں میں ان کے دیدار کا سرمہ لگا۔ اور ہم کو ان کے سامنے

شہید ہونے والوں میں کر اور ہمارے ومومن امیروں پر زیادتی توفیقات

نَاظِرِیْنَا بِنَظْرَةٍ مِنَّا اِلَیْهِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْهِدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ

اور زیادتی اقبال اور برتری درجوں کے ساتھ فضل کے اے پروردگار ہمارے

وَتَفَضَّلْ عَلٰی اُمَرَآئِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَزِیْدِ التَّوْفِیْقَاتِ، وَازْدِیَادِ

وہ کر ساتھ ہمارے جس کا تو سزادار ہے اور وہ نہ کر ہمارے ساتھ جس کے لائق

الْاِقْبَالِ وَعُلُوِّ الدَّرَجَاتِ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَا

ہم ہیں بواسطہ منزلت محمد وآل معصومین کے رحمت اللہ کی ان سب پر نازل ہوا ے

تَفْعَلْ بِنَا مَانَحْنُ اَھْلُہٗ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْمَعْصُوْمِیْنَ

پروردگار ہمارے ہمیں ان لوگوں سے کر جو یاد کرتے ہیں اور یاد کرانا اس کو نفع

صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ

دیتا ہے تحقیق اللہ عدل اور احسان کا اور قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے کا

الذِّکْرٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی

حکم دیتا ہے اور گناہوں اور بری باتوں اور زشت کاریوں اور نافرمانیوں سے منع

وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

کرتا ہے وہ تم کو تاکہ نصیحت پکڑو۔

عیدین کی نماز کا تذکرہ

نماز عیدین (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کے وجوب کی غرض و غائیت اور حکم وہی ہے جو بڑے اختصار کے ساتھ نماز جمعہ کے ذیل میں بیان کردیا گیا ہے۔ اس نماز کے شرائط بھی وہی ہیں جو نماز جمعہ کے ہیں۔ اور یہ نماز بھی انہی لوگوں پر واجب ہے۔ جن پر نماز جمعہ واجب ہے اور جن سے نماز جمعہ ساقط ہے۔ ان سے نماز عید کا وجوب بھی ساقط ہے لہٰذا ان تفصیلات کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

نماز عیدین کی کیفیت

نماز عید دو رکعت ہے جس میں رکوع و سجود والی دو دو عمومی تکبیروں کے علاوہ نو تکبیریں زیادہ ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے اس طرح تکبیروں کی طرح قنوت بھی نو ہو جائیں گے اور سابقہ تکبیروں سمیت تکبیروں کی کل تعداد بارہ ہو جائے گی۔ اگرچہ اشہر و اظہر قول کی بناء پر سورہ فاتحہ کے بعد کسی مخصوص سورہ کا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ کوئی بھی سورہ پڑھی جاسکتی ہے مگر افضل یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں سورہ والشمس وضحٰھا۔ یا پہلی میں سورۃ الشمس اور دوسری میں سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھی جائے۔ اسی طرح گو قنوت میں بھی کوئی خاص دعا پڑھنا لازم نہیں ہے ہاں البتہ جو قنوت ائمہ اطہار سے مروی و ماثور ہیں ان کو اختیار کرنا افضل ہے اور وہ مختلف ہیں لیکن مصباح المتہجد شیخ طوسیؒ کے حوالہ

سے جس قنوت کو قبولیت عامہ کی سند حاصل ہے وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَ الْعَظَمَۃِ وَ اَھْلَ الْجُوْدِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَ اَھْلَ الْعَفْوِ وَ الرَّحْمَۃِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَۃِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْداً وَّلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ ذُخْراً وَ شَرَفاً وَّ کَرَامَۃً وَمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْہِ مُحَمَّدًا وَ آلَ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْہُ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُکَ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَاسَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الْمُخْلَصُوْنَ.

بعد ازاں رکوع وسجود اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرا جائے اور اختتام نماز کے بعد پیش نماز کھڑے ہو کر دو خطبے پڑھے جن کی کیفیت وہی ہے جو نمازِ جمعہ کے خطبوں کے ضمن میں بیان کی جا چکی ہے۔ مزید برآن عید الفطر کے خطبوں میں فطرہ اور عید الاضحیٰ کے خطبوں میں قربانی کے احکام کا تذکرہ کرنا ضروری ہے گو خوف طوالت دامن گیر ہے اور وہ دامن بیان کو مزید پھیلانے کی اجازت نہیں دیتا مگر محض اس خیال کے

تحت کہ ہماری یہ تازہ فقہی پیش کش دوسری کتابوں کی طرح اپنے موضوع پر ہر لحاظ سے نہ صرف مکمل بلکہ اکمل ہو ذیل میں اس قسم کے دو خطبے درج کئے جاتے ہیں۔

﴿پہلا خطبہ عید الفطر﴾

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے

اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا وَ لَہُ

سوا اور بزرگ تر ہے خدا ہی کے لیے ہے حمد۔ خدا بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو ہدایت کی

الشُّکْرُ عَلٰی مَا اَوْلٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِدِیْنِہٖ

اور اسی کے لئے شکر اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں۔ حمد سزا اور رہے اس خدا کے لیے جس

الَّذِی ارْتَضَاہُ وَ سَبِیْلِہِ الَّذِی اصْطَفَاہُ وَ نَصَرَنَا لِمَا

نے ہم کو اپنے دین کی طرف ہدایت کی جس کو اس نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا اور

یُوْجِبُ الزُّلْفَۃَ لَدَیْہِ وَ الْوُصُوْلَ اِلَیْہِ فَاَمَرَنَا بِصِیَامِ

ہماری مدد کی اس چیز کے لئے جو اس کی نزدیکی اور اس کے پاس پہنچنے کا موجب ہے

شَھْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنَ وَجَعَلَ فِیْہِ

پس اس نے ہم کو ماہ رمضان کے روزوں کا حکم دیا جس میں قرآن نازل کیا اور جس

لَيْلَةَ الْقَدْرِ الَّتِیْ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَ هُوَ شَهْرُ

میں شب قدر قرار دی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ خدا کا مہینہ ہے اور تمام

اللّٰهِ وَ سَيِّدُ الشُّهُوْرِ وَ شَهْرُ التَّوْبَةِ وَشَهْرُ الْمَغْفِرَةِ

مہینوں کا سردار توبہ کا مہینہ اور مغفرت کا مہینہ ہے پس ہم نے اس کے دن کو روزہ

فَصُمْنَا نَهَارَهٗ وَ قُمْنَا لَيْلَهٗ عَلٰى تَقْصِيْرٍ وَّ اَدَّيْنَا فِيْهِ

رکھا اور اس کی رات کو کم قیام کیا اور اس میں اس کے حق سے بہت ہی کم ادا کیا۔

مِنْ حَقِّهٖ قَلِيْلًا مِّنْ كَثِيْرٍ حَتّٰى فَارَقَنَا عِنْدَ تَمَامِ وَقْتِهٖ

یہاں تک کہ وہ اپنا وقت ختم کر کے اور اپنی مدت پوری کر کے ہم سے جدا ہو پس

وَ انْقِطَاعِ مُدَّتِهٖ فَنَحْنُ مُوَدِّعُوْهُ وَدَاعَ مَنْ عَزَّ

ہم اس کو اس شخص کی طرح وداع کرتے ہیں جس کا فراق ہم کو ناگوار ہوا ہے اور اس کی

فِرَاقُهٗ عَلَيْنَا وَ اَوْحَشَنَا انْصِرَافُهٗ عَنَّا قَآئِلُوْنَ اَلسَّلَامُ

جدائی نے ہم کو وحشت میں ڈالا ہے ہم کہتے جاتے ہیں سلام ہو تجھ پر اے خدا کے

عَلَيْكَ يَا شَهْرَ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ وَ يَا عِيْدَ اَوْلِيَائِهِ الْاَعْظَمُ

بزرگ تر مہینے بزرگ تر مہینے اور اس کے دستور کی بزرگ تر عید۔ اے خدا پس ہم

اَللّٰهُمَّ فَارْحَمْنَا بِرَحْمَتِكَ وَ اغْمُمْنَا بِعَافِيَتِكَ الْاٰنَ

پر اپنی رحمت کرم کر اور اپنی عافیت کو ہمارے لئے عام کر آگاہ ہو کہ یہ وہ دن ہے

هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْداً وَ جَعَلَكُمْ لَهُ

جس کو خدا نے ہمارے لئے عید قرار دیا ہے اور تم کو اس کے لئے اہل بنایا ہے پس تم

اَهْلًا فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَ كَبِّرُوْهُ وَسَبِّحُوْهُ وَ ادْعُوْهُ

خدا کا ذکر کرو وہ تمہارا ذکر کرے گا اور اس کی تسبیح کرو اور اس سے دعا کرو وہ تم سے قبول

يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ اَدُّوْا فِطْرَتَكُمْ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ

کرے گا اور اپنا فطرہ ادا کرو کیونکہ وہ تمہارے نبی کی سنت ہے پس اپنے عیال

فَاَخْرِجُوْا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ عِيَالِكُمْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ

کے ہر شخص کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا جو یا خرما یا انگور سے فطرہ نکالو

شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ عِنَبٍ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ

بے شک بہترین حدیث (کلام خدا ہے) جو غالب حکمت والا ہے (شروع کرتا ہوں)

الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَدْ اَفْلَحَ

اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ بے شک اس نے نجات پائی جس نے زکوۃ فطرہ

مَنْ تَزَكّٰى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى

نکالی اور اپنے پرودگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی

خطبہ کے بعد بیٹھ کر پانچ مرتبہ دورد پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے۔

﴿عیدالفطر کا دوسرا خطبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْوَاحِدُ الْاَ حَدُ الصَّمَدُ

حمد اس خدا کی زیبا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک اور یکتا بے نیاز ہے اس

الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَداً وَّ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً

نے نہ کوئی بیوی اختیار کی ہے اور نہ کوئی فرزند اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا

عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہُ الْمُجْتَبٰی وَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُوْءْمِنِیْنَ

بندہ اور برگزیدہ رسولؐ ہے اور یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار

وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَ اَنَّ ذُرِّیَّتَہُ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا

ہے اور یہ کہ اس کی تمام معصوم اولاد ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے بندوں میں تم

اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَ اغْتِنَامِ طَاعَتِہٖ

کو وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرو اور اس کی اطاعت کو غنیمت جانو اور ان فانی

وَ اِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَۃِ

اور گزرنے والے ایام میں نیک اعمال کی تیاری کرو قبل اس کے کہ تم پر موت ناگاہ

الْخَالِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّھْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَھْرَبَ

آجائے جس سے نہ بھاگنے کی جگہ ہے نہ فرار کرنے کا مقام اے خدا تو رحمت

مِنهُ وَ لا مفرَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ علٰی مُحَمَّدٍ سَیِّد الْمُرْسَلِیْن

نازل فرما تمام رسولوں کے سردار محمدؐ پر اور تمام مومنوں کے حاکم علی پر اور محمدؐ کی

وَعَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ

بیٹی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ پر اور علیؑ بن حسینؑ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور جعفرؑ بن محمدؐ پر

وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ

اور موسیٰؑ بن جعفر پر اور علیؑ بن موسیٰ پر اور محمدؐ بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؐ پر اور حسنؑ بن

عَلِیٍّ وَّ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوْسیٰ بْنِ جَعْفَرٍ وَّ عَلِیِّ

علی پر اور حجتِ خدا پر جو حق کو قائم کرنے والا ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ ہے

بْنِ مُوْسیٰ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

جس کی بقاء سے دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام جہان کو رزق ملتا ہے اور

وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّ الْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمَهْدِیِّ

اس کے وجود کی برکت سے زمین اور آسمان قائم ہے اور اس کے سبب خدا

الَّذِیْ بِبَقَآئِهٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَ بِیُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَ

زمین کو عدالت سے پُر کر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے پُر

بِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَ السَّمَآءُ وَ بِهٖ يَمْلَأُ اللّٰهُ

ہو گئی اے خدا اس کا ظہور ہمارے لئے جلد کر بے شک

الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْ لًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّ جَوْرًا وَ عَجِّلْ

وہ لوگ اس کو دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب جانتے ہیں

لَنَا اَللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَّ نَرَاهُ قَرِيْبًا

اپنی رحمت سے اے سب پہ رحم کرنے والوں

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

سے زیادہ تر رحم کرنے والے

﴿عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ﴾

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ

خدا بزرگ تر ہے خدا بزرگ تر ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے

الْحَمْدُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدٰنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَآ

اور خدا ہی کے لئے مخصوص ہے حمد اللہ بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو اس نے ہدایت کی

رَزَقَنَا مِنْ م بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلَانَا

اللہ بزرگ تر ہے اس پر کہ ہم کو چوپائے حیوان عطا فرمائے اور تمام تعریفیں زیبا ہیں اللہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِی ابْتَلٰی الْبَرَایَا بِاَنْوَاعِ الْبَلَایَا لِئَلَّا

کے واسطے اس پر کہ ہم کو نعمتیں دیں پاک و پاکیزہ ہے۔ وہ خدا جس نے مخلوقات کو قسم قسم

یَبْطُلَ الْجَزَآءُ وَ لِیُحْسِنَ الْعَطَایَا فَبَعَثَ الرُّسُلَ

کی بلاؤں سے آزمایا تاکہ جزا باطل نہ ہو اور بخششیں اچھی کرے پس رسولوں کو بھیجا اور

سب سے نیک راہ کے ہادیوں کو عام کیا جو حالات میں ضعیف اور مضبوط ارادوں میں

وَنَصَبَ هُدَاةَ خَيْرِ السُّبُلِ ضَعِيْفَةَ الْحَالَاتِ قَوِيَّةً

قوی ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور ان کو نہایت سخت قوی کر دیتا پس گردنیں ان کے لیے

فِیْ عَزَآئِمِ النِّیَاتِ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُمْ اُولِیْ قُوَّةٍ

جھک جاتیں اور متکبروں کے بازوان کے لیے نیچے ہو جاتے۔ سب تعریفیں زیبا ہیں اس

شَدِيْدَةٍ فَظَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لَهُمْ خَاضِعِيْنَ وَ خَفَضَتْ

خدا کے لئے جس نے بیت مکہ میں رکھا جو مبارک گھر اور تمام عالموں

لَهُمْ اَجْنِحَةُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی وَضَعَ

کے لیے ہدایت ہے اور تمام لوگوں کیلئے منزل اور تمام اعتکام کرنے

الْبَیْتَ بِبَكَّةَ بَیْتًا مُّبَارَكًا وَّ هُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَ جَعَلَهٗ

والوں عبادت گزاروں کے لئے جائے امن مقرر کیا عمل کرو خدا کے بندو ایسے

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ كَآفَّةً وَّ مَاْمَنًا لِلْعَاكِفِيْنَ وَ الْعَابِدِيْنَ

بزرگ دن میں جس میں اللہ نے ابراہیم خلیل کو اپنے فرزند اسماعیل کے ذبح کرنے سے آزمایا۔ پس

اِعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ

خلیل اللہ ابراہیم نے خواب میں دیکھے جبکہ وہ رکن اور مقام کے مابین تھا کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر رہا

ابْتَلَى اللّٰهُ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ بِذَبْحِ وَلَدِهٖ اِسْمٰعِيْلَ

ہے اور اس کا خون بہا رہا ہے پس وہ اپنے خواب سے ڈرتا ہوا اور اپنی نیند سے کانپتا ہوا جاگا اور اپنے

فَرَاٰى الْخَلِيْلُ فِي الْمَنَامِ وَ هُوَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ

فرزند سے کہا میں خواب میں ظاہرا دیکھتا ہوں کہ تجھ کو قربانی کے طور پر ذبح کر رہا ہوں پس تو غور کر

اَنَّهٗ لِوَلَدِهٖ ذَابِحٌ وَّلِدَمِهٖ سَافِحٌ فَانْتَبَهَ مِنْ رَقْدَتِهٖ

کہ تیری رائے کیا ہے۔ اے تمام لوگوں کے سردار۔ پس اس نے جواب دیا اے میرے باپ جس

مَرْهُوْبًا وَّ مِنْ مَّنَامِهٖ مَرْعُوْبًا فَقَالَ لِاِبْنِهٖ اِنِّيْ اَرٰى

امر کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اس کو کر اگر خدا چاہے تو مجھ کو صابرین سے پائے گا۔ پس اپنا کپڑا میرے

فِي الْمَنَامِ عَيَانًا اَنِّيْ اَذْبَحُكَ قُرْبَانًا فَانْظُرْ مَاذَا

خون سے آلودہ نہ کرنا تاکہ اس کو میری مہربان ماں نہ دیکھ لے اور سنائی کے طور پر میرا اسلام اس کو پہنچانا

تَرٰى يَا سَيِّدَ الْوَرٰى فَقَالَ يَآ اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

اور تسلی کے لیے میرا کرتہ اس کو دینا اور اس سے کہنا تیرے بیٹے کو اس کے مولائے کریم نے

سَتَجِدُنِيْ اِنْشَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَلَا تُضَمِّمْ

نے بہشت بریں کی طرف بھیج دیا ہے۔ پس جب اس کی گفتگو ختم ہوگئی اور اس کی وصیت

ثَوْبَکَ عَنْ دَمِیْ لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِیْقَةُ اُمِّیْ وَ

پوری ہو چکی تو خلیل نے اس کو خوب مضبوط کر کے باندھا اور نہایت نرمی سے اس کو لٹایا

اقْرِأْ عَلَیْهَا سَلَامِیْ مُنْعِیاً وَ ارْدُدْ اِلَیْهَا قَمِیْصِیْ مُسَلِّیاً

پس پرندے اس پر چکر لگانے لگے اور زمین اور پہاڑ لرزنے لگے اور فرشتوں نے رونا

وَقُلْ لَّهَا اِنَّ ابْنَکِ نَقَلَهٗ مَوْلَاهُ الْکَرِیْمُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ

شروع کیا اور وحشی دوڑنے لگے اور اوپر آسمان سے آوازیں بلند ہوئیں

وَالنَّعِیْمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهٗ وَ انْتَهَتْ وَصِیَّتُهٗ شَدَّهٗ

اور نیچے سے زمین نے چلانا شروع کیا کیونکہ ان کو صغیر بچے پر ترس آیا اور اس بوڑھے

الْخَلِیْلُ شَدًّا وَثِیْقًا وَاَضْجَعَهٗ اِضْجَاعًا رَقِیْقًا فَاَقْبَلَتِ

بزرگ کے صبر کو دیکھ کر حیران رہ گئے ہیں ارحم الرحمین نے آواز دی اے ابراہیمؑ تو نے

الطَّیْرُ عَلَیْهِ عَاکِفَةً وَ اَصْبَحَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ

اپنے خواب کو سچ کر دکھایا ہے بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں بیشک

رَاجِفَةً وَ الْمَلَائِکَةُ مُتَضَرِّعَةً وَ الْوُحُوْشُ مُتَسَرِّعَةً

یہ کھلم کھلا آزمائش ہے اور ہم نے اس کو ذبح عظیم کے ساتھ

وَّالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْاَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَعِجُّ

فدیا دیا پس اس وقت خلیل نے چھری لے کر اس فدیہ کی

رَحْمَةً لِّلطِّفْلِ الصَّغِيْرِ وَّ تَعَجُّمًا مِّنْ صَبْرِ الشَّيْخِ

طرف حرکت کی جس کو جبرئیل لائے تھے اس کو قربانی کے طور پر

الْكَبِيْرِ فَنَادٰى اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ يَآ اِبْرَاهِيْمُ قَدْ

ذبح کیا اور کھلم کھلا اس پر بسم اللہ بآواز بلند پڑھی۔ پس بہترین

صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا

حدیث اللہ غالب حکمت والے کی کتاب ہے۔ شروع کرتا ہوں میں

لَهُوَ الْبَلَآءُ الْمُبِيْنُ وَ فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ

ذٰلِكَ الْخَلِيْلُ بِالْمُدْيَةِ اِلٰى مَآ اَتَاهُ بِهٖ جِبْرِيْلُ مِنَ

الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا وَجَهَرَ عَلَيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ عَيَانًا

فَاَحْسَنُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○۲ لَمْ يَلِدْ ۙ

(اے محمدؐ) کہ دے کہ وہ (اللہ) ایک ہے اور اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا

وَلَمْ يُوْلَدْ ○۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○۴

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کا ہمسر اور نظیر ہے۔

عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ

تمام حمد خدا کے واسطے ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا اور بے

لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ

نیاز ہے جس نے نہ کوئی بیوی کی اور نہ کوئی بیٹا بنایا اور میں گواہی

وَ رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبىٰ وَ اَنَّ عَلِیّاً اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیِّدُ

دیتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور پسندہ رسول ہے اور علیؑ تمام مومنوں

الْوَصِیِّیْنَ وَ اَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ الْمَعْصُوْمِیْنَ اَئِمَّتُنَا اُوْصِیْكُمْ

کا حاکم اور تمام وصیوں کا سردار ہے اور اس کے معصوم فرزند

عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ اغْتِنَامِ طَاعَتِهٖ وَ اِعْدَادِ

ہمارے امام ہیں۔ اے خدا کے بندو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ

الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْفَانِیَةِ الْخَالِیَةِ قَبْلَ

خدا سے ڈرو اور ان فانی اور گذرنے والے دنوں میں اس کی

اَنْ یَّهْجُمَ عَلَیْکُمُ الْمَوْتُ الَّذِیْ لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَ لَامَفَرَّ

اطاعت اور عمل صالح کی تیاری کو غنیمت جانو پیشتر اس کے موت تم کو

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

گھیرے جس سے نہ بھاگ سکتے ہو اور نہ فرار کر سکتے ہو بے شک اللہ

اٰمَنُوْ صَلُّوْ عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی

مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اس پر درود بھیجو اور قبول کرو جو قبول کرنے کا حق ہے اے خدا

وَعَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَی الْحَسَنِ الْمُقْتُوْلِ

رحمت نازل فرما محمد پر جو تمام رسولوں کا سردار ہے

بِسَمِّ الْجَفَا وَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْ بَلا وَ عَلِّيِ بْنِ

اور علیؑ پر جو تمام مومنوں کا حاکم ہے اور

الْحُسَيْنِ ذِى الْمِحَنِ وَ الْعَنَآءِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيّ وَ

حضرت محمدؐ کی بیٹی فاطمہ پر اور حسنؑ مجتبیٰ پر جو زہر جفا سے قتل کیا گیا اور

جَعْفَرِ بْنَ مُحَمَّدِ وَّ مُوْسىٰ بْنِ جَعْفَرِ وَ عَلِّيِ بْنِ

حسین (علیہ السلام) شہید کربلا معلیٰ پر اور علیؑ بن حسینؑ صاحب رنج

مُوْسىٰ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِ وَ عَلِّيِ بْنِ مُحَمَّدِ

مصیبت پر اور محمدؑ بن علیؑ پر جعفرؑ بن محمدؑ پر اور موسیٰؑ بن جعفرؑ پر اور علیؑ

وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِّيِ وَ الْحُجَّةِ الْقَآئِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ

بن موسیٰؑ پر اور محمدؑ بن علیؑ پر اور علیؑ بن محمدؑ پر اور حسنؑ بن علیؑ پر اور

الْمَهْدِيِّ الَّذِىْ بِبَقَآئِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَ بِيُمْنِهٖ رُزِقَّ

حجت خدا پر جو حق کا قائم کرنے والا ہے اور منتظر اور نہایت ہدایت

الْوَرٰى اَللّٰهُمَّ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِدَوَامِ اِقْبَالِ مُشَيِّدِ

یافتہ ہے جس کی بقا سے دنیا باقی ہے اور اس کی برکت سے تمام کو

اَرْكَانِ معَالِمِ الشَّرْعِ وَ الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ

رزق ملتا ہے اے خدا شریعت اور ایمان کے نشانات کے ارکان کو

الطَّاعَةَ وَ بُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَ صِدْقَ النِّيَّةِ وَ عِرْفَانَ

مضبوط کرنے والے کے اقبال کی ہمیشگی سے ہم پر مہربانی کر۔ اے خدا ہمیں بندگی

الْحُرْمَةِ وَ اَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَ الْاِسْتِقَامَةِ وَ امْلَاْ

اور اپنی نافرمانی سے دور رہنے اور نیت کی سچائی اور حرمت کی شفاعت کی توفیق

قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَ الْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ

عطا فرما اور ہدایت اور اس پر قائم رہنے سے ہم کو معزز کر اور ہمارے

وَالشُّبْهَةِ وَ اكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَ السَّرِقَةِ وَ

دلوں کو علم اور معرفت سے بھر دے اور ہمارے پیٹوں کو حرام اور شبہ سے پاک کر اور

اغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَ الْخِيَانَةِ وَ اسْدُدْ

ہمارے ہاتھوں کو ظلم اور چوری سے روک اور ہماری آنکھوں کو بدکاری اور خیانت

اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَ الْغِيْبَةِ بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ يَا

سے بن کر ہمارے کانوں کو لغویات غیبت کے سننے سے بند کر اپنی بخشش اور مہربانی

ذَالْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ

سے اے بخشش اور مہربانی کرنیوالے خدا بے شک اللہ عدل اور احسان کرنے اور ذوی

اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ

القربیٰ کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بدکاریوں اور برائی اور بغاوت سے منع کرتا ہے

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

تم کو نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت اختیار کرو۔

نماز جنازہ کا بیان

مگر نمازِ جنازہ سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بڑے اختصار کے ساتھ غسل وکفن کا تذکرہ بھی کر دیا جائے۔ کیونکہ قبل ازیں غسل میت کے واجب ہونے کا تذکرہ تو کیا جا چکا ہے۔ مگر اسکی کیفیت بیان نہیں ہو سکی۔ سو واضح ہو کہ جو شخص بظاہر اصول اسلام کا اقرار کرتا ہے۔ اور بعض ضروریات اسلام کا انکار کرنے کی وجہ سے محکوم بکفر نہیں ہے تو مرنے کے بعد اس کو غسل دینا واجب ہے۔ اور یہ غسل دراصل تین غسلوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ آب سدر سے یعنی پانی میں بیری کے کچھ پتے ڈال کر۔

۲۔ آب کافور سے یعنی (پانی میں کچھ کافور ڈال کر)

۳۔ اور آبِ خالص سے

مخفی نہ رہے کہ یہ غسل میت کو روبقبلہ کر کے دینا لازم ہے اور غسل دیتے وقت میت کی شرمگاہ کو کسی کپڑے وغیرہ سے ڈھانپنا واجب ہے۔ وغیرہ وغیرہ اور پھر ہر غسل تین تین بار دینا لازم ہے یعنی پہلے سر پھر دائیں جانب اور آخر میں بائیں جانب۔

کفن کا بیان

غسل کی طرح مسلمان میت کو کفن دینا بھی واجب ہے اور میت مرد کی ہو یا عورت کی بالاتفاق کفن کے واجبی اجزاء صرف تین ہیں۔

۱۔ بڑی چادر جس میں میت کو لپیٹا جائے۔

۲۔ قمیض جو کاندھوں سے لے کر نصف ساق تک ہو۔

۳۔ لنگی جو ناف سے لے کر گھٹنے تک ہو بلکہ قدم تک افضل ہے۔

علاوہ بریں ہر دو کے لیے یمنی چادر اور ران پیچ کا اضافہ مستحب ہے۔ نیز مرد کے لیے عمامہ اور عورت کے لئے دوپٹہ اور سینہ بند کا اضافہ کرنا مستحب ہے۔ نیز کفن کا پاک اور حلال ہونا اور مرد کے لیے ریشم کا نہ ہونا بھی ضروری ہے۔ نیز کفن کے مستحبات میں جریدتین کا تذکرہ بھی مناسب ہے کہ تر کھجور کی شاخوں کے دو ٹکڑے کاٹ کر بطور جریدتین کفن میں رکھے جائیں ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب کیونکہ انکی برکت سے عذاب ٹل جاتا ہے۔

حنوط کا اجمالی تذکرہ

مخفی نہ رہے کہ غسل میت سے فراغت کے بعد میت کو حنوط کرنا بھی واجب ہے یعنی کچھ کافور لے کر اور اسے پیس کر میت کے اعضاء سجدہ (پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے سروں پر اسقدر لگایا جائے کہ اس پر لگانا صادق آجائے۔ احوط یہ ہے کہ حنوط کرنے کی ابتداء پیشانی سے کی جائے۔

نماز جنازہ کب واجب ہوتی ہے

مشہور و منصور قول یہ ہے کہ نماز جنازہ چھ سال کے بچے پر واجب ہوتی ہے اور اس سے کم عمر کے بچے پر بنابر مشہور مستحب ہے۔

نماز جنازہ کی کیفیت؟

پہلے پانچ تکبیر نمازِ جنازہ کی نیت سے تکبیرۃ الاحرام کہی جائے اس کے بعد شہادتیں بیان کی جائیں دوسری تکبیر کے بعد درود وسلام پڑھا جائے، تیسری تکبیر کے بعد اہل ایمان کے حق میں دعا کی جائے، چوتھی تکبیر کے بعد حاضر میت کے حق میں دعاءِ خیر کی جائے بعدازاں پانچویں تکبیر کہہ کر نماز جنازہ ختم کر دیا جائے۔ اگرچہ تکبیروں کے درمیان ادعیہ واذکار کا پڑھنا واجب ہے مگر اس کے لئے کوئی مخصوص الفاظ نہیں ہیں ہاں البتہ بہتر ہے کہ یہ دعائیں پڑھی جائیں۔ جو سرکار محمدؐ و آل محمد علیہم السلام سے منقول ہیں۔ پیش نماز کھڑے ہو کر پانچ تکبیریں بطریق ذیل پڑھے اور اگر جنازہ مرد کا ہے تو میت کے کمر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کا ہے تو اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور نیت کرے کہ اس میت کی نماز جنازہ پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ، اللہ اکبر۔ اس کے بعد پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور میں

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ

گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسولؐ ہے اس کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔
خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے روز قیامت سے۔

پھر دوسری تکبیر کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ

اللہ بزرگ تر ہے۔ اے خدا رحمت بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر

مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ

اور سلامتی بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور برکت دے محمدؐ اور آل محمدؐ کو اور رحم فرما محمدؐ اور آل

مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی

پر جیسا کہ تو نے رحمت بھیجی اور سلامتی بھیجی اور برکت دی اور رحم کیا ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر اس

اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

لئے کہ تو قابل حمد اور بزرگوار ہے

پھر تیسری تکبیر کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

اللہ بزرگ تر ہے اے خدا مغفرت کر تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور

وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعِ اللّٰھُمَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَھُمْ

مسلمان عورتوں کو جو زندہ ہیں ان میں سے جو مر چکے ہیں اے خدا ہم میں اور ان میں نیکیوں کے

بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

ساتھ متابعت ظاہر کر اس لئے کہ تو تمام دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اور بیشک سب چیزوں پر

قَدِیْرٌ وَ بِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ

قادر اور بے شک تو ہی قبول کرنے والا ہے۔

پھر چوتھی تکبیر کہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ (ھٰذَا / ھٰذِہٖ) (عَبْدُکَ / اَمَتُکَ) (وَابْنُ / وَابْنَةُ) عَبْدِکَ

اے خدا یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری کنیز کا بیٹا ہے اس نے تیرے پاس

(وَابْنُ / وَابْنَةُ) اَمَتِکَ (نَزَلَ / نَزَلَتْ) بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا

ٹھکانا کیا ہے اور تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس ٹھکانا کیا جاتا ہے اے اللہ بیشک ہم اس میں

لَا نَعْلَمُ (مِنْہُ / مِنْھَا) اِلَّا خَیْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ (بِہٖ / بِھَا) مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ (کَانَ مُحْسِنًا / کَانَتْ مُحْسِنَةً)

نیکی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور تو ہم سے بڑھ کر اس کے حالات کا عالم ہے۔ اے خدا اگر وہ

فَزِدْ فِیْ (اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ / اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ) (مُسِیْئًا وَ مُذْنِبًا / مُسِیْئَةً وَ مُذْنِبَةً) فَتَجَاوَزْ عَنْ

نیکی کرنیوالا تھاتو اس کی نیکی میں زیادتی کر اور اگر گنہگار اور خطا کار تھا تو اس کے گناہوں سے درگذر

سَیِّاٰتِہٖ وَاحْشُرْہُ / سَیِّئَاتِھَا وَاحْشُرْھَا مَعَ النَّبِیِّ وَ الْاَئِمَّۃِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ

کر اور اس کو (قیامت میں) نبیؐ! اور آئمہ طاہرین وطیبین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم کرے اور اگر میت عورت کی ہو تو خط کشیدہ الفاظ کے نچلے الفاظ پڑھے۔

افضل یہ ہے کہ امام و ماموم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ ہٹیں جب تک ان کے سامنے سے جنازہ اٹھا نہ لیا جائے اور اس وقت یہ آیت پڑھی جائے۔

"رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

ایضاح: اور اگر میت نابالغ بچے بچی کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلَہٗ (اجْعَلَھَا) لَنَا سَلَفًا وَفُرْطًا وَّاَجْرًا

دفن میت کا بیان

منجملہ احکام میت کے ایک یہ بھی ہے کہ غسل وکفن اور نماز جنازہ کے بعد اسے زمین میں دفن کر دیا جائے تاکہ اس کا جسم درندوں سے اور لوگوں کا دماغ بدبو سے محفوظ ہو جائے۔ نیز بنابر مشہور واجب ہے کہ میت کو روبقبلہ داہنی کروٹ پر دفن کیا جائے۔

تلقین میت

جب میت کو قبر میں اتاریں تو ایک مومن ننگے سر اور ننگے پاؤں کپڑوں کی تمام گرھیں کھول کر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر قینچی کی طرح رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور اپنے بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانہ روک کر آہستگی سے ہلائے اور کوئی مومن حسب ذیل تلقین پڑھے۔ لیکن اگر میت عورت کی ہو تو اس کا محرم قبر میں اترے۔

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ — یَافُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ

اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ — یَافُلَانَةَ بنت فُلَانٍ

سن اور سن اور سمجھ — اے فلاں ابن فلاں

(میت اور اس کے باپ کے نام لے) هَلْ اَنْتَ / اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِی فَارَقْتَنَا / فَارَقْتِنَا

یا اے فلاں بنت فلاں آیا تو اس عہد پر ہے جس پر تو نے ہم سے مفارقت کی

عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

اور وہ اس امر کی شہادت ہے کہ خدا کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے وہ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ

واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا بندہ اور اس کا رسول اور تمام

الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامُ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى

نبیوں کا سردار اور تمام رسولوں سے آخر میں آنے والا ہے اور یہ کہ علیؑ تمام مومنوں کا امیر اور

الْعَالَمِينَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ

تمام اوصیا کا سردار ہے اور ایسا امام ہے جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ نے تمام عالموں پر فرض کی

عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسٰى وَ

ہے اور یہ کہ حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ اور محمدؑ بن علیؑ اور جعفر بن محمدؑ اور موسیٰؑ اور علی

مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ الْقَائِمَ الْحُجَّةَ

بن محمدؑ اور حسنؑ بن علیؑ اور قائم آل محمدؑ حضرت حجۃ مہدی خدا کی رحمت ہو ان سب پر تمام مومنوں کے

الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى

امام اور تمام خلقت پر خدا کی حجتیں اور تیرے امام ہدایت کرنے والے امام نیک ہیں اے فلاں

الْخَلْقِ ، اَجْمَعِيْنَ وَ اَئِمَّتُكَ / اَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٍ يَا فلان بن فلان / فلانة بنت فلانة

یا فلاں ابن فلاں جب تیرے پاس دو مقرب فرشتے خدائے بزرگ و

(میت اور اسکے باپ کا نام لے) اِذَا اَتَاكَ / اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ الرَّسُوْلَانِ

برتر کی طرف سے بھیجے ہوئے آئیں اور تجھ سے سوال کریں تیرے رب کی بابت

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ سَئَلَاكَ / سَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكَ / رَبِّكِ

اور تیرے نبی کی بابت اور تیرے دین کی بابت اور تیری کتاب کی بابت اور تیرے

وَعَنْ نَبِیِّکَ / نَبِیِّکِ وَعَنْ دِیْنِکَ / دِیْنِکِ وَعَنْ کِتَابِکَ / کِتَابِکِ وَعَنْ قِبْلَتِکَ / قِبْلَتِکِ وَعَنْ اَئِمَّتِکَ / اَئِمَّتِکِ

قبلہ کی بابت اور تیرے اماموں کی بابت پس تو خوف نہ کر اور غمگین نہ ہو۔ اور ان

فَلَا تَخَفْ / تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنْ / تَحْزَنِیْ وَ قُلْ / قُوْلِیْ فِیْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ

دونوں فرشتوں کے جواب میں کہہ اللہ جل جلالہ، میرا رب ہے اور محمد (اللہ کی

رَبِّیْ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ نَبِیِّیْ وَالْاِسْلَامُ دِیْنِیْ

رحمت ہو آپؐ پر اور آپؐ کی آلؑ پاک پر) میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے

وَالْقُرْاٰنُ کِتَابِیْ وَالْکَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

اور قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے اور امیر المومنین (حضرت علیؑ)

اِمَامِیْ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ وَالْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیِّ

ابن ابی طالب میرا امام ہے اور حسن مجتبیٰؑ ابن علیؑ میرا امام ہے اور حسینؑ بن علیؑ

نِ لشَّهِیْدُ بِکَرْبَلَاءَ اِمَامِیْ وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

شہید کربلا میرا امام ہے اور علی زین العابدینؑ میرا امام ہے اور امام محمد باقرؑ بن علیؑ

عَلِیِّ نِ الْبَاقِرُ اِمَامِیْ وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ اِمَامِیْ وَ مُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَ

میرا امام ہے اور جعفر صادق میرا امام ہے اور موسیٰؑ کاظم میرا امام ہے اور علیؑ رضا

عَلّیُ بن موسیٰ الرّضا اِمامیُ و محمدُ بن علی نِ الجوادُ اِمامیِ و علُّی بنُ محمدِ الهادیُ اِمامیُ وَ الْحسنُ الْعسکرِیُّ اِمامیُ وَ الْحُجّةُ الْمُنتظرُ اِمامیُ

امام ہے اور حسن عسکری میرا امام ہے اور حضرت خدا حضرت منتظر میرا امام ہے یہ

هٰؤلآءِ صلواتُ اللّٰهِ علیهِمْ اجمعِیْنَ اَئِمّتیُ وَسادَتیُ وَقادَتیُ وَشُفعائی

تمام بزرگوار! (خدا کی رحمت ان سب پر ہو) میرے امام اور میرے سردار اور

بِهِمْ اَتولّٰی وَمِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتبرءُ فِی الدُّنیا وَ الْاٰخرةِ ثُمَّ اِعلَمْ / اِعلَمِی

میرے پیشوا اور میرے شفاعت کرنے والے ہیں ان سے دوستی رکھتا ہوں اور ان

یافلان ابنَ فلانٍ / یافلانة بنت فلانٍ (میت کا نام لیا) اِنَّ اللّٰهَ تبارَکَ وَتعالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحمّداً

کے دشمنوں سے بیزار ہوں دنیا اور آخرت میں پھر جان اے فلاں اور فلان کے

صَلّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ وَسلّم نِعْمَ الرَّسُولُ وَ اَنَّ اَمِیرَ الْمُؤمِنِیْنَ عَلِیَّ

بیٹے (یا فلاں مرد کی بیٹی) بیشک اللہ بزرگ و برتر اچھا پروردگار ہے اور محمد جو (قرآن)

ابْنَ اَبِی طَالِبِ وَ اَوْلادَهُ الْاَئِمّةَ الْاَحد عشر نِعْمَ الْاَئِمّةُ وَاَنَّ ماجآءَ بِهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں حق ہے اور موت حق ہے اور منکر ونکیر کا قبر میں سوال کرنا

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَ سُؤَالَ

حق ہے اور قبر سے اٹھنا حق ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونا حق ہے اور صراط حق

مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَ الْبَعْثَ حَقٌّ وَ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَ الصِّرَاطَ

ہے اور میزان حق ہے اور اعمالناموں کا کھلنا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق

حَقٌّ وَ الْمِيْزٰنَ حَقٌّ وَ تَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ

ہے اور قیامت آنے والی ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں ہے اور خدا قبر والوں کو

السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَفَهِمْتَ / اَفَهِمْتِ يَا يا فلان بن فلان / فلانة بنت فلانة

اٹھائے گا آیا تو سمجھا (یا سمجھی) (اے فلاں اور فلاں کے بیٹے بیٹی) خدا تجھ کو ثابت

(میت کا نام لیا جائے) ثَبَّتَكَ / ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَ هَدَاكَ / هَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى

قول پر ثابت رکھے خدا تجھ کو راہ راست کی طرف ہدایت کرے خدا اپنی رحمت کے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ / بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَوْلِيَاۤءِكَ / اَوْلِيَاۤءِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ

قرارگاہ میں تیرے اور تیرے دوستوں کے درمیان شادمانی کرادے اے خدا ان

مِنْ رَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ / جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ / بروحها

کے دونوں پہلوؤں سے زمین کو دور رکھ اور اس کی روح کو اپنی بلند کر اور اپنی طرف

اِلَیکَ وَ لَقِّہٖ / لَقِّہَا مِنکَ بُرھَاناً اَللّٰھُمَّ عَفوَکَ عَفوَکَ

سے برہان تلقین فرما اے خدا تو اسے معاف کر۔

(از نماز امامیہ)

بعض مستحبی نمازوں کا بیان

مستحبی نمازوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کے انواع و اقسام بھی بہت زیادہ ہیں جو کتب ادعیہ و عبادات میں مذکور ہے۔ ہم یہاں تبرکا چند نمازوں کا اجمالی تذکرہ کرتے ہیں۔

ا۔ نوافل یومیہ

نماز پنجگانہ کے نوافل یومیہ جن کی کل تعداد تیس رکعت ہے بایں ترتیب صبح کی دو ظہر کی آٹھ، عصر کی آٹھ، مغرب کی چار اور عشاء کی بیٹھ کر دو رکعت جو شمار ایک ہوتی ہے۔

۲۔ نماز تہجد

دراصل نماز تہجد آٹھ رکعت ہے اور دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر سب کو مجازاً نماز تہجد یا نماز شب کہہ دیا جاتا ہے۔ جس کی سفر و حضر غرضیکہ ہر حال میں پڑھنے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے نماز پنجگانہ، اس کے مقررہ نوافل اور اس

نماز شب کے ملانے سے شب و روز میں کل اکیاون (۵۱) رکعت بنتی ہیں جن کا پڑھنا مومن کی خصوصی علامات میں سے ہے۔

﴿نماز شب کا مختصر طریقہ﴾

اگر وقت وسیع ہو تو پہلی دو رکعتوں میں الحمد کے بعد (۳۰) مرتبہ قل ھو اللہ پڑھی جائے اور باقی چھ رکعتوں میں نمازی جو سورہ چاہے پڑھے بعد ازاں جناب سیدہ کی تسبیح پڑھی جائے۔ پھر دو رکعت نماز شفع پڑھی جائے۔ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ قل اعوذ برب الفلق تین یا کم ازکم ایک بار اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ قل اعوذ برب الناس تین یا کم ازکم ایک بار بعد ازاں ایک رکعت وتر پڑھی جائے سورہ حمد کے بعد سورہ قل ھو اللہ احد تین بار پھر ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھی جائے بہتر ہے کہ پہلے کلمات فرج لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم (جو نماز فریضہ کے قنوت میں گزر چکے ہیں) پڑھی جائے۔ بعد ازاں ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پھر سات بار ھذا مقام العائذ بک من النار پھر تین سو مرتبہ العفو العفو اور آخر میں یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

۳۔ نماز ھدیہ میت

جو کہ نماز وحشت قبر کے نام سے مشہور ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ فرمایا میت کے لیے پہلی رات سے بڑھ کر کوئی سخت وقت نہیں آتا اس لیے اس رات صدقہ وخیرات دے کر اپنے مرنے والوں پر رحم کرو۔ اور اگر صدقہ نہ دے سکو تو پھر کوئی شخص بایں طور دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں حمد کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ انا انزلنا دس بار پڑھے اور سلام کے بعد کہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانْ

(یہاں میت کا نام لیا جائے) اس سے مرنے والے کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

۴۔ نماز ھدیۂ والدین

یہ نماز شب و روز میں ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے مگر اس کا دن میں پڑھنا افضل ہے۔ اس کے دو طریقے مروی ہیں۔

۱۔ دو رکعت نماز پہلی رکعت میں حمد کے بعد دس بار یہ آیت پڑھے

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.

دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس بار یہ آیت پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور سلام کے بعد دس بار یہ پڑھے رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔

۲۔ دو رکعت نماز پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ انا انزلناہ۔ ایک بار اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کوثر ایک بار پڑھی جائے۔ واضح رہے کہ یہی نماز والدین اپنی مرحوم اولاد کے لیے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۵۔ نماز طلب حاجت

یہ نماز حاجت شب جمعہ یا شب عید قربان میں پڑھی جاتی ہے۔ یہ دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار مگر آیت مبارکہ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" کا سو (۱۰۰) بار تکرار کیا جائے اور حمد کے بعد "قل هو الله" (۱۰۰) بار۔ اور سلام کے بعد ستر بار (۷۰) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد ازاں سجدہ میں سر رکھ کر دو سو (۲۰۰) بار یا رب یا رب کا ورد کیا جائے۔ اس کے بعد حاجت طلب کی جائے کہ پوری ہوگی انشاءاللہ۔

اسلام کے دوسرے نو اہم فروع دین کا اجمالی تذکرہ

رسالہ کے آغاز میں بیان کیا جا چکا ہے کہ اگرچہ فروع دین کی مجموعی تعداد تو سینکڑوں سے بھی متجاوز ہے مگر ان میں سے جو اہم ہیں وہ دس ہیں۔

۱۔ نماز

جس کی اور جس کے متعلقہ احکام و مسائل کی تفصیلات بفضلہ تعالیٰ سابقہ اوراق میں بیان کر دی گئی ہیں۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ باقیماندہ نو فروع دین کا بھی بڑے اختصار کے ساتھ یہاں تذکرہ کر دیا جائے۔ تاکہ یہ رسالہ شریفہ زیادہ

سے زیادہ مفید عام بن جائے۔

۲۔روزہ کا بیان

قرآن وحدیث اور تاریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نماز و زکوۃ کی طرح روزہ بھی ہر شریعت میں فرض رہا ہے۔البتہ اس کے احکام، اوقات اور اس کی تعداد بدلتی رہی ہے۔روزہ اسلام کے فرائض سے ایک اہم فریضہ ہے ارشاد قدرت ہے۔یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام. اور اس کا مقصد صفت تقویٰ کا حاصل کرنا ہے(لعلکم تتقون)روزہ کی فضیلت سے قرآن وسنت چھلک رہے ہیں۔

کن لوگوں پر روزہ فرض ہے

واضح رہے کہ روزہ کے وجوب کے پانچ شرائط ہیں:

(۱) بلوغ (۲) عقل (۳) صحت یا عدم مرض (۴) حضر یا عدم سفر (۵) حیض ونفاس سے خالی ہونا۔

روزہ کے اقسام

روزہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱)واجب (۲) حرام (۳) مستحب (۴) اور مکروہ واجب روزے کل چھ قسم کے ہیں:

(۱) ماہ رمضان کا روزہ (۲) کفارہ کا روزہ (۳) حج تمتع میں قربانی کے عوض روزہ

(۴) نذر، عہد اور قسم کا روزہ (۵) اعتکاف کے تیسرے دن کا روزہ

(۶) قضا واجب کا روزہ۔

اس کے علاوہ سب روزے مستحب ہیں۔ جو بہت زیادہ ہیں۔

اور افضل یہ ہے کہ روزہ صرف شکم کا نہ ہو۔ بلکہ کان، آنکھ، ہاتھ اور تمام اعضاء و جوارج کو روزہ رکھوایا جائے تا کہ روزہ رکھنے کا جو اصلی مقصد ہے یعنی تقویٰ کا حصول وہ حاصل ہو سکے۔

۳۔ حج کا مختصر بیان

حج اسلام کے ان بنیادی ارکان بلکہ ان ضروریات اسلام میں سے ہے جن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج متصور ہوتا ہے۔ ارشاد قدرت ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (ال عمران) اس آیت میں خدا نے ترک حج کو کفر قرار دیا ہے اور پیغمبر اسلام نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے شخص کی موت کو غیر اسلامی موت قرار دیا ہے فرماتے ہیں یا علیؑ من وجب علیہ الحج وسوّف لیموتن علی غیر دینی ، یا علی! جس بندہ پر حج واجب ہو اور وہ ٹال مٹول کرتا رہے یہاں تک کہ مرجائے تو وہ میرے دین اسلام پر نہیں مرے گا (الفقیہ)

شرائط حج کا اجمالی بیان

عقل و بلوغ کے علاوہ وجوب حج کی بنیادی شرائط استطاعت ہے جو

چند چیزوں سے ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ زادِ سفر۔ یعنی سفرِ حج کے اخراجات موجود ہوں

۲۔ سواری یا اس کا کرایہ موجود ہو۔

۳۔ واپسی تک اہل و عیال کے اخراجات موجود ہوں۔

۴۔ واپسی پر بھی گزر اوقات کا کوئی ذریعہ ہو۔

۵۔ راستہ کھلا ہو کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۶۔ بیماری وغیرہ کی وجہ سے آدمی سفر نہ کر سکے۔

۷۔ ایسا بڑھاپا بھی نہ ہو جس کی وجہ سے آدمی سفر نہ کر سکے۔

حج کے اقسام

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱) حج قرآن (۲) حج افراد (۳) حج تمتع جو کہ سب سے افضل ہے۔

جو لوگ مکہ میں یا اس کے اردگرد ۴۸ میل کے اندر رہتے ہیں ان کا فریضہ قرآن یا افراد ہے اور جو لوگ اس سے زیادہ مسافت پر رہتے ہیں یعنی پوری ۴۸ میل یا اس سے بھی زیادہ ان کا فریضہ حج تمتع ہے۔

حج تمتع کے مناسک و اعمال کا اجمالی بیان

سو مخفی نہ رہے کہ حج تمتع دو چیزوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ عمرہ تمتع ۲۔ حج تمتع

اور ہر دو کے اعمال ومناسک کا خلاصہ یہ ہے۔

عمرہ تمتع پانچ اعمال پر مشتمل ہے۔

۱۔میقات سے احرام باندھنا۔ ۲۔خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

۳۔دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔ ۴۔صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

۵۔تقصیر کرنا اور حج تمتع تیرہ اعمال مشتمل ہے۔

۱۔مکہ سے احرام باندھنا۔ ۲۔وقوف عرفات

۳۔وقوف مشعر الحرام۔ ۴۔منیٰ میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔

۵۔قربانی کرنا۔ ۶۔حلق یا تقصیر کرنا۔

۷۔طواف حج کرنا۔ ۸۔دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔

۹۔صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ ۱۰۔طواف النساء کرنا

۱۱۔دو رکعت نماز طواف پڑھنا۔ ۱۲۔اذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا

۱۳۔۱۱،۱۲اذی الحجہ کے دن تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا۔

ان باتوں کی تفصیل حج کے مفصل رسالوں میں مل جاتی ہے۔جیسے ہمارا رسالۂ حج منیتہ الناسکین وغیرہ۔

۴۔زکوۃ کا اجمالی بیان

ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ دین اسلام میں نماز کے بعد سب سے بڑا فریضہ زکوۃ ہے۔قرآن مجید میں تقریباً چالیس مقامات پر اقامۂ صلوۃ کے ساتھ

ایتاءزکوۃ کا تذکرہ کیا گیا ہے نماز کا تعلق حقوق اللہ سے ہے جبکہ زکوۃ حقوق الناس سے متعلق ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا نے نماز کے ساتھ ملا کر زکوۃ کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو پس جو شخص نماز تو قائم کرتا ہے مگر زکوۃ ادا نہیں کرتا تو گویا اس نے نماز بھی قائم نہیں کی (یعنی اس کی نماز قبول نہیں ہے) (فروع کافی وغیرہ)

کن چیزوں میں زکوۃ واجب ہے

بنابر مشہور صرف نو چیزوں میں زکوۃ واجب ہے۔ تین قسم کے مویشی۔

۱۔ اونٹ ۲۔ گائے، بھینس ۳۔ بھیڑ بکری اور نقدین میں (سونا چاندی) اور چار قسم کے غلات۔

۱۔ گندم ۲۔ جو ۳۔ کھجور ۴۔ انگور

اگرچہ بنابر مشہور نوٹوں پر اور دیگر اجناس پر زکوۃ واجب نہیں ہے مگر عندالتحقیق ان چیزوں پر بھی زکوۃ کا وجوب بعید نہیں ہے۔ لہذا احوط یہ ہے کہ ان سے بھی مقررہ شرائط کے ساتھ زکوۃ ادا کی جائے واللہ العالم۔

زکوۃ کی باقی تفصیلات عام فقہی کتابوں میں یا ہماری کتاب قوانین الشریعہ میں دیکھی جاسکتی ہیں مخفی نہ رہے کہ فطرہ بھی زکوۃ کی ہی ایک قسم ہے۔ جو حوادث سے بچنے اور روزہ کی قبولیت کے لیے ضروری ہے اور وہ ایک صاع ہے جو کہ قریباً تین سیر کا ہے (یعنی دو سیر چودہ چھٹانک)

۵۔ خمس کا اجمالی بیان

خمس اسلامی فرائض میں سے ایک عظیم فریضہ ہے۔ ارشاد قدرت ہے:
واعلمو انما غنمتم من شئی فان لِلّٰہِ خمسہ الایہ اگرچہ عام ذہنوں میں یہی چیز راسخ ہے کہ غنیمت صرف اس مال کو کہا جاتا ہے جو کفار سے جنگ کرنے کے نتیجہ میں ہاتھ آئے۔ مگر احادیث کی روشنی میں اس کے معنی میں وسعت پائی جاتی ہے اور وہ ہے ہر قسم کا مالی فائدہ خواہ جس جائز طریقہ سے حاصل ہو۔ صادق و آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''ھی واللہ الا فادۃ یوما بیوم'' بخدا غنیمت روز بروز کا فائدہ ہے (تہذیب الاحکام) خداوند عالم نے زکوۃ کے عوض قرابتداران رسول کے لیے خمس مقرر کیا۔

۶۔ جہاد کا بیان

جہاد بھی اسلامی واجبات میں سے ایک اہم فریضہ ہے۔ مگر اس کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ جہاد ابتدائی: جو صرف نبی و امام کے حکم سے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا آج غیبت امام کی وجہ سے یہ قسم ساقط ہے۔

۲۔ جہاد دفاعی کہ جب کفار اسلام کو مٹانے کے لیے حملہ کردیں جس سے اسلام اور مسلمانوں کا وجود خطرے میں پڑ جائے تو پھر مسلمانوں پر بھرپور طریقہ سے اسلام کا دفاع کرنا اور کفار کے حملہ کو پسپا کرنا واجب ہے الجنۃ تحت ظلال السیف ۔ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے البتہ

آج کل ایک دوسری قسم کا جہاد واجب ہے جس کا نام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جس کا بیان عنقریب آرہا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

۷۔ تولّا کا مختصر بیان

اسلامی واجبات میں ساتواں اہم واجب تولّا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اہلبیت نبوت جن کی محبت نص قرآن اجر رسالت کے طور پر امت مسلمہ پر واجب ہے (قل لاسئلکم علیه اجراً الاالمودة فی القربیٰ) ان سے اوران کے مخلص محبوں سے دوستی کرنا اوران کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنا کیونکہ حقیقی محبت اتباع واطاعت کا تقاضا کرتی ہے۔

ع۔ ان المحب لمن یحب مطیع

۸۔ تبرا کا مختصر بیان

اسلامی فرائض میں سے آٹھواں فریضہ تبرا ہے عام لوگ یہ لفظ سنکر بدک جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تبرا نہ کوئی سب وشتم ہے اور نہ کوئی گالی گلوچ بلکہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے بیزاری اور علیحدگی اختیار کرنے کا نام تبرا ہے کہ اپنے قول وفعل سے ثابت کیا جائے کہ ہمارا ان سے کوئی سروکار نہیں ہے ہماری اور ان کی راہیں الگ الگ ہیں کیونکہ۔

ہر قوم را است راہے دینے و قبلہ گاہے

۹۔امر بالمعروف کا مختصر تذکرہ

ابھی اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ امر بالمعروف یعنی نیکی کا حکم دینا جہاد کی ایک قسم ہے جو ہر دور میں واجب رہا ہے اور اب بھی واجب ہے اس فریضہ کی اہمیت اور عظمت کو سمجھنے کے لیے حضرت امیر علیہ السلام کا یہی ایک فرمان کافی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں **وما اعمال البر کلها والجهاد فی سبیل الله عند الامر بالمعروف والنهی عن المنکر الا کنفثة فی بحر لجی** تمام نیکیاں مع جہاد فی سبیل اللہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں ایسی ہیں جیسے بحر بے کنار کے مقابلہ میں ایک قطرۂ بے مقدار۔ (نہج البلاغہ) حضرت محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر انبیاء کا راستہ ہے۔ صلحاء کا طریقہ ہے یہ وہ فریضہ ہے جس کی برکت سے دوسرے تمام فرائض ادا ہوتے ہیں۔ راستے پر امن ہوتے ہیں، کاروبار حلال ہوتے ہیں۔ لوگوں کے حقوق ادا کیے جاتے ہیں اور زمین خدا آباد ہوتی ہے۔" (الوسائل)

امر و نہی کے شرائط

اس فریضہ کی ادائیگی کے کچھ شرائط ہیں:

مثلاً: ا۔ معروف و منکر کی معرفت ہو۔

۲۔ احتمال تاثیر ہو۔ یعنی یہ احتمال ہو (اگرچہ ایک فیصد ہی ہو) کہ اس امر و نہی کا کچھ اثر ہوگا۔

۳۔عدم ضرر۔یعنی اس فریضہ کی ادائیگی سے ناقابل برداشت مالی وجانی یا ناموس کا ضرر وزیاں نہ ہو۔وغیرہ وغیرہ۔

امرونہی کے بعض اقسام اور مراتب کا بیان

مخفی نہ رہے کہ امرونہی کے چند اقسام ہیں:

ا۔قلبی ۲۔لسانی ۳۔جوارحی

اور پھر ہر ایک قسم کے چند مراتب ہیں۔جونرمی سے گرمی کی طرف یا ادنی سے اعلیٰ کی طرف بتدریج جاتے ہیں کہ پہلے قرآن وسنت کی روشنی میں پند ونصیحت کرکے امرونہی کا فریضہ ادا کیا جائے۔اگر یہ اثر انداز نہ ہو تو پھر ذرا گرمی اختیار کی جائے اور قدرے تیز وتند لہجہ میں تنبیہ کی جائے اور اگر یہ بھی موثر نہ ہو تو پھر حالات کے مطابق قوت بازو سے نیکی کو پھیلایا جائے اور برائی کو بیخ وبن سے اکھیڑ پھینکا جائے الغرض ہر شخص کو اس معاملہ میں ایک حکیم ودانا آدمی کا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں فائدہ کی جگہ نقصان نہ ہو جائے۔

۱۰۔نہی عن المنکر کا بیان

یعنی بروں کو برائی سے روکنا اور برا کام کرنے پر ان کو ٹوکنا ارشاد قدرت ہے۔"ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون"۔تمہارے درمیان ہمیشہ ایک ایسا گروہ موجود رہنا چاہیے۔جو لوگوں کو خیر وخوبی کی دعوت دے اور نیکی کا حکم

دے اور برائی سے روکے۔ جو گروہ یہ فریضہ انجام دے۔ وہی کامیاب وکامران ہوگا۔ اس نہی عن المنکر کے فریضہ کی اہمیت، اسکے شرائط اور مراتب کا اجمالی تذکرہ اوپر امر بالمعروف کے ضمن میں کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اعادہ تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ والحمدللہ۔

خاتمۂ کلام خطبہ نکاح اور اس کے صیغوں کا بیان

اگر چہ رسالہ شریفہ لکھنے کی جو غرض وغایت تھی یعنی نماز اور اس کے متعلقہ مسائل واحکام۔ وہ پوری ہو چکی بلکہ اس سے بڑھ کر اسلام کے اصول اور اہم فروع بھی بیان ہو چکے اور ان کی مختصر توضیح وتشریح بھی ہو چکی اور اسلام کا مختصر مگر تحقیقی خاکہ وسراپا بھی بیان ہو چکا۔ اب مزید کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔ مگر اس رسالہ کی افادیت کو مزید چار چاند لگانے کے لیے یہاں نکاح مسنون کا خطبہ اور نکاح کی مختلف شقیں اور صورتیں اور اس کے مطابق مختلف صیغے بھی بیان کیے جاتے ہیں جن کی پیش نماز صاحبان کو اکثر وبیشتر ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ تاکہ یہ رسالہ شریفہ وعجالہ منیفہ ہر لحاظ اور ہر اعتبار سے نہ صرف کامل بلکہ اکمل ہو جائے۔

خطبۂ نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَا نِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَآءِ مِنْ عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَ تَعٰلٰی وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِ کُمْ وَاِمَآ ئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تَنَاکَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَکْثُرُوْافَاِنِّی اُبَاھِیْ بِکُمُ الْاُمَمَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَوْبِالسِّقْطِ وَقَالَ النِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۔

صیغہ نکاح

۱۔ جب مرد و عورت دونوں بالغ و راشد ہوں اور اپنا صیغہ نکاح خود پڑھنا چاہیں اور قرأت بھی ان کی درست ہو تو اس طرح پڑھیں۔

اول عورت کہے	پھر فوراً مرد کہے
اَنْکَحْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِی عَلَی الْمَھْرَ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ نَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُکَ بِنَفْسِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ نَفْسِیْ نَفْسَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِنَفْسِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۲۔ اگر مرد و عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور دونوں کی طرف سے دو (۲) شخص وکیل ہوں تو اس طرح پڑھیں۔

پہلے عورت کا وکیل کہے	پھر فوراً مرد کا وکیل کہے
اِنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

اس صورت میں اگر لڑکی کا باپ موجود ہو جس سے اجازت لے لی گئی ہے تو ایک صیغہ یہ بھی پڑھیں۔

اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ اَبِیْهَا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

(۳) اگر مرد و عورت دونوں بالغ راشد ہوں اور اپنی طرف سے دونوں ایک ہی شخص کو وکیل مقرر کریں تو وہ صیغۂ نکاح اس طرح پڑھے۔

اول عورت کی طرف سے کہے	پھر فوراً مرد کی طرف سے کہے
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

(۴) اور اگر لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہوں۔ لیکن ولی (باپ یا دادا) موجود ہو تو ان سے اجازت لے کر دونوں کے وکیل اس طرح صیغہ نکاح پڑھیں۔

اول لڑکی کے ولی کا وکیل کہے	پھر فوراً لڑکے کے ولی کا وکیل کہے
اَنْکَحْتُ بِنْتِ مُوَکِّلِیْ ابْنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
زَوَّجْتُ بِنْتِ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِابْنِ مُوَکِّلِی عَلَی الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

(۵) اور اگر لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہوں اور دونوں کے ولی بھی موجود ہوں لیکن ان کے بغیر نکاح کرنا مطلوب ہو تو اس طرح دو شخص صیغہ نکاح پڑھ سکتے ہیں جسے عقد فضولی کہا جاتا ہے۔ جسے بلوغت کے بعد لڑکا لڑکی ختم کر سکتے ہیں۔

اول ایک شخص لڑکی کی طرف سے کہے	پھر فوراً دوسرا شخص لڑکے کی طرف کہے
اَنْکَحْتُ الصَّبِیَّةَ الْمَعَیَّنَةَ الْمَعْلُوْمَةَ بِالصَّبِیِّ الْمُعَیَّنَ الْمَعْلُوْمِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ	قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِلصَّبِیِّ الْمُعَیَّنِ الْمَعْلُوْمِ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

زَوَّجْتُ الصَّبِيَّةَ الْمُعَيَّنَةَ   قَبِلْتُ التَّزْوِيجَ لِلصَّبِيِّ الْمُعَيَّنِ

الْمَعْلُومَةَ بِالصَّبِيِّ الْمُعَيَّنَ   الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

الْمَعْلُوْمِ عَلَى الصِّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ

الحمد للہ کہ یہ رسالہ شریفہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ہم اس دعا کے ساتھ اسے ختم کرتے ہیں کہ خداوند عالم اسے مقبول بارگاہ بنائے اور اسے مفید عام بنائے اور اپنے بندوں کو رہتی دنیا تک اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مرحمت فرمائے اور سب سے بڑھ کر اسے احقر مولف اور محترم ناشر کی فلاح کونین اور نجات دارین کا باعث بنائے۔

امین یارب العالمین بجاہ النبیؐ وآلہ الطاہرین

ع   رحم اللہ امرءً قال آمینا

ہم انتہائی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت آیت اللہ علامہ شیخ محمد حسین نجفی کی شہرۂ آفاق تصانیف بہترین طباعت کے ساتھ منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔

- **قرآن مجید مترجم** اردو مع خلاصۃ التفسیر منصۂ شہود پر آ گئی ہے۔ جس کا ترجمہ اور تفسیر فیضان الرحمن کا روح رواں اور حاشیہ، تفسیر کی دس جلدوں کا جامع خلاصہ ہے جو قرآن فہمی کے لیے بے حد مفید ہے۔ اور بہت سی تفسیروں سے بے نیاز کردینے والا ہے۔
- **فیضان الرحمن فی تفسیر القرآن** کی مکمل 10 جلدیں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ایک ایسی جامع تفسیر ہے جسے بڑے مباحات کے ساتھ برادران اسلامی کی تفاسیر کے مقابلے میں پیش کیا جاسکتا ہے مکمل سیٹ کا ہدیہ صرف دو ہزار روپے۔
- **زاد العباد لیوم المعاد** اعمال وعبادات اور چہاردہ معصومین کے زیارات، سر سے لیکر پاؤں تک جملہ بدنی بیماریوں کے روحانی علاج پر مشتمل مستند کتاب منصۂ شہود پر آ گئی ہے۔
- **سعادۃ الدارین فی مقتل الحسین** زیور طبع سے آراستہ ہو کر مومنین کے لیے آ گئی ہے۔
- **اعتقادات امامیہ** ترجمہ رسالہ لیلیہ سرکار علامہ مجلسیؒ جو کہ دو بابوں پر مشتمل ہے پہلے باب میں نہایت اختصار و ایجاز کے ساتھ تمام اسلامی عقائد و اصول کا تذکرہ ہے اور دوسرے باب میں مبدء سے لیکر لحد تک زندگی کے کام انفرادی اور اجتماعی اعمال و عبادات کا تذکرہ ہے تیسری بار بڑی جاذب نظر اشاعت کے ساتھ مزین ہو کر منظر عام پر آ گئی ہے ہدیہ صرف تیس روپے۔
- **اثبات الامامت** آئمہ اثنا عشری کی امامت وخلافت کے اثبات پر عقلی ونقلی نصوص پر مشتمل بے مثال کتاب کا پانچواں ایڈیشن
- **اصول الشریعہ** کا نیا پانچواں ایڈیشن اشاعت کے ساتھ مارکیٹ میں آ گیا ہے ہدیہ ڈیڑھ سو روپے۔
- **تحقیقات الفریقین اور اصلاح الرسوم** کے نئے ایڈیشن قوم کے سامنے آ گئے ہیں۔
- **قوانین الشریعہ فی فقہ الجعفریہ** (دو جلد)۔
- **وسائل الشیعہ** کا ترجمہ تیرہویں جلد بہت جلد بڑی آب وتاب کے ساتھ قوم کے مشتاق ہاتھوں میں پہنچنے والا ہے۔
- **اسلامی نماز** کا نیا ایڈیشن بڑی شان وشکوہ کے ساتھ منظر عام پر آ گیا ہے۔